چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

مَعرِفَةُ القُرآن عَلٰی کَنزِ العِرفَان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی اَبُوالصَّالِح مُحَمَّد قَاسِم قَادِرِی مُدظلہ العالی

وَمَنْ يَّقْنُتْ

22

ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو دُگنے ثواب کی بشارت

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا

وَ	مَنْ	يَّقْنُتْ	مِنْكُنَّ	لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	وَ	تَعْمَلْ	صَالِحًا
اور	جو	فرمانبردار رہے	تم میں سے	اللہ اور اس کے رسول کی	اور	عمل کرے	نیک، اچھا

اور جو تم میں اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبردار رہے اور اچھے

نُّؤْتِهَاۤ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا

نُّؤْتِهَاۤ	اَجْرَهَا	مَرَّتَيْنِ	وَ	اَعْتَدْنَا	لَهَا
(تو) ہم دیں گے اسے	اس کا ثواب	دو مرتبہ (دگنا)	اور	ہم نے تیار کر رکھی ہے	اس کے لیے

عمل کرے تو ہم اسے دوسروں سے دگنا ثواب دیں گے اور ہم نے اس کے لیے

ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کا مقام اور گفتگو کرنے سے متعلق ایک خصوصی ہدایت

رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ

رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾	يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ	لَسْتُنَّ	كَاَحَدٍ	مِّنَ النِّسَآءِ	اِنِ
عزت کی روزی	اے نبی کی بیویو	تم نہیں ہو	کسی ایک کی طرح	عورتوں میں سے	اگر

عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے ○ اے نبی کی بیویو! تم اور عورتوں جیسی نہیں ہو۔ اگر

اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ

اتَّقَيْتُنَّ	فَلَا تَخْضَعْنَ (1)	بِالْقَوْلِ	فَيَطْمَعَ	الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ
تم (اللہ سے) ڈرتی ہو	تو تم نرمی نہ کرو	بات کرنے میں	(اگر ایسا کیا) تو لالچ کرے گا	وہ جس کے دل میں

تم اللہ سے ڈرتی ہو تو بات کرنے میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا مریض آدمی

ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو پردے اور عبادت سے متعلق چند احکام

مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٣٢﴾ ج وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ

مَرَضٌ	وَّ	قُلْنَ	قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٣٢﴾	وَ	قَرْنَ	فِيْ بُيُوْتِكُنَّ (2)	وَ
بیماری (ہے)	اور	تم کہو	اچھی بات	اور	ٹھہری رہو	اپنے گھروں میں	اور

کچھ لالچ کرے اور تم اچھی بات کہو ○ اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور

1 ...... ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ امت کی مائیں ہیں اور کوئی شخص اپنی ماں کے بارے میں بری اور شہوانی سوچ رکھنے کا تصور تک نہیں کر سکتا، اس کے باوجود ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو بات کرتے وقت نرم لہجہ اپنانے سے منع کیا گیا تاکہ منافق لوگ کوئی لالچ نہ کر سکیں اور جب ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کیلئے یہ حکم ہے تو بقیہ کیلئے یہ حکم کس قدر زیادہ ہوگا کیونکہ دوسروں کیلئے تو فتنوں کے مواقع بہت زیادہ ہیں۔ 2 ...... اس آیت میں خطاب اگرچہ ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو ہے لیکن اس حکم میں دیگر عورتیں بھی داخل ہیں۔

لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِیْنَ

لَا تَبَرَّجْنَ	تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى (1)	وَ	اَقِمْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتِیْنَ
بے پردہ نہ رہو	(جیسے) پہلی جاہلیت کی بے پردگی	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو

بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہلیت کی بے پردگی اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو

الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ

الزَّكٰوةَ (2)	وَ	اَطِعْنَ	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	اِنَّمَا	یُرِیْدُ	اللّٰهُ
زکوٰۃ	اور	اطاعت کرو	اللہ اور اس کے رسول (کی)	صرف	چاہتا ہے	اللہ

اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے

لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ

لِیُذْهِبَ	عَنْكُمُ	الرِّجْسَ	اَهْلَ الْبَیْتِ (3)	وَ	یُطَهِّرَكُمْ
کہ وہ دور کردے	تم سے	ہر ناپاکی	(اے نبی کے) گھر والو	اور	پاک کردے تمہیں

کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خوب صاف ستھرا

تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾ وَ اذْكُرْنَ مَا یُتْلٰى فِیْ بُیُوْتِكُنَّ

تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾	وَ	اذْكُرْنَ	مَا	یُتْلٰى	فِیْ بُیُوْتِكُنَّ
خوب پاک کرنا	اور	یاد کرو	(اسے) جو	پڑھی جاتی ہے	تمہارے گھروں میں

کردے ○ اور اللہ کی آیات اور حکمت یاد کرو

مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ وَ الْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّ

مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ وَ الْحِكْمَةِ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	لَطِیْفًا	خَبِیْرًا ﴿۳۴﴾	اِنَّ
اللہ کی آیتوں اور حکمت میں سے	بیشک	اللہ	ہے	ہر باریکی جاننے والا	خبردار	بیشک

جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں۔ بیشک اللہ ہر باریکی کو جاننے والا، خبردار ہے ○ بیشک

ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ کو تقویٰ و پرہیزگاری کی ترغیب

تلاوتِ قرآن اور احادیث بیان کرنے کا حکم

عورتوں اور مردوں کے دس اچھے اوصاف

ع ۷ - ۱

1 ......اس سے مراد اسلام سے پہلے کا زمانہ ہے جس میں عورتیں اتراتی ہوئی نکلتیں اور اپنی زینت اور محاسن کا اظہار کرتی تھیں تاکہ غیر مرد انہیں دیکھیں، لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں۔ 2 ......ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی قرابت کے باعث اگر کوئی نماز اور زکوٰۃ کا تارک ہوگا تو اس سے کسی قسم کی پوچھ نہیں ہوگی۔ اس سے نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے تارک ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو اچھوں کے ساتھ نسبت کو بہانہ بنا کر عمل سے دور رہتے

اَلْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ

اَلْمُسْلِمِيْنَ	وَ	الْمُسْلِمٰتِ	وَ	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَ	الْمُؤْمِنٰتِ	وَ
مسلمان مرد	اور	مسلمان عورتیں	اور	ایمان والے	اور	ایمان والیاں	اور

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اور

الْقٰنِتِيْنَ وَ الْقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِيْنَ وَ

الْقٰنِتِيْنَ	وَ	الْقٰنِتٰتِ	وَ	الصّٰدِقِيْنَ	وَ
فرمانبرداری کرنے والے	اور	فرمانبرداری کرنے والیاں	اور	سچ بولنے والے	اور

فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچے مرد اور

الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِيْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الْخٰشِعِيْنَ وَ

الصّٰدِقٰتِ	وَ	الصّٰبِرِيْنَ	وَ	الصّٰبِرٰتِ	وَ	الْخٰشِعِيْنَ	وَ
سچ بولنے والیاں	اور	صبر کرنے والے	اور	صبر کرنے والیاں	اور	عاجزی کرنے والے	اور

سچی عورتیں اور صبر کرنے والے اور صبر کرنے والیاں اور عاجزی کرنے والے اور

الْخٰشِعٰتِ وَ الْمُتَصَدِّقِيْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآىٕمِيْنَ

الْخٰشِعٰتِ	وَ	الْمُتَصَدِّقِيْنَ	وَ	الْمُتَصَدِّقٰتِ	وَ	الصَّآىٕمِيْنَ
عاجزی کرنے والیاں	اور	خیرات کرنے والے	اور	خیرات کرنے والیاں	اور	روزہ رکھنے والے

عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے رکھنے والے

وَ الصّٰٓىٕمٰتِ وَ الْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ

وَ	الصّٰٓىٕمٰتِ	وَ	الْحٰفِظِيْنَ	فُرُوْجَهُمْ	وَ
اور	روزہ رکھنے والیاں	اور	حفاظت کرنے والے	اپنی شرمگاہوں (کی)	اور

اور روزے رکھنے والیاں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کرنے والے اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہیں۔ 3 اِس آیت میں اہلِ بیت سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ سب سے پہلے مراد ہیں کیونکہ آگے پیچھے سارا کلام ہی اُن کے متعلق ہو رہا ہے۔ بقیہ نفوسِ قدسیہ یعنی حضرت فاطمہ زہرا، حضرت علی المرتضیٰ اور حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کا اہلِ بیت میں داخل ہونا بھی دلائل سے ثابت ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے کسی فیصلے کی خلاف ورزی جائز نہیں

الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ

الْحٰفِظٰتِ	وَ	الذّٰكِرِيْنَ	اللّٰهَ	كَثِيْرًا	وَّ	الذّٰكِرٰتِ
حفاظت کرنے والیاں	اور	یاد کرنے والے	اللہ (کو)	بہت	اور	یاد کرنے والیاں

حفاظت کرنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۳۵ وَ مَا كَانَ

اَعَدَّ	اللّٰهُ	لَهُمْ	مَّغْفِرَةً	وَّ	اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۳۵	وَ	مَا كَانَ
تیار کر رکھا ہے	اللہ (نے)	ان کے لیے	بخشش	اور	بڑا ثواب	اور	نہیں ہے

ان سب کے لیے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے ○ اور

لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ

لِمُؤْمِنٍ	وَّ	لَا	مُؤْمِنَةٍ	اِذَا	قَضَى	اللّٰهُ	وَ
کسی مومن مرد کے لئے	اور	نہ	مومنہ عورت (کے لئے)	جب	فیصلہ کر دے	اللہ	اور

کسی مسلمان مرد اور عورت کیلئے یہ نہیں ہے کہ جب اللہ اور

رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ

رَسُوْلُهٗۤ	اَمْرًا	اَنْ	يَّكُوْنَ	لَهُمُ	الْخِيَرَةُ	مِنْ اَمْرِهِمْ [1]
اس کا رسول	کسی کام (کا)	یہ کہ	رہے	ان کے لئے	کچھ اختیار	اپنے معاملے سے (کا)

اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ فرما دیں تو انہیں اپنے معاملے کا کچھ اختیار باقی رہے

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ

وَ	مَنْ	يَّعْصِ	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	فَقَدْ	ضَلَّ
اور	جو	نافرمانی کرے	اللہ اور اس کے رسول (کی)	تو بیشک	وہ بھٹک گیا

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے تو وہ بیشک صریح گمراہی میں

(1)...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت زینب بنت جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے نکاح کا پیغام دیا تو حضرت زینب اور ان کے بھائی نے بعض وجوہات کی بنا پر انکار کر دیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس آیت سے تین باتیں معلوم ہوئیں، (1) آدمی پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت ہر حکم میں واجب ہے۔ (2) حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقابلے میں کوئی اپنے نفس کا بھی خود مختار نہیں۔ (3) حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم اور مشورے میں فرق ہے، حکم پر سب کو سر جھکانا پڑے گا

حضرت زینب سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے نکاح کا واقعہ

ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ﴿۳۶﴾ وَ اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ

ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ﴿۳۶﴾	وَ	اِذْ	تَقُوْلُ(1)	لِلَّذِیْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ
کھلی گمراہی (میں)	اور	جب	تم کہہ رہے تھے	(اس) سے جس پر انعام فرمایا اللہ (نے)

بھٹک گیا○ اور اے محبوب! یاد کرو جب تم اس سے فرمارہے تھے جس پر اللہ نے انعام فرمایا

وَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَ اتَّقِ

وَ	اَنْعَمْتَ(2)	عَلَیْهِ	اَمْسِكْ	عَلَیْكَ	زَوْجَكَ	وَ	اتَّقِ
اور	تو نے انعام کیا	اس پر	(کہ) روک کر رکھ	اپنے پاس	اپنی بیوی	اور	ڈر

اور جس پر آپ نے انعام فرمایا کہ اپنی بیوی اپنے پاس روک رکھ اور اللہ سے

اللّٰهَ وَ تُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ

اللّٰهَ	وَ	تُخْفِیْ	فِیْ نَفْسِكَ	مَا	اللّٰهُ	مُبْدِیْهِ
اللہ (سے)	اور	تم چھپارہے تھے	اپنے دل میں	وہ (بات) جو	اللہ	ظاہر کرنے والا تھا اسے

ڈر اور تم اپنے دل میں وہ بات چھپارہے تھے جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا

وَ تَخْشَى النَّاسَ ۚ وَ اللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ

وَ	تَخْشَى	النَّاسَ	وَ	اللّٰهُ	اَحَقُّ	اَنْ	تَخْشٰىهُ
اور	تمہیں اندیشہ تھا	لوگوں (کا)	اور (حالانکہ)	اللہ	زیادہ حقدار ہے	کہ	تم ڈرو اس سے

اور تمہیں لوگوں کا اندیشہ تھا اور اللہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو

فَلَمَّا قَضٰى زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ

فَلَمَّا	قَضٰى	زَیْدٌ(3)	مِّنْهَا	وَطَرًا	زَوَّجْنٰكَهَا	لِكَیْ
پھر جب	پوری کرلی	زید (نے)	اس سے	حاجت	(تو) ہم نے نکاح کردیا تمہارا اس سے	تاکہ

پھر جب زید نے اس سے حاجت پوری کرلی تو ہم نے آپ کا اس کے ساتھ نکاح کردیا تاکہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور مشورہ قبول کرنے یا نہ کرنے کا حق ہو گا۔

1 ...... اس آیت میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے ساتھ حضرت زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهَا کے نکاح کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ یہ کہنا جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ہمیں یہ نعمت دی ہے۔ 3 ...... حضرت زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ کو یہ شرف حاصل ہے کہ تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُم میں سے صرف ان کا نام صراحت کے ساتھ قرآن کریم میں مذکور ہے۔

لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآىِٕهِمْ اِذَا

لَا يَكُوْنَ	عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	حَرَجٌ	فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآىِٕهِمْ(1)	اِذَا
نہ ہو	ایمان والوں پر	کوئی حرج	ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (سے نکاح کرنے) میں	جب

مسلمانوں پر ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (سے نکاح کرنے) میں کچھ حرج نہ رہے جب

قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾ مَا كَانَ

قَضَوْا	مِنْهُنَّ	وَطَرًا	وَ	كَانَ	اَمْرُ اللّٰهِ	مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾	مَا كَانَ
وہ پوری کرلیں	ان سے	حاجت	اور	ہے	اللّٰہ کا حکم	ہونے والا	نہیں ہے

ان سے اپنی حاجت پوری کرلیں اور اللّٰہ کا حکم پورا ہو کر رہتا ہے ○ نبی پر

عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ

عَلَى النَّبِيِّ(2)	مِنْ حَرَجٍ	فِيْمَا	فَرَضَ	اللّٰهُ	لَهٗ
نبی پر	کوئی حرج	(اس) میں جو	مقرر کیا	اللّٰہ (نے)	اس کے لیے

اس بات میں کوئی حرج نہیں جو اللّٰہ نے اس کے لیے مقرر فرمائی۔

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ

سُنَّةَ اللّٰهِ	فِي الَّذِيْنَ	خَلَوْا	مِنْ قَبْلُ	وَ	كَانَ	اَمْرُ اللّٰهِ
اللّٰہ کا دستور (رہا ہے)	ان لوگوں میں جو	گزر چکے	پہلے	اور	ہے	اللّٰہ کا کام

اللّٰہ کا دستور چلا آرہا ہے ان میں جو پہلے گزر چکے، اور اللّٰہ کا ہر کام

قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ﴿۳۸﴾ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ

قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ﴿۳۸﴾	الَّذِيْنَ	يُبَلِّغُوْنَ	رِسٰلٰتِ اللّٰهِ	وَ	يَخْشَوْنَهٗ
مقرر کی ہوئی تقدیر	وہ لوگ جو	پہنچاتے ہیں	اللّٰہ کے پیغامات	اور	ڈرتے ہیں اس سے

مقرر کی ہوئی تقدیر ہے ○ وہ جو اللّٰہ کے پیغامات پہنچاتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں

حضرات انبیاء کے نکاح سے متعلق سنت الٰہی

انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صفات

(1)......رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نکاح فرمانے کی ایک حکمت معاشرے میں رائج اس بری رسم کا خاتمہ کرنا تھا کہ منہ بولے بیٹے کی بیوی سے نکاح کرنا حرام ہے۔ (2)......اس آیت میں اللّٰہ تعالٰی نے تمام امت کو یہ بتادیا کہ اس نے پچھلے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرح اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بھی نکاح کے معاملے میں وسعت فرمائی اور انہیں کثیر عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کثیر خواتین سے شادیاں فرمانا اللّٰہ تعالٰی کی دی ہوئی خاص اجازت سے تھا اور آپ کا یہ

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت اور ختمِ نبوت کا بیان

وَ لَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ

وَ	لَا یَخْشَوْنَ	اَحَدًا	اِلَّا	اللّٰهَ	وَ	كَفٰى	بِاللّٰهِ
اور	خوف نہیں کرتے	کسی ایک (کا)	سوائے	اللہ (کے)	اور	کافی ہے	اللہ

اور اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں کرتے اور اللہ کافی

حَسِیْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ

حَسِیْبًا ﴿۳۹﴾	مَا كَانَ	مُحَمَّدٌ	اَبَاۤ اَحَدٍ	مِّنْ رِّجَالِكُمْ [1]	وَ	لٰكِنْ
حساب لینے والا	نہیں ہے	محمد	کسی ایک کا (بھی) باپ	تمہارے مردوں میں سے	اور	لیکن

حساب لینے والا ہے ○ محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن

رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ

رَّسُوْلَ اللّٰهِ	وَ	خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ [2]	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَیْءٍ
اللہ کا رسول (ہے)	اور	تمام نبیوں میں آخری (نبی)	اور	ہے	اللہ	ہر چیز کو

اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں اور اللہ سب کچھ

مسلمانوں کو بکثرت ذکرِ الٰہی اور صبح و شام تسبیح کرنے کی تاکید

عَلِیْمًا ﴿۴۰﴾ؑ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ﴿۴۱﴾ۙ وَّ

عَلِیْمًا ﴿۴۰﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوا	اذْكُرُوا	اللّٰهَ	ذِكْرًا كَثِیْرًا ﴿۴۱﴾	وَّ
جاننے والا	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	یاد کرو	اللہ (کو)	بہت زیادہ یاد کرنا	اور

جاننے والا ہے ○ اے ایمان والو! اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو ○ اور

امتِ مصطفٰی کی فضیلت و شرف

سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ

سَبِّحُوْهُ	بُكْرَةً	وَّ	اَصِیْلًا ﴿۴۲﴾	هُوَ	الَّذِیْ	یُصَلِّیْ	عَلَیْكُمْ
پاکی بیان کرو اس کی	صبح	اور	شام	وہی (ہے)	جو	رحمت بھیجتا ہے	تم پر

صبح و شام اس کی پاکی بیان کرو ○ وہی (اللہ) ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) عمل انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دستور کے عین مطابق تھا۔

1 ......اس آیت میں مذکر اولاد کی نفی نہیں بلکہ "رِجَال" یعنی بڑی عمر کے مردوں میں سے کسی کے باپ ہونے کی نفی ہے۔ حضرت قاسم، طیب، طاہر اور ابراہیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حقیقی فرزند تھے مگر وہ اس عمر کو نہ پہنچے کہ انہیں رجال یعنی مرد کہا جائے کیونکہ وہ بچپن میں ہی وفات پاگئے تھے۔ 2 ...... حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا آخری نبی ہونا قطعی ہے اور یہ بات قرآن و حدیث و اجماعِ امت سے ثابت ہے۔ لہٰذا جو

وَ مَلٰٓىِٕكَتُهٗ لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ

وَ	مَلٰٓىِٕكَتُهٗ	لِیُخْرِجَكُمْ	مِّنَ الظُّلُمٰتِ	اِلَى النُّوْرِ
اور	اس کے فرشتے (دعا کرتے ہیں)	تاکہ وہ نکالے تمہیں	اندھیروں سے	اجالے کی طرف

اور اس کے فرشتے تمہارے لئے دعا کرتے ہیں تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف نکالے

وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ﴿۴۳﴾ تَحِیَّتُهُمْ یَوْمَ

وَ	كَانَ	بِالْمُؤْمِنِیْنَ	رَحِیْمًا ﴿۴۳﴾	تَحِیَّتُهُمْ	یَوْمَ
اور	وہ ہے	ایمان والوں پر	مہربان	ان کا ملاقات کے وقت ابتدائی کلام	(جس) دن

اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے ○ جس دن وہ اللہ سے ملاقات کریں گے

یَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَ اَعَدَّ لَهُمْ

یَلْقَوْنَهٗ	سَلٰمٌ	وَ	اَعَدَّ	لَهُمْ
وہ ملاقات کریں گے اس سے	سلام (ہوگا)	اور	اس نے تیار کر رکھا ہے	ان کے لیے

اس وقت ان کے لیے ملتے وقت کا ابتدائی کلام سلام ہوگا اور اللہ نے ان کے لیے عزت کا ثواب

اَجْرًا كَرِیْمًا ﴿۴۴﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ

اَجْرًا كَرِیْمًا ﴿۴۴﴾	یٰۤاَیُّهَا	النَّبِیُّ	اِنَّاۤ	اَرْسَلْنٰكَ	شَاهِدًا (1)	وَّ
عزت والا ثواب	اے	نبی	بیشک	ہم نے بھیجا تجھے	گواہ، حاضر و ناظر	اور

تیار کر رکھا ہے ○ اے نبی! بیشک ہم نے تمہیں گواہ اور

مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ

مُبَشِّرًا	وَّ	نَذِیْرًا ﴿۴۵﴾	وَّ	دَاعِیًا	اِلَى اللّٰهِ	بِاِذْنِهٖ
خوشخبری دینے والا	اور	ڈر سنانے والا	اور	بلانے والا	اللہ کی طرف	اس کے حکم سے

خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا ○ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا

اللہ سے ملاقات کے وقت ابتدائی کلام سلام ہوگا

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرائضِ منصبی اور عظمت و شان

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختمِ نبوت کا منکر، کافر اور اسلام سے خارج ہے۔

(1) ...... شاہد کا ایک معنی ہے حاضر و ناظر یعنی مشاہدہ فرمانے والا اور ایک معنی ہے گواہ۔ اہلسنت کا یہ عقیدہ ہے کہ سَیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کی عطا سے حاضر و ناظر ہیں اور یہ عقیدہ آیات، احادیث اور بزرگانِ دین کے اقوال سے ثابت ہے۔ حاضر کے لغوی معنی ہیں سامنے موجود ہونا یعنی غائب نہ ہونا اور ناظر کے کئی معنی ہیں جیسے دیکھنے والا، آنکھ کا تل، نظر وغیرہ اور عالَم میں حاضر و ناظر کے شرعی معنی یہ ہیں کہ قدسی قوت والا ایک ہی جگہ رہ کر تمام عالَم کو

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

مسلمانوں کو بڑے فضل کی بشارت

وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿٤٦﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ

وَ	سِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿٤٦﴾	وَ	بَشِّرِ	الْمُؤْمِنِيْنَ	بِاَنَّ
اور	چمکا دینے والا چراغ، سورج (بنا کر بھیجا)	اور	خوشخبری دو	ایمان والوں (کو)	کہ

اور چمکا دینے والا آفتاب بنا کر بھیجا ○ اور ایمان والوں کو خوشخبری دیدو کہ

کفار و منافقین کی ایذا سے درگزر کرنے اور توکل کرنے کا حکم

لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿٤٧﴾ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ

لَهُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿٤٧﴾	وَ	لَا تُطِعِ	الْكٰفِرِيْنَ	وَ
ان کے لیے	اللہ کی طرف سے	بڑا فضل (ہے)	اور	تم بات نہ مانو	کافروں	اور

ان کے لیے اللہ کا بڑا فضل ہے ○ اور کافروں اور

الْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ

الْمُنٰفِقِيْنَ	وَ	دَعْ	اَذٰىهُمْ	وَ	تَوَكَّلْ	عَلَى اللّٰهِ[1]	وَ
منافقوں (کی)	اور	چھوڑ دو (درگزر کرو)	ان کی ایذا (پر)	اور	بھروسہ رکھو	اللہ پر	اور

منافقوں کی بات نہ مانو اور ان کی ایذا پر درگزر کردو اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور

ازدواجی تعلق قائم کرنے سے پہلے دی جانے والی طلاق کا شرعی حکم

كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٤٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ

كَفٰى	بِاللّٰهِ	وَكِيْلًا ﴿٤٨﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا	نَكَحْتُمُ
کافی ہے	اللہ	کام بنانے والا	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب	تم نکاح کرو

اللہ کافی کام بنانے والا ہے ○ اے ایمان والو! جب تم مسلمان عورتوں سے

الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا

الْمُؤْمِنٰتِ	ثُمَّ	طَلَّقْتُمُوْهُنَّ	مِنْ قَبْلِ	اَنْ	تَمَسُّوْهُنَّ	فَمَا
ایمان والیوں (سے)	پھر	تم طلاق دیدو انہیں	(اس) سے پہلے	کہ	تم چھوؤ انہیں	تو نہیں

نکاح کرو پھر انہیں بغیر ہاتھ لگائے طلاق دیدو تو ان پر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح دیکھے اور دور و قریب کی آوازیں سنے یا ایک آن میں تمام عالم کی سیر کرے اور سینکڑوں میل دور حاجت مندوں کی حاجت روائی کرے۔ یہ رفتار خواہ روحانی ہو یا جسم مثالی کے ساتھ ہو یا اسی جسم سے ہو جو قبر میں مدفون ہے یا کسی جگہ موجود ہے۔

1 ...... اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا عظیم کام ہے لہٰذا بندے کو چاہئے کہ وہ اسباب اختیار کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر توکل کرے اور اسی پر بھروسہ رکھے۔

لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَ سَرِّحُوْهُنَّ

لَكُمْ	عَلَيْهِنَّ	مِنْ عِدَّةٍ (1)	تَعْتَدُّوْنَهَا	فَمَتِّعُوْهُنَّ (2)	وَ	سَرِّحُوْهُنَّ
تمہاری وجہ سے	ان پر	کوئی عدت	جسے تم شمار کرو	تو فائدہ پہنچاؤ انہیں	اور	چھوڑ دو انہیں

تمہاری وجہ سے کوئی عدت نہیں جسے تم شمار کرو تو انہیں فائدہ پہنچاؤ اور انہیں اچھے طریقے سے

سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿٤٩﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ

سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿٤٩﴾ (3)	يٰۤاَيُّهَا	النَّبِيُّ	اِنَّاۤ	اَحْلَلْنَا	لَكَ	اَزْوَاجَكَ
اچھی طرح چھوڑنا	اے	نبی	بیشک	ہم نے حلال کیں	تمہارے لیے	تمہاری بیویاں

چھوڑ دو ○ اے نبی! ہم نے تمہارے لیے تمہاری وہ بیویاں حلال فرمائیں

الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ

الّٰتِيْۤ	اٰتَيْتَ	اُجُوْرَهُنَّ	وَ	مَا	مَلَكَتْ	يَمِيْنُكَ	مِمَّاۤ
جنہیں	تم دو	ان کے مہر	اور	جن کا	مالک ہوا	تمہارا دایاں ہاتھ	(ان میں) سے جو

جنہیں تم مہر دو اور تمہاری مملوکہ کنیزیں جو

اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَ بَنٰتِ عَمِّكَ وَ بَنٰتِ عَمّٰتِكَ

اَفَآءَ	اللّٰهُ	عَلَيْكَ	وَ	بَنٰتِ عَمِّكَ	وَ	بَنٰتِ عَمّٰتِكَ
غنیمت میں دیں	اللہ (نے)	تجھے	اور	تمہارے چچا کی بیٹیاں	اور	تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں

اللہ نے تمہیں مالِ غنیمت میں دیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں

وَ بَنٰتِ خَالِكَ وَ بَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫

وَ	بَنٰتِ خَالِكَ	وَ	بَنٰتِ خٰلٰتِكَ	الّٰتِيْ	هَاجَرْنَ	مَعَكَ
اور	تمہارے ماموؤں کی بیٹیاں	اور	تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں	جنہوں نے	ہجرت کی	تمہارے ساتھ

اور تمہارے ماموؤں کی بیٹیاں اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی

نکاح سے متعلق حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کی خصوصیت

1 ...... اگر عورت کو ازدواجی تعلق قائم کرنے سے پہلے طلاق دی تو اس پر عدت واجب نہیں، البتہ خلوتِ صحیحہ قربت کے حکم میں ہے، لہٰذا اگر خلوتِ صحیحہ کے بعد طلاق واقع ہوئی تو عدت واجب ہوگی اگرچہ ازدواجی تعلق قائم نہ ہوا ہو۔ 2 ...... فائدہ پہنچانے سے مراد یہ ہے کہ اگر عورت کا مہر مقرر ہو چکا تھا تو خلوت سے پہلے طلاق دینے سے شوہر پر نصف مہر واجب ہوگا اور اگر مہر مقرر نہیں ہوا تھا تو ایک جوڑا دینا واجب ہے جس میں تین کپڑے ہوتے ہیں۔

3 ...... اچھی طرح چھوڑنا یہ ہے کہ ان کے حقوق ادا کر دیئے جائیں اور ان کو کوئی ضرر نہ دیا جائے اور انہیں روکا نہ جائے کیونکہ ان پر عدت نہیں ہے۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے نکاح کی خصوصی رعایت کی حکمت

حقوقِ زوجیت سے متعلق حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے خصوصی اختیار

وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ

وَ	امْرَاَةً مُّؤْمِنَةً	اِنْ	وَّهَبَتْ	نَفْسَهَا	لِلنَّبِيِّ	اِنْ	اَرَادَ
اور	ایمان والی عورت	اگر	وہ ہبہ کردے	اپنی جان	نبی کے لئے	اگر	ارادہ کرے

اور ایمان والی عورت (تمہارے لئے حلال کی) اگر وہ اپنی جان نبی کی نذر کرے، اگر نبی

النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ

النَّبِيُّ	اَنْ	يَّسْتَنْكِحَهَا	خَالِصَةً (1)	لَّكَ	مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ
نبی	کہ	نکاح کرلے اس سے	(یہ) خاص	تمہارے لیے (ہے)	(دیگر) ایمان والوں کے سوا

اسے نکاح میں لانا چاہے۔ یہ خاص تمہارے لیے ہے، دیگر مسلمانوں کیلئے نہیں۔

قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا

قَدْ	عَلِمْنَا	مَا	فَرَضْنَا	عَلَيْهِمْ	فِيْۤ اَزْوَاجِهِمْ	وَ	مَا
بیشک	ہمیں معلوم ہے	جو	ہم نے مقرر کیا	ان (مسلمانوں) پر	ان کی بیویوں میں	اور	جن کے

ہمیں معلوم ہے جو ہم نے مسلمانوں پر ان کی بیویوں اور ان کی

مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ

مَلَكَتْ	اَيْمَانُهُمْ	لِكَيْلَا يَكُوْنَ	عَلَيْكَ	حَرَجٌ	وَ	كَانَ
مالک ہوئے	ان کے دائیں ہاتھ	(تمہاری یہ خصوصیت اس لئے) تاکہ نہ ہو	تجھ پر	کوئی تنگی	اور	ہے

مملوکہ کنیزوں میں مقرر کیا ہے۔ (یہ خصوصیت اس لئے) تاکہ تم پر کوئی تنگی نہ ہو اور

اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۞ تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ

اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا ۞	تُرْجِيْ (2)	مَنْ	تَشَآءُ	مِنْهُنَّ	وَ
اللہ	بخشنے والا	مہربان	تم پیچھے ہٹاؤ	جسے	تم چاہو	ان (بیویوں) میں سے	اور

اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۞ ان میں سے جسے چاہو پیچھے ہٹاؤ اور

(1)...یعنی مہر کے بغیر نکاح کرنا خاص آپ کے لئے جائز ہے اُمت کے لئے نہیں۔ امت پر بہرحال مہر واجب ہے خواہ وہ مہر معین نہ کریں یا جان بوجھ کر مہر کی نفی کر دیں۔

(2)...اس سے پہلی آیت میں ان عورتوں کا بیان ہوا جن سے نکاح کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے حلال فرمایا اور اس آیت میں ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کے ساتھ سلوک کے حوالے سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیئے گئے خصوصی اختیار بیان کئے جا رہے ہیں۔

تُـْٔوِیْ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَ مَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ

تُـْٔوِیْ	اِلَیْكَ	مَنْ	تَشَآءُ(۱)	وَ	مَنِ	ابْتَغَیْتَ	مِمَّنْ
جگہ دو	اپنی طرف	جسے	تم چاہو	اور	جسے	تم چاہو (قریب کرلو)	(ان میں) سے جسے

ان میں سے جسے چاہو اپنے پاس جگہ دو اور جنہیں تم نے علیحدہ کر دیا تھا ان میں سے جسے

عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَنْ

عَزَلْتَ	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَیْكَ	ذٰلِكَ	اَدْنٰۤی	اَنْ
تم نے علیحدہ کر دیا	تو نہیں	کوئی گناہ	تجھ پر	یہ	زیادہ قریب (ہے)	(اس سے) کہ

تمہارا جی چاہے (اپنے قریب کرلو) تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں۔ یہ اس بات کے زیادہ نزدیک ہے کہ

تَقَرَّ اَعْیُنُهُنَّ وَ لَا یَحْزَنَّ وَ یَرْضَیْنَ بِمَاۤ اٰتَیْتَهُنَّ

تَقَرَّ	اَعْیُنُهُنَّ	وَ	لَا یَحْزَنَّ	وَ	یَرْضَیْنَ	بِمَاۤ	اٰتَیْتَهُنَّ
ٹھنڈی ہوں	ان کی آنکھیں	اور	وہ غم نہ کریں	اور	راضی رہیں	(اس) پر جو	تم دو انہیں

ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کریں اور تم انہیں جو کچھ عطا فرماؤ اس پر وہ سب کی سب

كُلُّهُنَّ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

كُلُّهُنَّ	وَ	اللّٰهُ	یَعْلَمُ	مَا	فِیْ قُلُوْبِكُمْ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
وہ سب (تمام کی تمام)	اور	اللہ	جانتا ہے	جو	تمہارے دلوں میں (ہے)	اور	ہے	اللہ

راضی رہیں اور (اے لوگو!) اللہ جانتا ہے جو تم سب کے دلوں میں ہے اور اللہ

عَلِیْمًا حَلِیْمًا ﴿۵۱﴾ لَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَ لَاۤ اَنْ

عَلِیْمًا	حَلِیْمًا ﴿۵۱﴾	لَا یَحِلُّ	لَكَ	النِّسَآءُ	مِنْۢ بَعْدُ	وَ	لَاۤ	اَنْ
علم والا	حلم والا	حلال نہیں	تمہارے لئے	(مزید) عورتیں	(ان کے) بعد	اور	نہ	یہ کہ

علم والا، حلم والا ہے ○ ان کے بعد (مزید) عورتیں تمہارے لئے حلال نہیں اور نہ یہ کہ

نکاح سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیلئے پابندیاں

1 ...... ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُن میں عدل کرنے یا نہ کرنے سے متعلق خصوصی اختیار ملنے کے باوجود حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا مبارک عمل یہ تھا کہ آپ تمام ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُن کے ساتھ عدل فرماتے اور ان کی باریاں برابر رکھتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے اس عمل مبارک میں بعد والے لوگوں کے لئے بڑی نصیحت ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اختیار ملنے کے باوجود اپنی ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُن میں عدل فرمایا تو جن لوگوں کو یہ اختیار حاصل نہیں بلکہ ان پر عدل کرنا ہی لازم ہے تو انہیں کس درجہ عدل کرنے کی ضرورت ہے۔

تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا

تَبَدَّلَ	بِهِنَّ	مِنْ اَزْوَاجٍ	وَّلَوْ	اَعْجَبَكَ	حُسْنُهُنَّ	اِلَّا
تم بدل لو	ان کے بدلے	(دوسری) بیویاں	اگرچہ	پسند آئے تمہیں	ان کا حسن	سوائے

ان کی جگہ اور بیویاں بدل لو اگرچہ تمہیں ان کا حسن پسند آئے مگر

مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ رَّقِيْبًا ﴿۵۲﴾

مَا	مَلَكَتْ	يَمِيْنُكَ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	رَّقِيْبًا ﴿۵۲﴾
(ان کے) جن کا	مالک ہوا	تمہارا دایاں ہاتھ	اور	ہے	اللہ	ہر چیز پر	نگہبان

تمہاری کنیزیں جو تمہاری ملکیت میں ہوں اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَدْخُلُوْا	بُيُوْتَ النَّبِیِّ[1]	اِلَّاۤ	اَنْ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم داخل نہ ہو	نبی کے گھروں (میں)	مگر	یہ کہ

اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک

يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَ

يُّؤْذَنَ[2]	لَكُمْ	اِلٰى طَعَامٍ	غَيْرَ نٰظِرِيْنَ	اِنٰىهُ	وَ
اجازت دی جائے	تمہیں	کھانے (وغیرہ) کی طرف	نہ (یوں کہ) تم انتظار کرتے رہو	اس کے پکنے (کا)	اور

اجازت نہ ہو جیسے کھانے کیلئے بلایا جائے۔ یوں نہیں کہ خود ہی اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو۔

لٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا

لٰكِنْ	اِذَا	دُعِيْتُمْ	فَادْخُلُوْا	فَاِذَا	طَعِمْتُمْ	فَانْتَشِرُوْا
لیکن	جب	تمہیں بلایا جائے	تو داخل ہو جاؤ	پھر جب	کھانا کھالو	تو اٹھ کر چلے جاؤ

ہاں جب تمہیں بلایا جائے تو داخل ہو جاؤ پھر جب کھانا کھالو تو چلے جاؤ

1 ..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضری کے آداب خود بیان فرمائے، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو مقام حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حاصل ہے وہ مخلوق میں سے کسی اور کو حاصل نہیں۔ 2 ..... اجازت ملنے پر گھر میں جانے کے حکم سے معلوم ہوا کہ عورتوں پر پردہ لازم ہے اور غیر مردوں کو کسی گھر میں اجازت کے بغیر داخل ہونا جائز نہیں۔ یاد رہے کہ یہ آیت اگرچہ خاص حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے حق میں نازل ہوئی ہے لیکن اس کا حکم تمام مسلمان عورتوں کے لئے عام ہے۔

ولا مستانسين لحديث ۚ ان ذلكم كان يؤذي النبي

وَ	لَا	مُسْتَاْنِسِيْنَ	لِحَدِيْثٍ	اِنَّ	ذٰلِكُمْ	كَانَ يُؤْذِي	النَّبِيَّ
اور	نہ	دل بہلاتے رہو	باتوں سے	بیشک	یہ (عمل)	تکلیف دیتا ہے	نبی (کو)

اور یہ نہ ہو کہ باتوں سے دل بہلاتے ہوئے بیٹھے رہو۔ بیشک یہ بات نبی کو ایذا دیتی تھی

فيستحي منكم ۫ والله لا يستحي من الحق ۚ واذا

فَيَسْتَحْيٖ	مِنْكُمْ	وَ	اللّٰهُ	لَا يَسْتَحْيٖ	مِنَ الْحَقِّ	وَ	اِذَا
پس وہ شرماتے ہیں	تم سے	اور	اللہ	شرماتا نہیں	حق (بیان کرنے) سے	اور	جب

تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے میں شرماتا نہیں اور جب

سالتموهن متاعا فسئلوهن من وراء حجاب ۚ ذلكم

سَاَلْتُمُوْهُنَّ	مَتَاعًا	فَسْـَٔلُوْهُنَّ	مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ [1]	ذٰلِكُمْ
تم مانگو ان (ازواجِ مطہرات) سے	کوئی سامان	تو مانگو ان سے	پردے کے پیچھے سے	یہ

تم نبی کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو۔ تمہارے

اطهر لقلوبكم وقلوبهن ۚ وما كان لكم ان

اَطْهَرُ	لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ	وَ	مَا كَانَ	لَكُمْ	اَنْ
زیادہ پاکیزہ ہے	تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے	اور	(ہرگز جائز) نہیں ہے	تمہارے لئے	کہ

دلوں اور ان کے دلوں کیلئے یہ زیادہ پاکیزگی کی بات ہے اور تمہارے لئے ہرگز جائز نہیں کہ

تؤذوا رسول الله ولا ان تنكحوا ازواجه

تُؤْذُوْا	رَسُوْلَ اللّٰهِ	وَ	لَآ	اَنْ	تَنْكِحُوْٓا	اَزْوَاجَهٗ
تم ایذا دو	اللہ کے رسول (کو)	اور	نہ	یہ کہ	تم نکاح کرو	اس کی بیویوں (سے)

رسولُ اللہ کو ایذا دو اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیویوں سے

دلوں کو پاکیزہ رکھنے کا ایک اہتمام

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دینا اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے نکاح حرام ہے

1 ...ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن امت کی مائیں ہیں اور ان کے بارے میں کوئی شخص اپنے دل میں برا خیال لانے کا تصور تک نہیں کر سکتا، اس کے باوجود مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا کہ ان سے کوئی چیز مانگنی ہے تو پردے کے پیچھے سے مانگو تاکہ کسی کے دل میں کوئی شیطانی خیال پیدا نہ ہو۔ جب امت کی ماؤں کے بارے میں یہ حکم ہے تو عام عورتوں کے بارے میں کیا حکم ہو گا؟ عام عورتوں کو پردہ کرنے اور اجنبی مردوں کو ان سے پردہ کرنے کی حاجت زیادہ ہے کیونکہ لوگوں کی نظر میں ان کی وہ حیثیت اور مقام نہیں جو ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا ہے، اس لئے یہاں دل میں شیطانی وسوسے آنے اور بیہودہ

اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے

مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ﴿۵۳﴾ اِنْ

مِنْۢ بَعْدِهٖۤ	اَبَدًا	اِنَّ	ذٰلِكُمْ		كَانَ	عِنْدَ اللّٰهِ	عَظِيْمًا ﴿۵۳﴾	اِنْ
اس کے بعد	کبھی	بیشک	یہ (بات)		ہے	اللہ کے نزدیک	بہت بڑی	اگر

نکاح کرو۔ بیشک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے ○ اگر

تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۵۴﴾

تُبْدُوْا	شَيْـًٔا	اَوْ	تُخْفُوْهُ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيْمًا ﴿۵۴﴾
تم ظاہر کرو	کوئی چیز	یا	چھپاؤ اسے	تو بیشک	اللہ	ہے	ہر چیز کو	جاننے والا

تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے ○

ان لوگوں کا بیان جن سے پردہ نہیں

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْۤ اٰبَآىِٕهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآىِٕهِنَّ

لَا	جُنَاحَ	عَلَيْهِنَّ	فِيْۤ اٰبَآىِٕهِنَّ (1)	وَ	لَاۤ	اَبْنَآىِٕهِنَّ
نہیں	کوئی حرج	ان (عورتوں) پر	ان کے باپوں (سے پردہ نہ کرنے) میں	اور	نہ	ان کے بیٹوں

عورتوں پر ان کے باپوں اور بیٹوں

وَ لَاۤ اِخْوَانِهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ

وَ	لَاۤ	اِخْوَانِهِنَّ	وَ	لَاۤ	اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ	وَ	لَاۤ	اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ
اور	نہ	ان کے بھائیوں	اور	نہ	ان کے بھائیوں کے بیٹوں	اور	نہ	ان کی بہنوں کے بیٹوں

اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں

وَ لَا نِسَآىِٕهِنَّ وَ لَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ

وَ	لَا	نِسَآىِٕهِنَّ	وَ	لَا	مَا	مَلَكَتْ	اَيْمَانُهُنَّ
اور	نہ	ان کی (ہم مذہب) عورتوں	اور	نہ	(ان کنیزوں سے) جن کے	مالک ہوئے	ان کے دائیں ہاتھ

اور اپنے دین کی عورتوں اور اپنی کنیزوں کے بارے میں (پردہ نہ کرنے میں) کوئی مضائقہ نہیں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) خیالات پیدا ہونے کا امکان زیادہ ہے۔

1 ...... جب پردہ کرنے کا حکم نازل ہوا تو عورتوں کے باپ، بیٹوں اور قریب کے رشتہ داروں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیا ہم اپنی ماؤں اور بیٹیوں کے ساتھ پردے کے باہر سے گفتگو کریں؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں ان لوگوں کا بیان کر دیا گیا جن سے پردہ نہیں ہے۔ نوٹ: یہاں آیت میں چچا اور ماموں کا صراحت کے ساتھ ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ وہ والدین کے حکم میں ہیں۔

وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

وَ	اتَّقِيْنَ	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
اور	تم ڈرتی رہو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	ہے	ہر چیز پر

اور اللہ سے ڈرتی رہو۔ بیشک اللہ ہر چیز پر

شَهِيْدًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا

شَهِيْدًا ﴿۵۵﴾	اِنَّ	اللّٰهَ (1)	وَ	مَلٰٓئِكَتَهٗ	يُصَلُّوْنَ	عَلَى النَّبِيِّ	يٰٓاَيُّهَا
نگہبان	بیشک	اللہ	اور	اس کے فرشتے	درود بھیجتے ہیں	نبی پر	اے

نگہبان ہے ○ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ اِنَّ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	صَلُّوْا	عَلَيْهِ	وَ	سَلِّمُوْا	تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾	اِنَّ
وہ لوگو جو	ایمان لائے	درود بھیجو	اس (نبی) پر	اور	سلام بھیجو	خوب سلام	بیشک

ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو ○ بیشک

الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ

الَّذِيْنَ	يُؤْذُوْنَ (2)	اللّٰهَ	وَ	رَسُوْلَهٗ	لَعَنَهُمُ	اللّٰهُ
وہ لوگ جو	ایذا دیتے ہیں	اللہ	اور	اس کے رسول (کو)	لعنت فرمادی ان پر	اللہ (نے)

جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۵۷﴾ وَ

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ	وَ	اَعَدَّ	لَهُمْ	عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۵۷﴾	وَ
دنیا اور آخرت میں	اور	تیار کر رکھا ہے	ان کے لیے	رسوا کر دینے والا عذاب	اور

اللہ نے لعنت فرمادی ہے اور اللہ نے ان کے لیے رسوا کر دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ○ اور

اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود اور مسلمانوں کو درود و سلام کا حکم

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایذا دینے والوں کا انجام

مسلمانوں کو ناحق ایذا دینا گناہ ہے

1 ...... یہ آیتِ مبارکہ سیّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صریح نعت ہے، جس میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حق میں دعائے رحمت کرتے ہیں اور اے مسلمانو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو یعنی رحمت و سلامتی کی دعائیں کرو۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ کوئی اسے ایذا دے سکے یا اسے کسی سے ایذا پہنچے، اس لئے یہاں اللہ تعالیٰ کو ایذا دینے سے مراد اس کے حکم کی مخالفت کرنا اور گناہوں کا ارتکاب کرنا ہے یا یہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر صرف تعظیم کے طور پر ہے جبکہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے

مسلمان عورتوں کو پردے کا حکم اور اس کا فائدہ

الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ

الَّذِيْنَ	يُؤْذُوْنَ (1)	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَ	الْمُؤْمِنٰتِ	بِغَيْرِ
وہ لوگ جو	ایذا دیتے ہیں	ایمان والوں	اور	ایمان والیوں (کو)	(اس کے) بغیر

جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بغیر کچھ کئے

مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾ ع يٰۤاَيُّهَا

مَا اكْتَسَبُوْا	فَقَدِ	احْتَمَلُوْا	بُهْتَانًا	وَّ	اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾	يٰۤاَيُّهَا
کہ انہوں نے (کچھ غلط کام) کیا	تو بیشک	انہوں نے اٹھایا	بہتان	اور	کھلا گناہ	اے

ستاتے ہیں تو انہوں نے بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھالیا ہے ○ اے

النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ

النَّبِيُّ	قُلْ	لِّاَزْوَاجِكَ	وَ	بَنٰتِكَ	وَ	نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ
نبی	تم کہہ دو	اپنی بیویوں سے	اور	اپنی بیٹیوں	اور	ایمان والوں کی عورتوں (سے)

نبی! اپنی بیویوں اور اپنی صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو

يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ

يُدْنِيْنَ	عَلَيْهِنَّ	مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ	ذٰلِكَ	اَدْنٰۤى	اَنْ
وہ ڈال کر رکھیں	اپنے اوپر	اپنی چادروں سے (کچھ حصہ)	یہ	زیادہ قریب (ہے)	(اس سے) کہ

کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے اوپر ڈالے رکھیں، یہ اس سے زیادہ نزدیک ہے کہ

يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾

يُّعْرَفْنَ	فَلَا يُؤْذَيْنَ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾
وہ پہچانی جائیں	تو انہیں ستایا نہ جائے	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان

وہ پہچانی جائیں تو انہیں ستایا نہ جائے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

(پچھلے صفحے کا بقیہ) رسول کو ایذا دینے سے مراد خاص رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایذا دینا ہے۔

1 ...... علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں ایمان والوں کو اذیت دینے کا ذکر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اذیت دینے کے ساتھ ہوا جیسا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اذیت دینے کا ذکر اللہ تعالیٰ کو اذیت دینے کے ساتھ ہوا، اس سے معلوم ہوا کہ ایمان والوں کو اذیت دینا گویا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اذیت دینا ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اذیت دینا گویا کہ اللہ تعالیٰ کو اذیت دینا ہے تو جس طرح اللہ تعالیٰ

باز نہ آنے پر تنبیہ منافقوں کو ایذا رسانی سے

لَىِٕنْ لَّمْ یَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ

لَىِٕنْ	لَّمْ یَنْتَهِ	الْمُنٰفِقُوْنَ	وَ	الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ
ضرور اگر	باز نہیں آئے	منافقین	اور	وہ لوگ جن کے دلوں میں

منافق اور وہ کہ جن کے دلوں میں مرض ہے اور وہ لوگ

مَّرَضٌ وَّ الْمُرْجِفُوْنَ فِی الْمَدِیْنَةِ لَنُغْرِیَنَّكَ

مَّرَضٌ	وَّ	الْمُرْجِفُوْنَ (1)	فِی الْمَدِیْنَةِ	لَنُغْرِیَنَّكَ
بیماری (ہے)	اور	جھوٹی خبریں پھیلانے والے	مدینہ میں	(تو) ہم ضرور اکسائیں گے تجھے

جو مدینے میں جھوٹی خبریں پھیلانے والے ہیں اگر باز نہ آئے تو ضرور ہم تمہیں ان کے خلاف

بِهِمْ ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوْنَكَ فِیْهَاۤ اِلَّا قَلِیْلًا ۞ ٦٠

بِهِمْ	ثُمَّ	لَا یُجَاوِرُوْنَكَ	فِیْهَاۤ	اِلَّا	قَلِیْلًا ۞ ٦٠
ان پر	پھر	وہ پاس نہ رہیں گے تمہارے	اس (شہر) میں	مگر	تھوڑے (دن)

اکسائیں گے پھر وہ مدینہ میں تمہارے پاس نہ رہیں گے مگر تھوڑے دن ○

مَّلْعُوْنِیْنَ ۚۛ اَیْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَ

مَّلْعُوْنِیْنَ	اَیْنَمَا	ثُقِفُوْۤا	اُخِذُوْا	وَ
(وہ) اللہ کی رحمت سے دور کئے ہوئے لوگ (ہیں)	جہاں کہیں	وہ پائے جائیں	انہیں پکڑ لیا جائے	اور

اللہ کی رحمت سے دور کئے ہوئے لوگ ہیں، جہاں کہیں پائے جائیں انہیں پکڑ لیا جائے اور

کفار و منافقین سے متعلق دستور الٰہی

قُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا ۞ ٦١ سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا

قُتِّلُوْا	تَقْتِیْلًا ۞ ٦١	سُنَّةَ اللّٰهِ	فِی الَّذِیْنَ	خَلَوْا
قتل کر دیا جائے	خوب قتل کرنا	اللہ کا طریقہ	ان لوگوں کے بارے میں جو	گزر گئے

گن گن کر انہیں قتل کر دیا جائے ○ اللہ کا دستور چلا آتا ہے ان لوگوں میں جو پہلے

معانقة ۱۳

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اذیت دینے والا دنیا اور آخرت میں لعنت کا مستحق ہے اسی طرح ایمان والوں کو اذیت دینے والا بھی دونوں جہاں میں لعنت و رسوائی کا حقدار ہے۔ (روح البیان، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۵۸، ۷/ ۲۳۹)

1 ...غلط خبریں پھیلا کر مسلمانوں کی حوصلہ شکنی کرنے والے دل کے منافقوں کی حالت کو آج کے دور میں آسانی سے سمجھنا ہو تو چند دن اخبار پڑھ کر دیکھ لیں کہ مغرب کے غلام لکھاری، مسلمانوں کو اپنے مغربی آقاؤں سے ڈرانے کیلئے ان کی طاقت، ترقی، تہذیب کو کیسے بڑھا چڑھا کر اور مسلمانوں کی طاقت، تہذیب

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

قیامت ضرور آئے گی اگرچہ اس کا وقت معلوم نہیں

مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٦٢﴾ يَسْئَلُكَ

مِنْ قَبْلُ	وَ	لَنْ تَجِدَ	لِسُنَّةِ اللّٰهِ	تَبْدِيْلًا ﴿٦٢﴾	يَسْئَلُكَ
پہلے	اور	تم ہرگز نہیں پاؤ گے	اللّٰہ کے دستور میں	کوئی تبدیلی	سوال کرتے ہیں تم سے

گزر گئے اور تم اللّٰہ کے دستور کیلئے ہرگز کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے ○ لوگ تم سے

النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا

النَّاسُ	عَنِ السَّاعَةِ	قُلْ	اِنَّمَا	عِلْمُهَا	عِنْدَ اللّٰهِ (1)	وَ	مَا
لوگ	قیامت کے متعلق	تم کہو	صرف	اس کا علم	اللّٰہ کے پاس (ہے)	اور	کیا

قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں، تم فرماؤ: اس کا علم تو اللّٰہ ہی کے پاس ہے اور تم

کافروں کا انجام

يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿٦٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ

يُدْرِيْكَ	لَعَلَّ	السَّاعَةَ	تَكُوْنُ	قَرِيْبًا ﴿٦٣﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	لَعَنَ
جانو تم	شاید	قیامت	ہو	قریب	بیشک	اللّٰہ (نے)	لعنت فرمائی

کیا جانو شاید قیامت قریب ہی ہو ○ بیشک اللّٰہ نے کافروں پر

الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾ خٰلِدِيْنَ

الْكٰفِرِيْنَ	وَ	اَعَدَّ	لَهُمْ	سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾	خٰلِدِيْنَ
کافروں (پر)	اور	اس نے تیار کر رکھی ہے	ان کے لیے	بھڑکتی آگ	ہمیشہ رہنے والے

لعنت فرمائی اور ان کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے ○ اس میں

عذابِ جہنم کی کیفیت اور کافروں کی حسرت

فِيْهَاۤ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾ يَوْمَ

فِيْهَاۤ	اَبَدًا	لَا يَجِدُوْنَ	وَلِيًّا	وَّ	لَا	نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾	يَوْمَ
اس میں	ہمیشہ	وہ نہیں پائیں گے	کوئی حمایتی	اور	نہ	کوئی مددگار	(جس) دن

ہمیشہ رہیں گے (اس میں) نہ کوئی حمایتی پائیں گے اور نہ مددگار ○ جس دن

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور ماضی و حال کو کس طرح تاریک بنا کر پیش کرتے ہیں۔

1 ...... علامہ احمد صاوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرمانے کا حکم اس وقت دیا گیا جب ان سے قیامت کے بارے میں سوال ہوا تھا اور نہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب دنیا سے تشریف لے گئے اس وقت تک اللّٰہ تعالٰی نے آپ کو تمام غیبوں کا علم عطا فرما دیا تھا اور ان میں سے ایک قیامت کا علم ہے لیکن انہیں یہ علم چھپانے کا حکم دیا گیا تھا (اس لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امت کو قیامت کا معین وقت

تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَاۤ اَطَعْنَا

تُقَلَّبُ	وُجُوْهُهُمْ(1)	فِی النَّارِ	یَقُوْلُوْنَ	یٰلَیْتَنَاۤ	اَطَعْنَا
بار بار الٹے جائیں گے	ان کے چہرے	آگ میں	وہ کہیں گے	اے کاش	ہم نے حکم مانا ہوتا

ان کے چہرے آگ میں بار بار الٹے جائیں گے تو کہتے ہوں گے: ہائے! اے کاش! ہم نے

اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾ وَ قَالُوْا رَبَّنَاۤ

اللّٰهَ	وَ	اَطَعْنَا	الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾	وَ	قَالُوْا	رَبَّنَاۤ
اللّٰہ (کا)	اور	ہم نے حکم مانا ہوتا	رسول (کا)	اور	وہ کہیں گے	اے ہمارے رب

اللّٰہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا ○ اور کہیں گے: اے ہمارے رب!

اِنَّاۤ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا

اِنَّاۤ	اَطَعْنَا	سَادَتَنَا	وَ	كُبَرَآءَنَا	فَاَضَلُّوْنَا
بیشک	ہم نے بات مانی	اپنے سرداروں	اور	اپنے بڑوں (کی)	تو انہوں نے بھٹکا دیا ہمیں

ہم اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کے کہنے پر چلے تو انہوں نے ہمیں راہ سے

السَّبِیْلَا ﴿۶۷﴾ رَبَّنَاۤ اٰتِهِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَ الْعَنْهُمْ

السَّبِیْلَا ﴿۶۷﴾	رَبَّنَاۤ	اٰتِهِمْ	ضِعْفَیْنِ	مِنَ الْعَذَابِ	وَ الْعَنْهُمْ
راستے (سے)	اے ہمارے رب	دے انہیں	دُگنا	عذاب	اور لعنت کر ان پر

بھٹکا دیا ○ اے ہمارے رب! انہیں دُگنا عذاب دے اور ان پر

لَعْنًا كَبِیْرًا ﴿۶۸﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ

لَعْنًا كَبِیْرًا ﴿۶۸﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَكُوْنُوْا(2)	كَالَّذِیْنَ
بڑی لعنت	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم نہ ہونا	ان لوگوں جیسے جنہوں نے

بڑی لعنت کر ○ اے ایمان والو! ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے

پیروکاروں کی طرف سے اپنے گمراہ کرنے والوں کیلئے دُگنے عذاب اور بڑی لعنت کی درخواست

مسلمانوں کو بنی اسرائیل کے طرزِ عمل سے بچنے کی نصیحت

ع ۸ ۵

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نہیں بتایا۔) (صاوی، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۶۳، ۵/ ۱۶۵۸)

1 ...... جہنم میں کافروں کے پورے جسم پر عذاب ہوگا اور یہاں آیت میں چہرے کو خاص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ چہرہ انسان کے جسم کا سب سے مکرم اور معظم عضو ہوتا ہے اور جب ان کا چہرہ آگ میں بار بار الٹ رہا ہوگا تو یہ ان کے لئے بہت زیادہ ذلت اور رسوائی کا باعث ہوگا۔ 2 ...... سورت کی ابتداء سے لے کر یہاں تک منافقین کی انواع واقسام کی ایذاؤں کا ذکر تھا اور اب یہاں سے بنی اسرائیل کے طرزِ عمل کی طرف اشارہ کرکے مسلمانوں کو اس سے بچنے کی تنبیہ کی جارہی ہے۔

اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَ

اٰذَوْا (1)	مُوْسٰى	فَبَرَّاَهُ	اللّٰهُ	مِمَّا	قَالُوْا	وَ
ستایا	موسیٰ (کو)	تو بری ہونا ظاہر کر دیا اس کا	اللہ (نے)	(اس) سے جو	انہوں نے کہا	اور

موسیٰ کو ستایا تو اللہ نے موسیٰ کا اس شے سے بری ہونا دکھا دیا جو انہوں نے کہا تھا اور

اللہ سے ڈرنے اور حق بات کہنے کا حکم اور اس پر عمل کا ثمرہ

كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿۶۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ

كَانَ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَجِيْهًا ﴿۶۹﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اتَّقُوا	اللّٰهَ
وہ تھا	اللہ کے ہاں	بڑی وجاہت والا	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ڈرو	اللہ (سے)

موسیٰ اللہ کے ہاں بڑی وجاہت والا ہے ○ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو

وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ

وَ	قُوْلُوْا	قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾ (2)	يُّصْلِحْ	لَكُمْ	اَعْمَالَكُمْ
اور	کہا کرو	سیدھی بات	(اللہ) سنوار دے گا	تمہارے لیے	تمہارے اعمال

اور سیدھی بات کہا کرو ○ اللہ تمہارے اعمال تمہارے لیے سنوار دے گا

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ

وَ	يَغْفِرْ	لَكُمْ	ذُنُوْبَكُمْ	وَ	مَنْ	يُّطِعِ
اور	بخش دے گا	تمہارے لیے	تمہارے گناہ	اور	جو	فرمانبرداری کرے

اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی

انسان امانتِ الٰہی کا امین ہے

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾ اِنَّا عَرَضْنَا

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	فَقَدْ	فَازَ	فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾	اِنَّا	عَرَضْنَا
اللہ اور اس کے رسول (کی)	تو بیشک	اس نے کامیابی پائی	بڑی کامیابی	بیشک	ہم نے پیش کی

فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی ○ بیشک ہم نے آسمانوں

1 ...... یہ ضروری نہیں کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے کوئی ایسا کام سرزد ہوا ہو جس سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اذیت پہنچی تھی اور اس پر انہیں یہاں آیت میں تنبیہ کی گئی، بلکہ عین ممکن ہے کہ آئندہ ایسے کام سے بچانے کے لئے پیش بندی کے طور پر انہیں تنبیہ کی گئی ہو۔

2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ زبان ٹھیک رکھنا، جھوٹ، غیبت، چغلی اور گالی گلوچ سے اسے بچانا بڑا اہم ہے کیونکہ اللہ تعالٰی نے تقویٰ کے بعد زبان سنبھالنے کا خصوصیت سے ذکر کیا ہے ورنہ اس کا ذکر بھی ضمنی طور پر تقویٰ میں آچکا تھا۔

الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ

الْاَمَانَةَ[1]	عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ	فَاَبَيْنَ	اَنْ
امانت	آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر	توانہوں نے انکار کیا	(اس سے) کہ

اور زمین اور پہاڑوں پر امانت پیش فرمائی توانہوں نے اس کے اٹھانے سے

يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

يَّحْمِلْنَهَا	وَ	اَشْفَقْنَ	مِنْهَا	وَ	حَمَلَهَا	الْاِنْسَانُ	اِنَّهٗ	كَانَ
وہ اٹھائیں اسے	اور	ڈر گئے	اس سے	اور	اٹھالیا اسے	انسان (نے)	بیشک وہ	ہے

انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس امانت کو اٹھالیا بیشک وہ

ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿۷۲﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ

ظَلُوْمًا	جَهُوْلًا﴿۷۲﴾	لِّيُعَذِّبَ	اللّٰهُ	الْمُنٰفِقِيْنَ	وَ	الْمُنٰفِقٰتِ
بہت زیادتی کرنے والا	بڑا نادان	تاکہ عذاب دے	اللہ	منافق مردوں	اور	منافقہ عورتوں

زیادتی کرنے والا، بڑا نادان ہے○ تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں

وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

وَ	الْمُشْرِكِيْنَ	وَ	الْمُشْرِكٰتِ	وَ	يَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
اور	مشرک مردوں	اور	مشرکہ عورتوں (کو)	اور	اللہ توبہ قبول فرمائے ایمان والوں

اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور اللہ مسلمان مردوں

وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾ ع

وَ	الْمُؤْمِنٰتِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا﴿۷۳﴾
اور	ایمان والیوں (کی)	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان

اور مسلمان عورتوں کی توبہ قبول فرمائے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے○

انسان پر امانت پیش کرنے کی حکمت

ع ۹ ۵ ۶

1 ......اس آیت میں امانت سے کیا مراد ہے، اس کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے 2 قول یہ ہیں۔(1) امانت سے مراد طاعت و فرائض ہیں جنہیں اللہ تعالٰی نے اپنے بندوں پر پیش کیا، انہیں کو آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کیا تھا کہ اگر وہ انہیں ادا کریں گے تو ثواب دیئے جائیں گے اور نہ ادا کریں گے تو عذاب کئے جائیں گے۔(2) امانت سے مراد نمازیں ادا کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، خانہ کعبہ کا حج کرنا، سچ بولنا، ناپ تول میں اور لوگوں کی امانتوں میں عدل کرنا ہے۔

آیات: 54 — رکوع: 06

سُوْرَةُ سَبَا مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

تمام تعریفوں کا حقیقی مستحق صرف اللہ ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	الَّذِيْ	لَهٗ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا
تمام تعریفیں	اللہ کیلئے (ہیں)	وہ جو	اس کیلئے (ہے)	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس کی ملکیت میں ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

فِي الْاَرْضِ وَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ وَ هُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ①

فِي الْاَرْضِ	وَ	لَهُ	الْحَمْدُ	فِي الْاٰخِرَةِ [1]	وَ	هُوَ	الْحَكِيْمُ	الْخَبِيْرُ ①
زمین میں (ہے)	اور	اسی کی	تعریف (ہے)	آخرت میں	اور	وہی	حکمت والا	خبردار (ہے)

اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے اور وہی حکمت والا، خبردار ہے○

اللہ تعالیٰ کے علم، رحمت اور مغفرت کا بیان

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَ

يَعْلَمُ	مَا	يَلِجُ	فِي الْاَرْضِ [2]	وَ	مَا	يَخْرُجُ	مِنْهَا	وَ
وہ جانتا ہے	جو کچھ	داخل ہوتا ہے	زمین میں	اور	جو کچھ	نکلتا ہے	اس سے	اور

وہ جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو زمین سے نکلتا ہے اور

1 ...یعنی جیسے دنیا میں حمد کا مستحق اللہ تعالیٰ ہے ویسے ہی آخرت میں بھی حمد کا مستحق وہی ہے کیونکہ دونوں جہان اسی کی نعمتوں سے بھرے ہوئے ہیں۔

2 ...”جو کچھ زمین کے اندر داخل ہوتا ہے“ سے مراد بارش کا پانی، مردے اور دفینے وغیرہ ہیں، ”جو زمین سے نکلتا ہے“ سے مراد سبزہ، درخت، چشمے، کانیں اور حشر کے وقت مردے وغیرہ ہیں۔

قیامت اور علمِ الٰہی کا بیان

مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَ هُوَ

مَا	يَنْزِلُ	مِنَ السَّمَآءِ (1)	وَ	مَا	يَعْرُجُ	فِيْهَا	وَ	هُوَ
جو کچھ	اترتا ہے	آسمان سے	اور	جو	چڑھتا ہے	اس میں	اور	وہی

جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہی

الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ۝٢ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

الرَّحِيْمُ	الْغَفُوْرُ ۝٢	وَ	قَالَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
رحم فرمانے والا، مہربان	بخشنے والا (ہے)	اور	بولے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

مہربان بخشنے والا ہے ○ اور کافروں نے کہا:

لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَ رَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ

لَا تَاْتِيْنَا	السَّاعَةُ	قُلْ	بَلٰى	وَ رَبِّيْ	لَتَاْتِيَنَّكُمْ
نہ آئے گی ہم پر	قیامت	تم کہو	کیوں نہیں	میرے رب کی قسم	وہ ضرور آئے گی تم پر

ہم پر قیامت نہ آئے گی۔ تم فرماؤ: کیوں نہیں، میرے رب کی قسم جو غیب جاننے والا ہے

عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا

عٰلِمِ الْغَيْبِ	لَا يَعْزُبُ (2)	عَنْهُ	مِثْقَالُ ذَرَّةٍ	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	لَا
غیب جاننے والا	پوشیدہ نہیں	اس سے	ذرہ برابر (کوئی چیز)	آسمانوں میں	اور	نہ

بیشک وہ (قیامت) تم پر ضرور آئے گی۔ آسمانوں میں اور زمین میں

فِي الْاَرْضِ وَ لَاۤ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكْبَرُ اِلَّا

فِي الْاَرْضِ	وَ	لَاۤ	اَصْغَرُ	مِنْ ذٰلِكَ	وَ	لَاۤ	اَكْبَرُ	اِلَّا
زمین میں	اور	نہیں	چھوٹی	اس (ذرے) سے	اور	نہ	بڑی	مگر

ذرہ برابر بھی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہے اور ذرہ سے بھی کوئی چھوٹی اور بڑی چیز نہیں ہے مگر

1 ...... "جو کچھ آسمان کی طرف سے اترتا ہے" سے مراد بارش، برف، اولے، طرح طرح کی برکتیں اور فرشتے ہیں "جو آسمانوں میں چڑھتا ہے۔" سے مراد فرشتے، دعائیں اور بندوں کے عمل ہیں۔ 2 ...... منکرینِ قیامت کا ایک اعتراض یہ تھا کہ انسانوں کے اجزا بکھرنے کے بعد اس طرح کیسے جمع ہو سکیں گے کہ کسی کے بدن کا کوئی جز دوسرے کے بدن میں نہ پہنچنے پائے۔ یہاں اس اعتراض کا انتہائی نفیس طریقے سے جواب دیا گیا کہ تم نے مخلوق کی پراگندگی کو دیکھا ہے جبکہ خالق کی قدرت و علم کا اندازہ نہ کیا کہ وہ ہر بدن کے ہر ذرے کو جانتا ہے۔

قیامت کا مقصد

فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۟ۙ لِّیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ

فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۟ (1)	لِّیَجْزِیَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
(وہ) ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں (ہے)	تاکہ اللہ صلہ دے	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور

وہ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں ہے ○ تاکہ اللہ ایمان لانے والوں اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ ۝٤

عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	اُولٰٓىٕكَ	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	رِزْقٌ كَرِیْمٌ ۝٤
انہوں نے عمل کیے	نیک، اچھے	یہ لوگ	ان کے لیے	بخشش	اور	عزت کی روزی (ہے)

اچھے اعمال کرنے والوں کو بدلہ دے، ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے ○

آیاتِ الٰہی جھٹلانے والوں کا انجام

وَ الَّذِیْنَ سَعَوْ فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓىٕكَ

وَ	الَّذِیْنَ	سَعَوْ (2)	فِیْۤ اٰیٰتِنَا	مُعٰجِزِیْنَ	اُولٰٓىٕكَ
اور	وہ لوگ جنہوں نے	کوشش کی	ہماری آیتوں (کو جھٹلانے) میں	(ہم سے) مقابلہ کرتے ہوئے	یہ لوگ

اور جنہوں نے ہم سے مقابلہ کرتے ہوئے ہماری آیتوں (کو جھٹلانے) میں کوشش کی

قرآن سے متعلق اہلِ ایمان کا عقیدہ

لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ۝٥ وَ یَرَى الَّذِیْنَ

لَهُمْ	عَذَابٌ	مِّنْ رِّجْزٍ	اَلِیْمٌ ۝٥	وَ	یَرَى	الَّذِیْنَ
ان کے لئے	عذاب (ہے)	سخت عذاب میں سے	دردناک	اور	سمجھتے ہیں	وہ لوگ جنہیں

ان کے لئے سخت عذاب میں سے دردناک عذاب ہے ○ اور جنہیں علم دیا گیا ہے

اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ

اُوْتُوا	الْعِلْمَ	الَّذِیْۤ	اُنْزِلَ	اِلَیْكَ	مِنْ رَّبِّكَ	هُوَ
دیا گیا	علم	جو	نازل کیا گیا	تمہاری جانب	تمہارے رب کی طرف سے	وہی

وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہی

1 ...... اس کتاب سے مراد لوحِ محفوظ ہے۔

2 ...... اللہ تعالٰی کی آیتوں میں کوشش دو طرح کی ہے۔ ایک اچھی اور دوسری بری۔ قرآنِ پاک کی آیات کو سمجھنے یا سمجھانے کی کوشش، ان سے مسائل و اسرار نکالنے کی کوشش اچھی اور عبادت ہے، لیکن انہیں غلط ثابت کرنے، ان میں باہمی ٹکراؤ دکھانے اور انہیں جھٹلانے کی کوشش بری اور کفر ہے۔ یہاں آیت میں یہ دوسری کوشش مراد ہے۔

الْحَقَّ ۙ وَ يَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝٦ وَ قَالَ

الْحَقَّ	وَ	يَهْدِيْۤ	اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝٦	وَ	قَالَ
حق (ہے)	اور	وہ رہنمائی کرتا ہے	عزت والے، حمد کے مستحق کے راستے کی طرف	اور	بولے

حق ہے اور وہ عزت والے، حمد کے مستحق (اللہ) کے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے ○ اور کافر

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	هَلْ	نَدُلُّكُمْ	عَلٰى رَجُلٍ	يُّنَبِّئُكُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کیا	ہم رہنمائی کریں تمہاری	ایک مرد پر	وہ بتادے تمہیں

بولے: کیا ہم تمہیں ایسا مرد بتادیں جو تمہیں خبر دے

اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝٧ ج

اِذَا	مُزِّقْتُمْ	كُلَّ مُمَزَّقٍ	اِنَّكُمْ	لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝٧
جب	تم ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے	بالکل ریزہ ریزہ	(تو پھر) بیشک تم	ضرور نئی پیدائش میں (ہوگے)

کہ جب تم بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو پھر تم دوبارہ نئی پیدائش میں ہو گے ○

اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ

اَفْتَرٰى [1]	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	اَمْ	بِهٖ	جِنَّةٌ	بَلِ
(کیا) اس (نبی) نے بہتان باندھا	اللہ پر	جھوٹ	یا	اس کو	جنون کا مرض (ہے)	بلکہ

کیا اس (نبی) نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے یا اسے پاگل پن کا مرض ہے؟ بلکہ

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَ الضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ۝٨

الَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	فِي الْعَذَابِ وَ الضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ۝٨
وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	(وہ) عذاب اور دور کی گمراہی میں (ہیں)

وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ عذاب اور دور کی گمراہی میں ہیں ○

1 ...... اس آیت میں ایک احتمال یہ ہے کہ یہ کفار کی گفتگو کا بقیہ حصہ ہے اور ایک احتمال یہ ہے کہ جو کفار گفتگو سن رہے تھے، انہوں نے کہا کہ کیا اس نبی نے اللہ تعالٰی کی طرف یہ بات منسوب کر کے اس پر جھوٹ باندھا ہے یا اسے جنون کا مرض ہے جو وہ ایسی عجیب وغریب باتیں کہتے ہیں۔ اللہ تعالٰی نے ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان دونوں باتوں سے پاک اور بری ہیں البتہ قیامت وحساب کے منکر کفار عذاب اور دور کی گمراہی میں ہیں۔

کفار کو تنبیہ

اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

اَفَلَمْ يَرَوْا (1)	اِلٰى	مَا	بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ	وَ	مَا	خَلْفَهُمْ
تو کیا انہوں نے نہ دیکھا	(اس) کی طرف	جو	ان کے آگے	اور	جو	ان کے پیچھے (ہے)

تو کیا انہوں نے نہ دیکھا جو آسمان اور زمین

مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ

مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ	اِنْ	نَّشَاْ	نَخْسِفْ	بِهِمُ	الْاَرْضَ	اَوْ	نُسْقِطْ
آسمان اور زمین سے	اگر	ہم چاہیں	(تو) دھنسادیں	ان کو	زمین (میں)	یا	گرادیں

ان کے آگے اور پیچھے ہے۔ اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسادیں یا ان پر

عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

عَلَيْهِمْ	كِسَفًا	مِّنَ السَّمَآءِ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً
ان کے اوپر	ایک ٹکڑا	آسمان سے	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)

آسمان کا ٹکڑا گرادیں بیشک اس میں ہر رجوع لانے والے بندے

حضرت داؤد عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا ذکر اور فضائل

لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿٩﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا

لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿٩﴾	وَ	لَقَدْ	اٰتَيْنَا	دَاوٗدَ	مِنَّا
ہر رجوع لانے والے بندے کے لیے	اور	ضرور بیشک	ہم نے دیا	داؤد (کو)	اپنی طرف سے

کے لیے نشانی ہے ○ اور بیشک ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے

فَضْلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَ

فَضْلًا	يٰجِبَالُ	اَوِّبِيْ	مَعَهٗ	وَ	الطَّيْرَ	وَ
بڑا فضل	اے پہاڑو	(اللہ کی طرف) رجوع کرو	اس کے ساتھ	اور	(اے) پرندو	اور

بڑا فضل دیا۔ اے پہاڑو اور پرندو! اس کے ساتھ (اللہ کی طرف) رجوع کرو اور

(1) ..... کفار کارد کرنے کے بعد ارشاد فرمایا کہ کیا وہ اندھے ہیں کہ انہوں نے آسمان وزمین کی طرف نظر ہی نہیں ڈالی اور اپنے آگے پیچھے دیکھا ہی نہیں جو انہیں معلوم ہو جاتا کہ وہ ہر طرف سے اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو ان کی تکذیب وانکار کی سزا میں قارون کی طرح انہیں زمین میں دھنسادیں یا ان پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرادیں۔ بیشک زمین و آسمان کی طرف نظر کرنے اور ان میں غور وفکر کرنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف رجوع لانے والے ہر بندے کے لئے نشانی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے، منکر کو عذاب دینے اور ہر ممکن چیز پر قادر ہے۔

حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو زرہ سازی اور اہلِ خانہ کو نیک اعمال کی ہدایت

اَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۙ﴿۱۰﴾ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ

اَلَنَّا	لَهٗ	الْحَدِيْدَ ﴿۱۰﴾	اَنِ	اعْمَلْ (1)	سٰبِغٰتٍ	وَّ	قَدِّرْ
ہم نے نرم کردیا	اس کے لیے	لوہا	کہ	بناؤ	کشادہ زرہیں	اور	اندازے کا لحاظ رکھو

ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کردیا ○ کہ کشادہ زرہیں بناؤ اور بنانے میں

فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

فِي السَّرْدِ	وَ	اعْمَلُوْا	صَالِحًا	اِنِّيْ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
بنانے میں	اور	عمل کرو	نیک	بیشک میں	(اس) کو جو	تم عمل کررہے ہو

اندازے کا لحاظ رکھو اور تم سب نیکی کرو بیشک میں تمہارے کام

حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فضائل و معجزات

بَصِيْرٌ ﴿۱۱﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ

بَصِيْرٌ ﴿۱۱﴾	وَ	لِسُلَيْمٰنَ	الرِّيْحَ	غُدُوُّهَا	شَهْرٌ
دیکھنے والا (ہوں)	اور	سلیمان کے (قابو میں دیدی)	ہوا	اس کا صبح کا چلنا	ایک مہینہ (کی راہ)

دیکھ رہا ہوں ○ اور ہوا کو سلیمان کے قابو میں دیدیا، اس کا صبح کا چلنا ایک مہینہ کی راہ

وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ

وَّ	رَوَاحُهَا	شَهْرٌ	وَ	اَسَلْنَا	لَهٗ
اور	اس کا شام کا چلنا	ایک مہینہ (کی راہ)	اور	ہم نے بہادیا	اس کے لیے

اور شام کا چلنا ایک مہینے کی راہ (کے برابر) ہوتا تھا اور ہم نے اس کے لیے

عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ

عَيْنَ الْقِطْرِ	وَ	مِنَ الْجِنِّ	مَنْ	يَّعْمَلُ	بَيْنَ يَدَيْهِ
پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ	اور	کچھ جن (قابو میں دیدیے)	جو	کام کرتے تھے	اس کے آگے

پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہادیا اور کچھ جن (قابو میں دیدیے) جو اس کے آگے

(1)...... حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے ہاتھ سے زرہیں بنا کر بیچا کرتے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ صاحبِ فضیلت کسی شخصیت کا ذریعۂ معاش کے لئے کوئی صنعت اور فن سیکھنا جائز ہے، اِس سے اُس کے مرتبے میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ عمومی طور پر ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے ہاتھ کی محنت سے کمائے اور اس سے خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے۔ حدیثِ پاک میں ہے: کسی نے ہرگز اس سے بہتر کھانا نہیں کھایا جو وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھائے اور بے شک اللہ تعالٰی کے نبی حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔ (بخاری، ۲/۱۱، الحدیث: ۲۰۷۲)

جنات کا مسخر ہونا اور آلِ داؤد کو شکر کی تاکید

بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَ مَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا

بِاِذْنِ رَبِّهٖ	وَ	مَنْ	يَّزِغْ	مِنْهُمْ	عَنْ اَمْرِنَا
اس کے رب کے حکم سے	اور	جو	پھرے	ان میں سے	ہمارے حکم سے

اس کے رب کے حکم سے کام کرتے تھے اور ان میں سے جو بھی ہمارے حکم سے پھرے

نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۱۲﴾ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ

نُذِقْهُ	مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۱۲﴾	يَعْمَلُوْنَ	لَهٗ
ہم چکھائیں گے اسے	بھڑکتی آگ کا عذاب	وہ (جنات) بناتے تھے	اس (سلیمان) کے لیے

ہم اسے بھڑکتی آگ کا عذاب چکھائیں گے ○ وہ جنات سلیمان کے لیے

مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَ تَمَاثِيْلَ وَ جِفَانٍ كَالْجَوَابِ

مَا	يَشَآءُ	مِنْ مَّحَارِيْبَ	وَ	تَمَاثِيْلَ(1)	وَ	جِفَانٍ كَالْجَوَابِ
(ہر وہ چیز) جو	وہ چاہتا تھا	اونچے اونچے محل	اور	تصویریں	اور	بڑے بڑے حوضوں کے برابر پیالے

ہر وہ چیز بناتے تھے جو وہ چاہتا تھا، اونچے اونچے محل اور تصویریں اور بڑے بڑے حوضوں کے برابر پیالے

وَ قُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَ قَلِيْلٌ

وَ	قُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ	اِعْمَلُوْۤا	اٰلَ دَاوٗدَ	شُكْرًا	وَ	قَلِيْلٌ
اور	ایک جگہ جمی ہوئی دیگیں	عمل کرو	(اے) داؤد کی آل	شکر کرنے (کیلئے)	اور	کم (ہیں)

اور ایک ہی جگہ جمی ہوئی دیگیں۔ اے داؤد کی آل! شکر کرو اور میرے بندوں میں

حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات اور جنات پر کشفِ حقیقت

مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ

مِّنْ عِبَادِيَ	الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾	فَلَمَّا	قَضَيْنَا	عَلَيْهِ	الْمَوْتَ(2)
میرے بندوں میں سے	شکر کرنے والے	پھر جب	ہم نے حکم بھیجا	اس (سلیمان) پر	موت (کا)

شکر والے کم ہیں ○ پھر جب ہم نے سلیمان پر موت کا حکم بھیجا

1 ...... حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں تصویر بنانا حرام نہ تھا، ہماری شریعت میں جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے۔

2 ...... حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی تھی کہ ان کی وفات کا حال جنات پر ظاہر نہ ہو، تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ جن غیب نہیں جانتے، چنانچہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات کے پورے ایک سال بعد تک جنات اس پر مطلع نہ ہوئے یہاں تک کہ حکمِ الٰہی سے دیمک نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا عصا کھالیا اور اس کے سہارے قائم آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جسمِ مبارک زمین پر تشریف لے آیا۔ اس وقت جنات کو وفاتِ سلیمان کا علم ہوا۔

مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ

مَا دَلَّهُمْ	عَلٰى مَوْتِهٖۤ	اِلَّا	دَآبَّةُ الْاَرْضِ	تَاْكُلُ
(تو) نہ راہنمائی کی ان (جنوں) کی	اس کی موت پر	مگر	زمین کے جانور (دیمک نے)	وہ کھاتی رہی

توجنوں کو اس کی موت زمین کی دیمک نے ہی بتائی جو اس کا عصا

مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ

مِنْسَاَتَهٗ	فَلَمَّا	خَرَّ	تَبَيَّنَتِ	الْجِنُّ	اَنْ	لَّوْ
اس کا عصا	پھر جب	(سلیمان) زمین پر آرہا	(تو یہ حقیقت) واضح ہوگئی	جنوں (پر)	کہ	اگر

کھارہی تھی پھر جب سلیمان زمین پر آرہا تو جنوں پر یہ حقیقت کھل گئی کہ اگر

كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾ لَقَدْ كَانَ

كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ	الْغَيْبَ (1)	مَا لَبِثُوْا	فِی الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾	لَقَدْ	كَانَ
وہ جانتے ہوتے	غیب	(تو) نہ رہتے	ذلیل کردینے والے عذاب میں	ضرور بیشک	تھی

وہ غیب جانتے ہوتے تو اس ذلت و خواری کے عذاب میں نہ رہتے ○ بیشک

لِسَبَاٍ فِیْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۬ كُلُوْا

لِسَبَاٍ (2)	فِیْ مَسْكَنِهِمْ	اٰيَةٌ	جَنَّتٰنِ	عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ	كُلُوْا
(قومِ) سبا کے لیے	ان کی آبادی میں	نشانی	دو باغ (تھے)	دائیں طرف اور بائیں طرف سے	کھاؤ

قومِ سبا کے لیے ان کی آبادی میں نشانی تھی، دو باغ تھے ایک دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف۔ اپنے رب کا رزق

مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾

مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ	وَ	اشْكُرُوْا	لَهٗ	بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ	وَّ	رَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾
اپنے رب کے رزق میں سے	اور	شکر ادا کرو	اس کا	پاکیزہ شہر (ہے)	اور	بخشنے والا رب

کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو۔ پاکیزہ شہر ہے اور بخشنے والا رب ○

قومِ سبا پر انعاماتِ الٰہیہ اور ان کی ناشکری کا نتیجہ

(1)......جنات غیب کا علم نہیں رکھتے، ان سے غیب کی بات دریافت کرنا حرام ہے اور آئندہ کی بات پوچھنا عقلاً حماقت، شرعاً حرام اور ان کی غیب دانی کا اعتقاد ہو تو کفر ہے۔

(2)......سبا عرب کے علاقے یمن کی حدود میں واقع ایک قبیلے کا نام ہے اور یہ قبیلہ اپنے دادا سبا ابن یَشْجُب بن یَعْرُب بن قحطان کے نام سے مشہور ہے۔ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے کثیر نعمتوں سے نوازا لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے لگ گئے تو اس نے انہیں سیلاب کے ذریعے ہلاک کر دیا۔

قومِ سبا کی شکر سے روگردانی اور ان کا انجام

فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ

فَاَعْرَضُوْا	فَاَرْسَلْنَا	عَلَيْهِمْ	سَيْلَ الْعَرِمِ (1)	وَ	بَدَّلْنٰهُمْ
توانہوں نے منہ پھیرا	توہم نے بھیجا	ان پر	زور کا سیلاب	اور	ہم نے بدل دیئے انہیں

توانہوں نے منہ پھیرا توہم نے ان پر زور کا سیلاب بھیجا اور ان کے باغوں کے عوض

بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ اَثْلٍ وَّ شَيْءٍ

بِجَنَّتَيْهِمْ	جَنَّتَيْنِ	ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ	وَّ	اَثْلٍ	وَّ	شَيْءٍ
ان کے دو باغوں کے بدلے	دو باغ	کڑوے پھل والے	اور	جھاؤ (والے)	اور	کچھ

دو باغ انہیں بدل دیئے جو کڑوے پھل والے اور جھاؤ والے اور کچھ

ناشکری کا نتیجہ

مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿١٦﴾ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ط

مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿١٦﴾	ذٰلِكَ	جَزَيْنٰهُمْ	بِمَا	كَفَرُوْا (2)
تھوڑی سی بیریوں (والے)	یہ	ہم نے بدلہ دیا انہیں	(اس کے) سبب جو	انہوں نے ناشکری کی

تھوڑی سی بیریوں والے تھے ○ ہم نے انہیں ان کی ناشکری کی وجہ سے یہ بدلہ دیا

قومِ سبا کو دی گئی نعمتوں کی تفصیل

وَهَلْ نُجٰزِيْ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿١٧﴾ وَجَعَلْنَا

وَ	هَلْ	نُجٰزِيْ	اِلَّا	الْكَفُوْرَ ﴿١٧﴾	وَ	جَعَلْنَا
اور	کیا (یعنی نہیں)	ہم سزا دیتے	مگر	بڑے ناشکرے (کو)	اور	ہم نے بنادیں

اور ہم اسی کو سزا دیتے ہیں جو ناشکرا ہو ○ اور ہم نے

بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّ

بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى	الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا	قُرًى ظَاهِرَةً	وَّ
ان کے اور (اُن) شہروں کے درمیان	جن میں ہم نے برکت رکھی	نمایاں بستیاں	اور

اِن (سباوالوں) اور اُن شہروں کے درمیان بہت سی نمایاں بستیاں بنادیں جن میں ہم نے برکت رکھی تھی اور

(1) ...... انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو جھٹلانے اور نعمتوں کی ناشکری کے سبب اللہ تعالیٰ نے سباوالوں پر عظیم سیلاب بھیجا جس سے ان کے باغ اور اموال سب ڈوب گئے، مکانات ریت میں دفن ہوگئے اور وہ اس طرح تباہ ہوئے کہ اُن کی تباہی عرب کے لئے مثال بن گئی۔ اور ان کے خوبصورت باغوں کو ایسے دو باغوں میں بدل دیا جو کڑوے اور انتہائی بدمزہ پھل والے تھے اور ان میں جھاؤ اور کچھ تھوڑی سی بیریاں تھیں جیسی ویرانوں میں اُگ آتی ہیں۔ (2) ...... سباوالوں کے حالات وانجام سے معلوم ہوا کہ نعمتوں کی ناشکری ان کے زوال اور مصائب و آلام میں مبتلا ہونے کا سبب بن جاتی ہے، لہٰذا اس سے بچنا چاہئے۔

قَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَ اَيَّامًا

قَدَّرْنَا	فِيْهَا	السَّيْرَ	سِيْرُوْا	فِيْهَا	لَيَالِيَ	وَ	اَيَّامًا
ایک اندازے پر رکھا	ان میں	سفر (کو)	(اور فرمایا) چلو	ان میں	راتوں	اور	دنوں (کو)

ان بستیوں میں سفر کو ایک اندازے پر رکھا (اور انہیں فرمایا:) ان میں راتوں اور دنوں کو

قومِ سبا کی ناشکری اور اس کا انجام

اٰمِنِيْنَ ⑱ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا

اٰمِنِيْنَ ⑱	فَقَالُوْا	رَبَّنَا	بٰعِدْ	بَيْنَ اَسْفَارِنَا
بے خوف ہوکر	تو انہوں نے کہا	اے ہمارے رب	دوری ڈال دے	ہمارے سفروں کے درمیان

امن وامان سے چلو ○ تو انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہمارے سفروں میں دوری ڈال دے

وَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَ مَزَّقْنٰهُمْ

وَ	ظَلَمُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ	فَجَعَلْنٰهُمْ	اَحَادِيْثَ	وَ	مَزَّقْنٰهُمْ
اور	انہوں نے ظلم کیا	اپنی جانوں (پر)	تو ہم نے بنادیا انہیں	قصے کہانیاں	اور	جدا کردیا انہیں

اور انہوں نے خود اپنا ہی نقصان کیا تو ہم نے انہیں قصے کہانیاں بنادیا اور انہیں بالکل

كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ⑲

كُلَّ مُمَزَّقٍ (1)	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ⑲
بالکل جدا جدا	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	ہر بڑے صبر والے، بڑے شکر والے کے لئے

جدا جدا کردیا۔ بیشک اس میں ہر بڑے صبر والے، ہر بڑے شکر والے کے لئے ضرور نشانیاں ہیں ○

شیطان نے قومِ سبا پر اپنا گمان سچ کر دکھایا

وَ لَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ

وَ	لَقَدْ	صَدَّقَ	عَلَيْهِمْ	اِبْلِيْسُ	ظَنَّهٗ (2)	فَاتَّبَعُوْهُ
اور	ضرور بیشک	سچ کر دکھایا	اُن پر	ابلیس (نے)	اپنا گمان	تو انہوں نے پیروی کی اس کی

اور بیشک ابلیس نے ان پر اپنا گمان سچ کر دکھایا تو وہ لوگ شیطان کے پیروکار بن گئے

1 ...... امن وعافیت اور سکون وراحت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتیں ہیں اور جسے یہ نعمتیں حاصل ہوں اسے ان پر تکبر وغرور کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور ان نعمتوں کے مقابلے میں بے امنی اور مشقت کی تمنا اور دعا نہیں کرنی چاہئے۔ 2 ...... شیطان یہ گمان رکھتا تھا کہ وہ بنی آدم کو شہوت وحرص اور غضب کے ذریعے گمراہ کردے گا، اس نے یہ گمان اہلِ سبا پر بلکہ تمام کافروں پر سچا کردکھایا کہ وہ اس کے پیروکار ہوگئے اور اس کی اطاعت کرنے لگے۔ حقیقی عقلمندی یہ ہے کہ شیطان کے چیلنج اور گمان کو جاننے کے بعد اس کے مکروفریب سے ہوشیار رہا جائے۔

شیطان کو اختیارات دیئے جانے کی حکمت

اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ

اِلَّا	فَرِيْقًا	مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٠﴾	وَ	مَا كَانَ	لَهٗ	عَلَيْهِمْ
سوائے	ایک گروہ (کے)	ایمان والوں میں سے	اور	نہیں تھا	اس (شیطان) کا	ان پر

سوائے مومنوں کے ایک گروہ کے ○ اور شیطان کا ان پر

مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ

مِّنْ سُلْطٰنٍ [1]	اِلَّا	لِنَعْلَمَ	مَنْ	يُّؤْمِنُ	بِالْاٰخِرَةِ	مِمَّنْ
کچھ قابو	مگر	اس لیے کہ ہم (جدا) دکھادیں	(اسے) جو	ایمان لاتا ہے	آخرت پر	(اس) سے جو

کچھ قابو نہ تھا مگر اس لیے کہ ہم دکھادیں کہ کون آخرت پر ایمان لاتا اور کون

کفارِ مکہ کے عقیدے کی بُرائی کا بیان

هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿٢١﴾ ع قُلِ

هُوَ	مِنْهَا	فِيْ شَكٍّ	وَ	رَبُّكَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	حَفِيْظٌ ﴿٢١﴾	قُلِ
وہ	آخرت سے (متعلق)	شک میں (ہے)	اور	تمہارا رب	ہر چیز پر	نگہبان (ہے)	تم کہو

اس کے بارے میں شک میں ہے اور تیرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے ○ تم فرماؤ:

ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

ادْعُوا	الَّذِيْنَ	زَعَمْتُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	لَا يَمْلِكُوْنَ [2]	مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
پکارو	ان کو جنہیں	تم (معبود) سمجھتے ہو	اللہ کے سوا	وہ مالک نہیں ہیں	ذرہ برابر (کسی چیز کے)

انہیں پکارو جنہیں اللہ کے سوا تم (معبود) سمجھتے ہو، وہ آسمانوں میں اور زمین میں

فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ

فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	لَا	فِي الْاَرْضِ	وَ	مَا	لَهُمْ	فِيْهِمَا	مِنْ شِرْكٍ
آسمانوں میں	اور	نہ	زمین میں	اور	نہ (ہے)	ان کا	ان دونوں میں	کچھ حصہ

ذرہ برابر کسی چیز کے مالک نہیں ہیں اور نہ ان کا ان دونوں میں کچھ حصہ ہے

1 ...... شیطان لوگوں کو زبردستی راہِ حق سے نہیں روک سکتا بلکہ صرف اس سے بہکا اور پھسلا سکتا ہے اور شیطان کو یہ اختیار ملنا بھی کائناتی نظام کا حصہ ہے کہ حق کی دعوت دینے والوں کے مقابلے میں باطل کی طرف بلانے والے بھی موجود ہوں تاکہ امتحان کامل طور پر متحقق ہو اور لوگوں کی پوری آزمائش ہو کہ انہوں نے اپنے اختیار سے کس کو منتخب کیا۔ 2 ...... یعنی بت آسمانوں اور زمین میں ذرہ برابر کسی نفع اور نقصان کے مالک نہیں ہیں۔ اس آیت کا اللہ تعالیٰ کے انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور اولیاء رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے مخلوق کو نفع پہنچانے اور ان سے نقصان دور کرنے کی طاقت

اہلِ شفاعت کا بیان

وَ مَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِیْرٍ ﴿٢٢﴾ وَ لَا تَنْفَعُ

وَ	مَا	لَهٗ	مِنْهُمْ	مِّنْ ظَهِیْرٍ ﴿٢٢﴾	وَ	لَا تَنْفَعُ
اور	نہ (ہے)	اس (اللہ) کا	ان میں سے	کوئی مددگار	اور	فائدہ نہیں دیتی

اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے ○ اور اللہ کے پاس

الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤى اِذَا

الشَّفَاعَةُ[1]	عِنْدَهٗۤ	اِلَّا	لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ	حَتّٰۤى	اِذَا
شفاعت	اس کے پاس	مگر	(اس کی) جس کے لیے اس نے اجازت دی	یہاں تک کہ	جب

شفاعت کام نہیں دیتی مگر (اس کی) جس کے لیے وہ اجازت دیدے یہاں تک کہ جب

فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ

فُزِّعَ	عَنْ قُلُوْبِهِمْ	قَالُوْا	مَاذَا	قَالَ
گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے	ان کے دلوں سے	(تو) وہ کہتے ہیں	کیا	فرمایا

ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور فرمادی جاتی ہے تو وہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں: تمہارے رب نے

رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ﴿٢٣﴾

رَبُّكُمْ	قَالُوا	الْحَقَّ	وَ	هُوَ	الْعَلِیُّ	الْكَبِیْرُ ﴿٢٣﴾
تمہارے رب (نے)	(تو) وہ کہتے ہیں	حق (فرمایا ہے)	اور	وہی	بلندی والا	بڑائی والا (ہے)

کیا فرمایا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں: حق فرمایا ہے اور وہی بلندی والا، بڑائی والا ہے ○

رازقِ حقیقی اللہ ہی سچا معبود ہے

قُلْ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَ اِنَّاۤ

قُلْ	مَنْ	یَرْزُقُكُمْ	مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	قُلِ	اللّٰهُ	وَ	اِنَّاۤ
تم کہو	کون	روزی دیتا ہے تمہیں	آسمانوں اور زمین سے	تم کہو	اللہ	اور	بیشک ہم

تم فرماؤ: کون ہے جو تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی دیتا ہے؟ تم خود ہی فرماؤ: ''اللہ'' اور بیشک ہم

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) رکھتے ہیں جیسے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور آصف بن برخیا کی نفع رسانی مذکور ہے۔

1 …… کفار یہ کہتے تھے کہ بت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں گے۔ اس کے جواب میں فرمایا گیا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس صرف اسی کی شفاعت کام دے گی جس کو اللہ تعالیٰ شفاعت کرنے کی اجازت دے گا۔

ہر شخص سے اس کے اپنے عمل کا سوال ہوگا

اَوۡ اِيَّاكُمۡ لَعَلٰى هُدًى اَوۡ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۲۴﴾ قُلۡ

اَوۡ	اِيَّاكُمۡ	لَعَلٰى هُدًى	اَوۡ	فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۲۴﴾ (1)	قُلۡ (2)
یا	تم	(کوئی ایک) ضرور ہدایت پر (ہے)	یا	کھلی گمراہی میں (ہے)	تم کہو

یاتم (کوئی ایک) ضرور ہدایت پر ہے یا کھلی گمراہی میں ○ تم فرماؤ:

لَّا تُسۡـَٔلُوۡنَ عَمَّاۤ اَجۡرَمۡنَا وَلَا نُسۡـَٔلُ

لَّا تُسۡـَٔلُوۡنَ	عَمَّاۤ	اَجۡرَمۡنَا	وَ	لَا نُسۡـَٔلُ
تم سے سوال نہیں کیا جائے گا	(اس) کے متعلق جو	ہم نے جرم کیا	اور	ہم سے سوال نہ ہوگا

ہم نے تمہارے گمان میں اگر کوئی جرم کیا تو اس کے متعلق تم سے سوال نہیں کیا جائے گا اور نہ ہم سے

کفارِ مکہ پر اتمامِ حجت

عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۵﴾ قُلۡ يَجۡمَعُ بَيۡنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ

عَمَّا	تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۵﴾	قُلۡ	يَجۡمَعُ	بَيۡنَنَا	رَبُّنَا	ثُمَّ
(اس) کے بارے میں جو	تم عمل کرتے ہو	تم کہو	جمع کر دے گا	ہمارے درمیان	ہمارا رب	پھر

تمہارے اعمال کے بارے میں سوال ہوگا ○ تم فرماؤ: ہمارا رب ہم سب کو جمع کرے گا پھر

يَفۡتَحُ بَيۡنَنَا بِالۡحَقِّ ؕ وَهُوَ الۡفَتَّاحُ

يَفۡتَحُ	بَيۡنَنَا	بِالۡحَقِّ	وَ	هُوَ	الۡفَتَّاحُ
وہ فیصلہ کر دے گا	ہمارے درمیان	حق کے ساتھ	اور	وہی	بہترین فیصلہ کرنے والا

ہم میں سچا فیصلہ فرمادے گا اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا،

بت ہرگز اللہ تعالیٰ کے شریک نہیں

الۡعَلِيۡمُ ﴿۲۶﴾ قُلۡ اَرُوۡنِىَ الَّذِيۡنَ اَلۡحَقۡتُمۡ بِهٖ

الۡعَلِيۡمُ ﴿۲۶﴾	قُلۡ	اَرُوۡنِىَ	الَّذِيۡنَ	اَلۡحَقۡتُمۡ	بِهٖ
خوب جاننے والا (ہے)	تم کہو	دکھاؤ مجھے	وہ جنہیں	تم نے ملا رکھا ہے	اس (اللہ) کے ساتھ

سب کچھ جاننے والا ہے ○ تم فرماؤ: مجھے دکھاؤ تو (اپنے) وہ (معبود) جنہیں تم نے اللہ کے ساتھ شریک بنا کر

(1)...... یہ ظاہر و یقینی اور قطعی بات ہے کہ جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کو روزی دینے والا، بارش برسانے والا، سبزہ اگانے والا جانتے ہوئے بھی ان بتوں کو پوجے جو ذرہ بھر کسی چیز کے مالک نہیں وہ یقیناً کھلی گمراہی میں ہے۔ (2)...... یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ ان مشرکین سے فرمادیں کہ ہم نے تمہارے گمان میں اگر کوئی جرم کیا تو اس کے بارے میں تم سے سوال نہیں کیا جائے گا اور نہ ہم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا بلکہ ہر شخص سے اس کے اپنے عمل کا سوال ہوگا اور ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا لہٰذا تم اپنی فکر اور اصلاح کی کوشش کرو۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالتِ عامہ کا بیان

شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ وَ

شُرَكَآءَ	كَلَّا	بَلْ	هُوَ	اللّٰهُ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾	وَ
شریک	ہرگز نہیں	بلکہ	وہ	اللہ (ہی)	عزت والا	حکمت والا (ہے)	اور

ملا رکھا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ اللہ ہی عزت والا، حکمت والا ہے ○ اور

مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّ

مَآ اَرْسَلْنٰكَ	اِلَّا	كَآفَّةً[1] لِّلنَّاسِ	بَشِيْرًا	وَّ	نَذِيْرًا	وَّ
ہم نے نہ بھیجا تمہیں	مگر	تمام لوگوں کیلئے	خوشخبری دینے والا	اور	ڈرسنانے والا (بناکر)	اور

اے محبوب! ہم نے آپ کو تمام لوگوں کیلئے خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے

قیامت سے متعلق مشرکین کا مطالبہ اور اس کا جواب

لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ

لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾	وَ	يَقُوْلُوْنَ	مَتٰى	هٰذَا الْوَعْدُ
لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	اور	وہ کہتے ہیں	کب (آئے گا)	یہ وعدہ

لیکن بہت لوگ نہیں جانتے ○ اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ

اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾	قُلْ	لَّكُمْ	مِّيْعَادُ يَوْمٍ[2]
اگر	تم ہو	سچے	تم کہو	تمہارے لیے	ایک دن کا وعدہ (ہے)

اگر تم سچے ہو ○ تم فرماؤ: تمہارے لیے ایک ایسے دن کا وعدہ ہے

کفار کا قرآن اور سابقہ کتابوں پر ایمان سے انکار

ع ۳ النصف

لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالَ

لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ	عَنْهُ	سَاعَةً	وَّ	لَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾	وَ	قَالَ
تم پیچھے نہ ہٹ سکو گے	اس سے	ایک گھڑی	اور	نہ آگے بڑھ سکو گے	اور	بولے

جس سے تم نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکو گے اور نہ آگے بڑھ سکو گے ○ اور کافروں نے

1 ...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت عامہ ہے، تمام انسان اس کے احاطہ میں ہیں، گورے ہوں یا کالے، عربی ہوں یا عجمی، پہلے ہوں یا بعد والے، سب کے لئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رسول ہیں اور وہ سب آپ کے اُمتی ہیں۔ یہ مرتبہ صرف آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہی عطا ہوا ہے۔

2 ...... یہاں اس سے مراد مرکر دوبارہ اٹھنے کا، یا موت کے حاضر ہونے کا وقت ہے۔ بعض مفسرین نے اس سے بدر کا دن بھی مراد لیا ہے۔

بروزِ قیامت غریب کفار کا اپنے سرداروں سے تکرار

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَنْ نُّؤْمِنَ	بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ (1)	وَ	لَا
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے	اس قرآن پر	اور	نہ

کہا: ہم ہرگز اس قرآن پر اور اس سے پہلی کتابوں پر

بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ

بِالَّذِيْ	بَيْنَ يَدَيْهِ	وَ	لَوْ	تَرٰٓى (2)	اِذِ	الظّٰلِمُوْنَ
(ان کتابوں) پر جو	اس سے پہلے (آئیں)	اور	اگر	تم دیکھ لیتے	جب	ظالم

ایمان نہیں لائیں گے اور (خوفناک منظر دیکھتے) اگر تم دیکھ لیتے جب ظالم

مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ښ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ

مَوْقُوْفُوْنَ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	يَرْجِعُ	بَعْضُهُمْ
کھڑے کئے جائیں گے	اپنے رب کے پاس (توخوفناک منظر دیکھتے)	لوٹادیں گے	ان کے بعض

اپنے رب کے پاس کھڑے کئے جائیں گے ان میں ایک دوسرے پر

اِلٰى بَعْضِ الْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ

اِلٰى بَعْضِ	الْقَوْلَ	يَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	اسْتُضْعِفُوْا	لِلَّذِيْنَ
بعض کی طرف	بات	کہیں گے	وہ لوگ جنہیں	دباکر رکھا گیا تھا	ان لوگوں سے جو

بات لوٹادے گا تو وہ جو دبے ہوئے تھے وہ بڑے بننے والوں سے

اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ۝۳۱ قَالَ

اسْتَكْبَرُوْا	لَوْلَآ	اَنْتُمْ	لَكُنَّا	مُؤْمِنِيْنَ ۝۳۱	قَالَ
بڑے بنے	اگر نہ ہوتے	تم	(تو) ضرور ہم ہوتے	ایمان والے	کہیں گے

کہیں گے: اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان والے ہوتے ○ بڑے بننے والے

(1)...... کفارِ مکہ نے اہلِ کتاب سے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم ان کے اوصاف اپنی کتابوں میں لکھے ہوئے پاتے ہیں۔ اس پر کفارِ مکہ کہنے لگے کہ ہم پھر بھی اس قرآن پر اور نہ ہی اس سے پہلی کتابوں یعنی تورات اور انجیل وغیرہ پر ایمان لائیں گے۔ اس سے کفارِ مکہ کی جہالت، تعصب اور ہٹ دھرمی ظاہر ہو رہی ہے۔ (2)...... یہاں سے وہ مکالمہ بیان کیا جا رہا ہے جو حشر کے دن متکبر و مالدار کافروں اور پس ماندہ کافروں کے درمیان ہوگا۔

الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْۤا اَنَحْنُ

الَّذِيْنَ	اسْتَكْبَرُوْا	لِلَّذِيْنَ	اسْتُضْعِفُوْۤا	اَنَحْنُ
وہ لوگ جو	بڑے بنے	ان لوگوں سے جنہیں	دبا کر رکھا گیا تھا	کیا ہم

دبے ہوئے لوگوں سے کہیں گے: کیا ہم نے

صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ

صَدَدْنٰكُمْ	عَنِ الْهُدٰى	بَعْدَ	اِذْ	جَآءَكُمْ	بَلْ	كُنْتُمْ
ہم نے روکا تھا تمہیں	ہدایت سے	(اس کے) بعد	جب	وہ آئی تھی تمہارے پاس	بلکہ	تم تھے

تمہیں ہدایت سے روکا تھا جبکہ وہ تمہارے پاس آئی تھی بلکہ تم خود ہی

مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ

مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾	وَ	قَالَ	الَّذِيْنَ	اسْتُضْعِفُوْا	لِلَّذِيْنَ
مجرم	اور	کہیں گے	وہ لوگ جنہیں	دبا کر رکھا گیا تھا	ان لوگوں سے جو

مجرم تھے○اور دبے ہوئے لوگ، بڑا بننے والوں سے

اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ

اسْتَكْبَرُوْا	بَلْ	مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ	اِذْ
بڑے بنے	(تم نہیں) بلکہ	(تمہارے) رات اور دن کے فریب (نے ہمیں روکا)	جب

کہیں گے بلکہ (تمہارے) رات اور دن کے فریب (نے ہمیں ہدایت سے روکا) جب

تَاْمُرُوْنَنَاۤ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ

تَاْمُرُوْنَنَاۤ[1]	اَنْ	نَّكْفُرَ	بِاللّٰهِ	وَ	نَجْعَلَ	لَهٗ	اَنْدَادًا
تم حکم دیتے تھے ہمیں	کہ	ہم انکار کریں	اللہ کا	اور	ہم ٹھہرائیں	اس کیلئے	برابر والے

تم ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم اللہ کا انکار کریں اور اس کیلئے برابر والے ٹھہرائیں

(1)......اس آیت میں کفار کے لئے تنبیہ ہے کہ دنیا میں ایک دوسرے کی پیروی کرنے والے آخرت میں ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔

بروزِ قیامت کفار کی ندامت اور عذاب کی کیفیت

وَ اَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَ جَعَلْنَا

وَ	اَسَرُّوا	النَّدَامَةَ	لَمَّا	رَاَوُا	الْعَذَابَ	وَ	جَعَلْنَا
اور	وہ چھپانے لگیں گے	ندامت	جب	دیکھیں گے	عذاب	اور	ہم ڈالیں گے

اور وہ جب عذاب دیکھیں گے تو دل ہی دل میں پچھتانے لگیں گے اور ہم

الْاَغْلٰلَ فِیْۤ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ یُجْزَوْنَ

الْاَغْلٰلَ	فِیْۤ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	هَلْ	یُجْزَوْنَ
طوق	ان لوگوں کی گردنوں میں جنہوں نے	کفر کیا	کیا (یعنی نہیں)	انہیں بدلہ دیا جائے گا

کافروں کے گلے میں طوق ڈالیں گے۔ انہیں ان کے اعمال ہی کا

انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ کفار کا دستور

اِلَّا مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝۳۳ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ

اِلَّا	مَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝۳۳	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنَا	فِیْ قَرْیَةٍ	مِّنْ نَّذِیْرٍ
مگر	(اس کا) جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	ہم نے نہیں بھیجا	کسی شہر میں	کوئی ڈر سنانے والا

بدلہ دیا جائے گا ○ اور ہم نے (جب کبھی) کسی شہر میں کوئی ڈر سنانے والا بھیجا

اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ

اِلَّا	قَالَ	مُتْرَفُوْهَاۤ [1]	اِنَّا	بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ
مگر	کہا	اس (شہر) کے خوشحال لوگوں (نے)	بیشک ہم	(اس) کا جس کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا

تو وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ تم جس (ہدایت) کے ساتھ بھیجے گئے ہو

مالدار کفار کا باطل گمان اور اس کی تردید

كٰفِرُوْنَ ۝۳۴ وَ قَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا ۙ

كٰفِرُوْنَ ۝۳۴	وَ	قَالُوْا	نَحْنُ	اَكْثَرُ	اَمْوَالًا	وَّ	اَوْلَادًا
انکار کرنے والے (ہیں)	اور	انہوں نے کہا	ہم	زیادہ ہیں	مالوں	اور	اولاد (میں)

ہم اس کے منکر ہیں ○ اور انہوں نے کہا: ہم مال اور اولاد میں بڑھ کر ہیں

[1] ......اس آیت میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تسکینِ خاطر فرمائی گئی کہ آپ ان کفار کی تکذیب و انکار سے رنجیدہ نہ ہوں کیونکہ کفار کا انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ یہی دستور رہا ہے اور مالدار لوگ اسی طرح اپنے مال اور اولاد کے غرور میں انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تکذیب کرتے رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اکثر مالدار ہی انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مخالفت کرتے اور غریب لوگ ان کی پیروی کرتے ہیں۔ یہ قانون قیامت تک رہے گا کہ اکثر سردار اور مالدار گناہوں میں پیش پیش جبکہ غریب لوگ نیکیوں میں آگے آگے ہوں گے۔ فی زمانہ بھی اس کی مثالیں دیکھی جارہی ہیں۔

وَّ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۳۵﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ

وَّ	مَا	نَحْنُ	بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۳۵﴾	قُلْ	اِنَّ	رَبِّیْ	یَبْسُطُ
اور	نہیں	ہم	(وہ جنہیں) عذاب دیا جائے گا	تم کہو	بیشک	میرا رب	وسیع کرتا ہے

اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا ○ تم فرماؤ: بیشک میرا رب جس کے لیے چاہتا ہے

الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

الرِّزْقَ	لِمَنْ	یَّشَآءُ	وَ	یَقْدِرُ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ
رزق	جس کے لیے	وہ چاہتا ہے	اور	تنگ کر دیتا ہے	اور	لیکن	اکثر لوگ

رزق وسیع کرتا ہے اور تنگ فرماتا ہے لیکن بہت لوگ

لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع وَ مَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِیْ

لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾	وَ	مَاۤ	اَمْوَالُكُمْ	وَ	لَاۤ	اَوْلَادُكُمْ	بِالَّتِیْ
نہیں جانتے	اور	نہیں	تمہارے مال	اور	نہ	تمہاری اولاد	(ایسے) جو

نہیں جانتے ○ اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد اس قابل نہیں کہ

تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰۤی اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ

تُقَرِّبُكُمْ (1)	عِنْدَنَا	زُلْفٰۤی	اِلَّا	مَنْ	اٰمَنَ	وَ	عَمِلَ
قریب کر دیں تمہیں	ہمارے نزدیک	قریب کرنا	مگر	جو	ایمان لایا	اور	اس نے عمل کیا

تمہیں ہمارے قریب کر دیں مگر وہ جو ایمان لایا اور اس نے نیک عمل

صَالِحًا٘ فَاُولٰٓىٕكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا

صَالِحًا	فَاُولٰٓىٕكَ	لَهُمْ	جَزَآءُ الضِّعْفِ	بِمَا
نیک (وہ ہمارے قریب ہے)	تو یہ لوگ	ان کے لیے	دگنی جزا (ہے)	(اس کے) بدلے جو

کیا (وہ ہمارے قریب ہے) ان لوگوں کے لیے ان کے اعمال کے بدلے میں

نیک مومن کا مال اور اولاد قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے

ع ۴ ۱۰

(1) ..... کفارِ مکہ نے اپنے مال اور اولاد پر فخر کیا اور یہ سمجھا کہ مال و اولاد کی کثرت انہیں اللہ تعالیٰ کا مقرب بنادے گی، اس پر ان کا رد کیا گیا کہ محض مال اور اولاد کی کثرت قربِ الٰہی کا سبب نہیں، بلکہ صرف مومن کا راہِ خدا میں خرچ کیا ہوا مال اور اس مومن کی اولاد قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے جو اُنہیں نیک علم سکھائے، دین کی تعلیم دے اور صالح و متقی بنائے۔ افسوس! فی زمانہ مسلمانوں میں بھی مال و اولاد کی وجہ سے فخر و تکبر کرنے، غریب اور بے اولاد لوگوں کو حقیر سمجھنے، اولاد اور مال کی کثرت کو قربِ الٰہی کا ذریعہ تصور کرنے، اپنی اولاد کو علمِ دین اور تقویٰ و پرہیز گاری سکھانے کی بجائے دنیاوی علوم و فنون کی تعلیم پر توجہ دینے کی وبا عام ہے۔

آیاتِ الٰہی جھٹلانے والوں کے لئے وعید

عَمِلُوْا وَ هُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ الَّذِیْنَ

عَمِلُوْا	وَ	هُمْ	فِی الْغُرُفٰتِ	اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾	وَ	الَّذِیْنَ
انہوں نے عمل کیے	اور	وہ	(جنت کے) بالاخانوں میں	امن والے (ہوں گے)	اور	وہ لوگ جو

کئی گنا جزا ہے اور وہ (جنت کے) بالاخانوں میں امن وچین سے ہوں گے ○ اور وہ جو

یَسْعَوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓىٕكَ فِی الْعَذَابِ

یَسْعَوْنَ	فِیْۤ اٰیٰتِنَا	مُعٰجِزِیْنَ	اُولٰٓىٕكَ	فِی الْعَذَابِ
کوشش کرتے ہیں	ہماری آیتوں (کو جھٹلانے) میں	(ہم سے) مقابلہ کرتے ہوئے	یہ لوگ	عذاب میں

ہم سے مقابلہ کرتے ہوئے ہماری آیتوں (کو جھٹلانے) میں کوشش کرتے ہیں وہ عذاب میں

رزق کی وسعت و تنگی مشیتِ الٰہی پر موقوف ہے

مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ

مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾	قُلْ	اِنَّ	رَبِّیْ	یَبْسُطُ	الرِّزْقَ
حاضر کیے جائیں گے	تم کہو	بیشک	میرا رب	وسیع کرتا ہے	رزق

حاضر کئے جائیں گے ○ تم فرماؤ: بیشک میرا رب اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے

لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ یَقْدِرُ لَهٗ ؕ

لِمَنْ	یَّشَآءُ	مِنْ عِبَادِهٖ	وَ	یَقْدِرُ	لَهٗ
جس کے لیے	وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	اور	تنگ کر دیتا ہے	اس کے لیے

رزق وسیع فرماتا ہے اور جس کے لیے چاہے تنگ کر دیتا ہے

راہِ خدا میں خرچ کرنے کی ترغیب

وَ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ

وَ	مَاۤ	اَنْفَقْتُمْ (1)	مِّنْ شَیْءٍ	فَهُوَ	یُخْلِفُهٗ (2)
اور	جو	تم (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو	کوئی چیز	تو وہ	اس کے بدلے میں اور دے گا

اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے میں اور دے گا

(1) ...... راہِ خدا میں مال خرچ کرنے والے کو اس کے بدلے اور ملے گا۔ حدیثِ پاک میں ہے "صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا۔ معاف کرنے سے عزت بڑھتی ہے اور عاجزی کرنے سے مرتبے بلند ہوتے ہیں۔ (مسلم، ص۱۳۹۷، الحدیث: ۶۹(۲۵۸۸))، لہٰذا ہر مسلمان اپنا کچھ نہ کچھ مال راہِ خدا میں خرچ کرتا رہے۔

(2) ...... یہ بدل اگر دنیا میں دیا گیا تو اس کی صورت یہ ہوگی کہ مزید مال مل جائے گا یا قناعت کی دولت نصیب ہوگی اور اگر آخرت میں دیا گیا تو یہ ثواب کی صورت میں ہوگا اور اللہ کی رحمت سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دنیا و آخرت دونوں جگہ بدل مل جائے۔

فرشتوں کا اپنی معبودیت سے اعلانِ براءت

وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝٣٩ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا

وَ	هُوَ	خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝٣٩	وَ	يَوْمَ	يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا
اور	وہی	سب سے بہتر رزق دینے والا (ہے)	اور	(جس) دن	(اللہ) اٹھائے گا ان سب کو

اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے ○ اور (یاد کرو) جس دن (اللہ) ان سب کو اٹھائے گا

ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝٤٠

ثُمَّ	يَقُوْلُ	لِلْمَلٰٓئِكَةِ	اَهٰٓؤُلَآءِ	اِيَّاكُمْ	كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝٤٠
پھر	وہ فرمائے گا	فرشتوں سے	کیا یہ لوگ	تمہاری	عبادت کرتے تھے

پھر فرشتوں سے فرمائے گا: کیا یہ تمہیں ہی پوجتے تھے؟ ○

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ

قَالُوْا	سُبْحٰنَكَ	اَنْتَ	وَلِيُّنَا	مِنْ دُوْنِهِمْ
وہ عرض کریں گے	تو پاک ہے	تو (ہی)	ہمارا دوست (ہے)	ان کی بجائے

وہ عرض کریں گے: تو پاک ہے۔ وہ نہیں (بلکہ) تو ہمارا دوست ہے

بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ

بَلْ	كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ	الْجِنَّ [1]	اَكْثَرُهُمْ	بِهِمْ
(ہماری نہیں) بلکہ	وہ عبادت کرتے تھے	جنوں (کی)	ان میں اکثر	ان (جنوں) پر

(وہ ہماری نہیں) بلکہ جنوں کی عبادت کرتے تھے ان میں اکثر انہیں پر

کفار کی شفاعت سے محرومی اور عذاب

مُّؤْمِنُوْنَ ۝٤١ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّ

مُّؤْمِنُوْنَ ۝٤١	فَالْيَوْمَ	لَا يَمْلِكُ [2]	بَعْضُكُمْ	لِبَعْضٍ	نَّفْعًا	وَّ
یقین رکھنے والے (تھے)	تو آج	مالک نہیں ہیں	تمہارے بعض	بعض کیلئے	کسی نفع	اور

یقین رکھتے تھے ○ تو آج تم میں کوئی دوسرے کیلئے کسی نفع اور نقصان کا

1 ...... کفار فرشتوں کی عبادت کرتے تھے اور اسے فرشتوں نے جنوں کی عبادت کرنا کہا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جنات نے کفار کے سامنے فرشتوں کی عبادت کو خوبصورت بنا کر پیش کیا اور کافروں نے جنات کی اطاعت کرتے ہوئے فرشتوں کی عبادت کی، تو یہ بظاہر اگرچہ فرشتوں کی عبادت کرنا ہے لیکن درحقیقت جنوں کی عبادت کرنا ہے۔ 2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ کفار و مشرکین جن کی پوجا کرتے تھے وہ قیامت کے دن انہیں نہ کوئی نفع دے سکیں گے اور نہ ہی ان سے نقصان دور کر سکیں گے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور قرآن پر کفار کے اعتراضات

لَا ضَرًّا ؕ وَ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا

لَا	ضَرًّا	وَ	نَقُوْلُ	لِلَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	ذُوْقُوْا
نہ	نقصان (کے)	اور	ہم فرمائیں گے	ان لوگوں سے جنہوں نے	ظلم کیا	چکھو

مالک نہیں ہے اور ہم ظالموں سے فرمائیں گے:

عَذَابَ النَّارِ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ

عَذَابَ النَّارِ	الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾	وَ	اِذَا	تُتْلٰى	عَلَیْهِمْ
آگ کا عذاب	وہ جس کو تم جھٹلاتے تھے	اور	جب	پڑھی جاتی ہیں	ان پر

اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے تھے ○ اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں

اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّا رَجُلٌ یُّرِیْدُ اَنْ

اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ	قَالُوْا (1)	مَا	هٰذَاۤ	اِلَّا	رَجُلٌ	یُّرِیْدُ	اَنْ
ہماری روشن آیتیں	(تو) وہ کہتے ہیں	نہیں	یہ	مگر	ایک آدمی	وہ چاہتا ہے	کہ

پڑھی جائیں تو وہ کہتے ہیں یہ صرف ایک مرد ہے جو تمہیں

یَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَ قَالُوْا مَا

یَّصُدَّكُمْ	عَمَّا	كَانَ یَعْبُدُ	اٰبَآؤُكُمْ	وَ	قَالُوْا	مَا
روک دے تمہیں	(ان) سے جن کی	عبادت کرتے تھے	تمہارے باپ دادا	اور	وہ کہتے ہیں	نہیں

تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے روکنا چاہتا ہے اور وہ کہتے ہیں:

هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ؕ وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ

هٰذَاۤ	اِلَّاۤ	اِفْكٌ مُّفْتَرًى	وَ	قَالَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	لِلْحَقِّ
یہ (قرآن)	مگر	ایک گھڑا ہوا بہتان	اور	بولے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	حق کے بارے میں

یہ (قرآن) تو ایک گھڑا ہوا بہتان ہے۔ اور کافروں نے حق کو کہا

(1)...... اس آیت میں کفارِ مکہ کا طرزِ عمل بیان ہوا کہ جب ان کے سامنے توحید کی حقیقت اور شرک کے بطلان پر دلالت کرنے والی روشن آیتیں پڑھی جائیں تو وہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ صرف ایک مرد ہے جو تمہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں یعنی بتوں سے روکنا چاہتا ہے اور قرآن ایک گھڑا ہوا کلام ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی نسبت جھوٹی ہے۔

كفار کے اعتراض کے جوابات

لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ

لَمَّا	جَآءَهُمْ	اِنْ	هٰذَآ	اِلَّا	سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾	وَ	مَآ اٰتَيْنٰهُمْ (1)
جب	وہ آیا ان کے پاس	نہیں	یہ	مگر	ایک کھلا جادو	اور	ہم نے نہیں دیں انہیں

جب وہ ان کے پاس آیا یہ تو صرف ایک کھلا جادو ہے ○ اور ہم نے انہیں

مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ

مِّنْ كُتُبٍ	يَّدْرُسُوْنَهَا	وَ	مَآ اَرْسَلْنَآ	اِلَيْهِمْ	قَبْلَكَ
کچھ کتابیں	جنہیں وہ پڑھتے ہوں	اور	ہم نے نہیں بھیجا	ان کی طرف	تم سے پہلے

کتابیں نہ دیں جنہیں وہ پڑھتے ہوں اور نہ تم سے پہلے ان کے پاس

كفارِ قریش کو تنبیہ

مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَ

مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾	وَ	كَذَّبَ (2)	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	وَ
کوئی ڈر سنانے والا	اور	جھٹلایا	ان لوگوں نے جو	ان سے پہلے (تھے)	اور

کوئی ڈر سنانے والا بھیجا ○ اور ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا اور

مَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا

مَا بَلَغُوْا	مِعْشَارَ	مَآ	اٰتَيْنٰهُمْ	فَكَذَّبُوْا
وہ نہیں پہنچے	(اس مال کے) دسویں حصے (کو)	جو	ہم نے دیا ان (پہلے لوگوں) کو	پھر انہوں نے جھٹلایا

یہ لوگ تو اس (مال و دولت) کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے جو ہم نے ان (پہلے لوگوں) کو دیا تھا پھر

کفار کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس میں غور کی نصیحت

رُسُلِيْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾ ع قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ ع ۵ / ۱۱

رُسُلِيْ	فَكَيْفَ	كَانَ	نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾	قُلْ	اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ
میرے رسولوں (کو)	تو کیسا	ہوا	میرا انکار کرنا	تم کہو	میں صرف نصیحت کرتا ہوں تمہیں

انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو میرا انکار کرنا کیسا ہوا ؟ ○ تم فرماؤ: میں تمہیں ایک نصیحت

1 ......یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ سے پہلے مشرکینِ عرب کے پاس نہ کوئی کتاب آئی جس میں شرک صحیح ہونے پر کوئی دلیل ہو اور نہ ان کے پاس کوئی رسول آیا جس کی طرف یہ لوگ اپنے دین کو منسوب کر سکیں تو یہ جس خیال پر ہیں وہ بے دلیل اور صرف ان کے نفس کا فریب ہے۔ 2 ......یعنی پچھلی امتوں کے کفار طاقت و قوت، اولاد کی کثرت، مال و دولت کی بہتات اور لمبی عمروں میں کفارِ قریش سے دس گنا زیادہ تھے۔ جب انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو میں نے اپنے عذاب سے انہیں ہلاک کر دیا اور اس وقت ان کی طاقت و قوت اور مال و دولت کوئی چیز بھی ان کے کام نہ آئی تو اِن کفارِ قریش کی کیا حقیقت

بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَ فُرَادٰى ثُمَّ

بِوَاحِدَةٍ (۱)	اَنْ	تَقُوْمُوْا	لِلّٰهِ	مَثْنٰى	وَ	فُرَادٰى	ثُمَّ
ایک	کہ	تم کھڑے رہو	اللہ کے لیے	دو دو (ہو کر)	اور	اکیلے اکیلے	پھر

کرتا ہوں کہ تم اللہ کے لیے کھڑے رہو دو دو ہو کر اور اکیلے اکیلے پھر

تَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ

تَتَفَكَّرُوْا	مَا	بِصَاحِبِكُمْ	مِّنْ جِنَّةٍ	اِنْ	هُوَ
تم غور و فکر کرو	(تو جان جاؤ گے کہ) نہیں (ہے)	تمہارے صاحب میں	کوئی جنون	نہیں	وہ

تم غور و فکر کرو (تو تم جان جاؤ گے) کہ تمہارے ان صاحب میں جنون کی کوئی بات نہیں۔ وہ تو تمہیں

اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ

اِلَّا	نَذِيْرٌ	لَّكُمْ	بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾	قُلْ	مَا	سَاَلْتُكُمْ
مگر	ڈرسنانے والا	تمہیں	ایک سخت عذاب سے پہلے	تم کہو	جو	میں نے مانگا ہو تم سے

ایک سخت عذاب سے پہلے صرف ڈرانے والے ہیں ○ تم فرماؤ: میں نے تم سے اس (تبلیغ) پر

مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَ

مِّنْ اَجْرٍ	فَهُوَ	لَكُمْ	اِنْ	اَجْرِيَ	اِلَّا	عَلَى اللّٰهِ	وَ
کوئی معاوضہ	تو وہ	تمہارے لیے (ہے)	نہیں	میرا اجر	مگر	اللہ (کے ذمہ کرم) پر	اور

کوئی معاوضہ مانگا ہو تو وہ تمہارے لئے۔ میرا اجر تو اللہ ہی پر ہے اور

هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ

هُوَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾	قُلْ	اِنَّ	رَبِّيْ	يَقْذِفُ	بِالْحَقِّ
وہی	ہر چیز پر	گواہ (ہے)	تم کہو	بیشک	میرا رب	القاء فرماتا ہے	حق کا

وہ ہر چیز پر گواہ ہے ○ تم فرماؤ: بیشک تمام پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا

تبلیغ میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اخلاص

وحی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے؟ انہیں ڈر جانا چاہئے کہ کہیں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جھٹلانے کے سبب ان پر بھی ویسا ہی عذاب نازل نہ ہو جائے۔ 1 ...... یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ فرمادیں کہ اے لوگو! میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں جس پر اگر تم نے عمل کیا تو حق تم پر واضح ہو جائے گا۔ تم طرفداری اور تعصب سے خالی ہو کر دو دو کھڑے ہو جاؤ تا کہ باہم مشورہ کر سکو یا اکیلے اکیلے کھڑے ہو جاؤ تا کہ مجمع اور اژدھام سے طبیعت میں وحشت پیدا نہ ہو۔ پھر سوچو اور انصاف کے ساتھ غور کرو کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف جنون کی نسبت کرنے میں سچائی کا کچھ شائبہ بھی ہے؟ کیا تمہیں ان جیسا عقلمند، ذہین، صائب الرائے

حق کی آمد اور باطل کا زوال

عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٤٨﴾ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ مَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ

عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٤٨﴾	قُلْ	جَآءَ	الْحَقُّ (1)	وَ	مَا يُبْدِئُ	الْبَاطِلُ
تمام پوشیدہ چیزوں کو خوب جاننے والا	تم کہو	آگیا	حق	اور	ابتدا نہ رہے	باطل (کی)

میرا رب حق القاء فرماتا ہے ○ تم فرماؤ: حق آگیا اور باطل کی نہ ابتدا رہے

گمراہی کا نقصان اور ہدایت کا ذریعہ

وَ مَا يُعِيْدُ ﴿٤٩﴾ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَاۤ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ

وَ	مَا يُعِيْدُ ﴿٤٩﴾	قُلْ	اِنْ	ضَلَلْتُ (2)	فَاِنَّمَاۤ	اَضِلُّ	عَلٰى نَفْسِيْ
اور	نہ وہ لوٹ کر آئے	تم کہو	اگر	میں بھٹک جاؤں	تو صرف	بھٹکوں گا	اپنی جان کے خلاف

اور نہ لوٹ کر آئے ○ تم فرماؤ: اگر میں بھٹک جاؤں تو اپنی جان کے خلاف ہی بھٹکوں گا

وَ اِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْۤ اِلَيَّ رَبِّيْ ؕ

وَ	اِنِ	اهْتَدَيْتُ	فَبِمَا	يُوْحِيْۤ	اِلَيَّ	رَبِّيْ
اور	اگر	میں نے ہدایت پائی	تو (اس کے) سبب جو	وحی بھیجتا ہے	میری طرف	میرا رب

اور اگر میں نے ہدایت پائی ہے تو اس وحی کے سبب جو میرا رب میری طرف بھیجتا ہے۔

بوقت عذاب کفار کی توبہ و ایمان بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں

اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿٥٠﴾ وَ لَوْ تَرٰۤى اِذْ فَزِعُوْا

اِنَّهٗ	سَمِيْعٌ	قَرِيْبٌ ﴿٥٠﴾	وَ	لَوْ	تَرٰۤى	اِذْ	فَزِعُوْا
بیشک وہ	سننے والا	نزدیک (ہے)	اور	کسی طرح	تم دیکھتے	جب	وہ گھبرائے ہوئے ہوں گے

بیشک وہ سننے والا نزدیک ہے ○ اور کسی طرح تم دیکھتے جب وہ گھبرائے ہوئے ہوں گے

فَلَا فَوْتَ وَ اُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٥١﴾ وَّ

فَلَا	فَوْتَ	وَ	اُخِذُوْا	مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٥١﴾	وَّ
پھر نہ (ہوگا ممکن)	بچ کر نکلنا	اور	انہیں پکڑ لیا جائے گا	ایک قریب کی جگہ سے	اور

پھر بچ کر نکلنا ممکن نہ ہوگا اور ایک قریب کی جگہ سے انہیں پکڑ لیا جائے گا ○ اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سچا اور پاک نفس کوئی نظر آیا ہے؟ جب تمہارا ضمیر مان لے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان اوصاف میں یکتا ہیں تو تم یقین جانو کہ ان میں جنون کی کوئی بات نہیں، وہ تو اللہ تعالٰی کے نبی اور تمہیں اخروی عذاب سے پہلے صرف ڈرانے والے ہیں۔ 1 ..... حق سے مراد دینِ اسلام اور باطل سے مراد کفر و شرک ہے اور باطل کی ابتدا نہ رہنے اور لوٹ کر نہ آنے سے مراد یہ ہے کہ دینِ اسلام آنے سے پہلے کبھی کبھی باطل کے حق ہونے کا شبہ ہو جایا کرتا تھا، اب باطل اس صفت کی حیثیت سے بالکل نیست و نابود ہو گیا یعنی اس کا باطل ہونا خوب ظاہر ہو گیا، اب اس کے حق ہونے کا کبھی شبہ نہ ہو سکے گا اور یہ قیامت تک یونہی ظاہر رہے گا۔

قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَ اَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ

قَالُوْۤا	اٰمَنَّا	بِهٖ	وَ	اَنّٰى	لَهُمُ	التَّنَاوُشُ
وہ کہیں گے	ہم ایمان لائے	اس پر	اور	کیسے (ہوگا)	ان کے لیے	(ایمان) حاصل کرلینا

کہیں گے ہم اس پر ایمان لائے اور اب ان کیلئے دور کی جگہ سے

مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾ ۚۖ وَّ قَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ

مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾ (1)	وَّ	قَدْ	كَفَرُوْا	بِهٖ	مِنْ قَبْلُ	وَ
دور کی جگہ سے	اور (حالانکہ)	بیشک	انہوں نے انکار کیا	اس کا	پہلے	اور

(ایمان) پالینا کیسے ہوگا؟○ حالانکہ وہ پہلے اس کا انکار کرچکے اور

يَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَ حِيْلَ

يَقْذِفُوْنَ (2)	بِالْغَيْبِ	مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾	وَ	حِيْلَ
وہ پھینکتے تھے	بغیر دیکھے	دور کی جگہ سے	اور	رکاوٹ ڈال دی گئی

بغیر دیکھے ہی دور کی جگہ سے پھینکتے تھے○ اور ان کے درمیان

بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ

بَيْنَهُمْ	وَ	بَيْنَ	مَا	يَشْتَهُوْنَ (3)	كَمَا	فُعِلَ
ان کے درمیان	اور	(اس کے) درمیان	جو	وہ چاہتے ہیں	جیسے	کیا گیا تھا

اور ان کی چاہت کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی جیسے ان کے

بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِیْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿۵۴﴾ ع

بِاَشْيَاعِهِمْ	مِّنْ قَبْلُ	اِنَّهُمْ	كَانُوْا	فِیْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿۵۴﴾
ان کے جیسے لوگوں کے ساتھ	(اس سے) پہلے	بیشک وہ	تھے	دھوکا دینے والے شک میں

پہلے گروہوں کے ساتھ کیا گیا تھا بیشک وہ دھوکا ڈالنے والے شک میں تھے○

ع ۲/۱۲

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) 2 ...... تمام انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام معصوم ہوتے ہیں، ضلالت و معصیت کا ان سے صدور نہیں ہوتا۔ یہاں آیت میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو فرضی طور پر اپنے نفس کی طرف ضلالت کی نسبت فرمائی تو یہ لوگوں کو اس حقیقت کی خبر دینے کیلئے ہے کہ ضلالت کے پیدا ہونے کی جگہ انسان کا نفس ہے جبکہ ہدایت نفس کا کارنامہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و توفیق سے حاصل ہوتی ہے۔

(اس صفحے کا حاشیہ) 1 ...... دور کی جگہ سے مراد دنیا سے دور یعنی آخرت ہے اور آخرت میں ایمان لانا ممکن نہیں۔ 2 ...... یعنی کفار غور و فکر کئے اور حق جانے بغیر ہی ایسی باتیں کہہ گزرتے جو سچائی اور حقیقتِ حال سے بہت دور ہوتی تھیں جیسے انہوں

آیات: 45 | رکوع: 05

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حمدِ الٰہی اور فرشتوں کے پروں کا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓىٕكَةِ رُسُلًا

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	جَاعِلِ الْمَلٰٓىٕكَةِ	رُسُلًا
تمام تعریفیں	اللہ کیلئے (ہیں)	(جو) آسمانوں اور زمین کو بنانے والا (ہے)	فرشتوں کو بنانے والا (ہے)	رسول

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے، فرشتوں کو رسول بنانے والا ہے

اُولِیْۤ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ؕ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا

اُولِیْۤ اَجْنِحَةٍ	مَّثْنٰى	وَ	ثُلٰثَ	وَ	رُبٰعَ[1]	یَزِیْدُ[2]	فِی الْخَلْقِ	مَا
(جو) پروں والے (ہیں)	دو دو	اور	تین تین	اور	چار چار	وہ بڑھادیتا ہے	پیدائش میں	جو

جن کے دو دو تین تین چار چار پر ہیں، پیدائش میں جو چاہتا ہے

رحمتِ الٰہی کھولنے اور روکنے سے مخلوق کے عجز کا بیان

یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝۱ مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ

یَشَآءُ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ۝۱	مَا	یَفْتَحِ	اللّٰهُ
وہ چاہتا ہے	بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	جو	کھول دے	اللہ

بڑھادیتا ہے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ○ اللہ لوگوں کے لیے جو رحمت

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں کہا تھا کہ وہ شاعر ہیں، جادوگر ہیں، کاہن ہیں حالانکہ انہوں نے کبھی حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے شعر، جادو اور کہانت کا صادر ہونا نہ دیکھا تھا۔ ③ ..... کفار کی چاہت سے مراد توبہ اور ایمان قبول کرنے کی چاہت ہے۔

(اس صفحے کا حاشیہ) ① ..... فرشتوں کے پروں کی تعداد کا بیان اس طور پر نہیں کہ ان کے صرف اتنے ہی پر ہیں، اس سے زیادہ نہیں ہوسکتے۔ بعض فرشتے ایسے ہیں کہ جن کے بہت زیادہ پر ہیں، جیسے صحیح مسلم میں ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے چھ سو پر ملاحظہ فرمائے۔ (مسلم، ص۱۰۷، الحدیث: ۲۸۰(۱۷۴)) ② ..... اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ وہ تخلیق میں

لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَ مَا يُمْسِكْ ۙ

لِلنَّاسِ	مِنْ رَّحْمَةٍ	فَلَا	مُمْسِكَ	لَهَا	وَ	مَا	يُمْسِكْ
لوگوں کے لیے	رحمت	تو نہیں	کوئی روکنے والا	اس کو	اور	جو کچھ	وہ روک دے

کھول دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ روک دے

فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ

فَلَا	مُرْسِلَ	لَهٗ	مِنْۢ بَعْدِهٖ	وَ	هُوَ	الْعَزِيْزُ
تو نہیں	کوئی چھوڑنے والا	اس کو	اس کے بعد	اور	وہی	عزت والا، غلبے والا

تو اس کے روکنے کے بعد اسے کوئی چھوڑنے والا نہیں اور وہی غالب،

حقیقی خالق سے متعلق سوال اور اس کا جواب

الْحَكِيْمُ ۝۲ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ

الْحَكِيْمُ ۝۲	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	اذْكُرُوْا	نِعْمَتَ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	هَلْ
حکمت والا (ہے)	اے	لوگو	یاد کرو	اللہ کا احسان	اپنے اوپر	کیا

حکمت والا ہے ○ اے لوگو! اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو۔ کیا

مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَاۤ

مِنْ خَالِقٍ	غَيْرُ اللّٰهِ	يَرْزُقُكُمْ	مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ (1)	لَاۤ
کوئی خالق (ہے)	اللہ کے سوا	جو روزی دیتا ہے تمہیں	آسمان اور زمین سے	نہیں

اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق ہے جو آسمان اور زمین سے تمہیں روزی دیتا ہے؟ اس کے سوا

کفار کے جھٹلانے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝۳ وَ اِنْ يُّكَذِّبُوْكَ

اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	فَاَنّٰى	تُؤْفَكُوْنَ ۝۳	وَ	اِنْ	يُّكَذِّبُوْكَ (2)
کوئی معبود	مگر	وہی	تو کہاں	تم الٹے پھرے جاتے ہو	اور	اگر	وہ جھٹلاتے ہیں تمہیں

کوئی معبود نہیں، تو تم کہاں الٹے پھرے جاتے ہو؟ ○ اور اگر یہ تمہیں جھٹلاتے ہیں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اپنی مشیت اور حکمت کے مطابق جس طرح چاہتا ہے اضافہ فرمادیتا ہے۔ یہ آیت تخلیق میں ہر طرح کے اضافے کو شامل ہے چاہے وہ ان چیزوں میں ہو جنہیں ظاہری طور پر حسین شمار کیا جاتا ہے یا ان چیزوں میں ہو جنہیں بظاہر اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ 1 ...... آسمانوں سے رزق دینے سے مراد بارش نازل فرمانا ہے اور زمین سے رزق دینے سے مراد زمین سے اناج، غلہ اور پھل وغیرہ پیدا کرنا ہے۔ 2 ...... اس آیت میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی ہے کہ کفار کا جھٹلانا، طعن و تشنیع کرنا اور دل آزار باتیں کہنا کوئی نئی بات نہیں، پہلے رسولوں کے ساتھ بھی اسی طرح ہوا، لہٰذا آپ اس پر غم نہ کریں اور جیسے پہلے رسولوں نے

فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ

فَقَدْ	كُذِّبَتْ	رُسُلٌ	مِّنْ قَبْلِكَ	وَ	اِلَى اللّٰهِ	تُرْجَعُ
تو بیشک	جھٹلایا گیا	رسولوں (کو)	تم سے پہلے	اور	اللہ ہی کی طرف	لوٹائے جاتے ہیں

تو بیشک تم سے پہلے کتنے ہی رسول جھٹلائے گئے اور سب کام اللہ ہی کی طرف

دنیاوی زندگی سے دھوکا نہ کھانے کا حکم

الْاُمُوْرُ ۝٤ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ

الْاُمُوْرُ ۝٤	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ
سب کام	اے	لوگو	بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	تو ہرگز دھوکا نہ دے تمہیں

پھیرے جاتے ہیں ○ اے لوگو! بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو ہرگز دنیا کی زندگی

انسان کے دشمن شیطان سے متعلق ایک ہدایت

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٚ وَقفة وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝٥ اِنَّ

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا	وَ	لَا يَغُرَّنَّكُمْ	بِاللّٰهِ	الْغَرُوْرُ ۝٥ (1)	اِنَّ
دنیا کی زندگی	اور	ہرگز فریب نہ دے تمہیں	اللہ کے بارے میں	بڑا فریبی	بیشک

تمہیں دھوکا نہ دے اور ہرگز بڑا فریبی تمہیں اللہ کے بارے میں فریب نہ دے ○ بیشک

الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ

الشَّيْطٰنَ	لَكُمْ	عَدُوٌّ	فَاتَّخِذُوْهُ	عَدُوًّا	اِنَّمَا يَدْعُوْا	حِزْبَهٗ
شیطان	تمہارا	دشمن (ہے)	تو تم سمجھو اسے	دشمن	وہ صرف بلاتا ہے	اپنے گروہ (کو)

شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو، وہ تو اپنے گروہ کو اسی لیے بلاتا ہے

کفار کے لئے وعید اور اہلِ ایمان کے لئے بشارت

لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ؕ ۝٦ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ

لِيَكُوْنُوْا	مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝٦	اَلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَهُمْ
تاکہ وہ ہو جائیں	دوزخ والوں میں سے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ان کے لیے

تاکہ وہ بھی دوزخیوں میں سے ہو جائیں ○ کافروں کے لیے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) صبر کیا ویسے آپ بھی صبر فرمائیں۔

1 ...... بڑے فریبی سے مراد شیطان ہے اور آیت کا معنی یہ ہے کہ گناہوں پر اصرار کے باوجود شیطان تمہارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے عفو و کرم کے بارے میں یہ وسوسہ ڈال کر تمہیں ہرگز فریب نہ دے کہ تم جو چاہو عمل کرو، اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے وہ تمہارے تمام گناہوں کو بخش دے گا۔ بے شک گناہگار کی مغفرت ہو جانا ممکن ہے لیکن مغفرت کی امید پر گناہ کرنا ایسے ہے جیسے علاج کی امید پر زہر کھانا یا اچھا ڈاکٹر ملنے کی امید پر اپنی ہڈیاں تڑوالینا۔ فی زمانہ مسلمانوں کو اس پر غور کرنے اور اپنی عملی حالت سدھارنے کی شدید حاجت ہے۔

عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ۬ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

عَذَابٌ شَدِیْدٌ	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ
سخت عذاب (ہے)	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے	نیک، اچھے

سخت عذاب ہے اور ایمان لانے والوں اور اچھے کام کرنے والوں

گمراہ اور ہدایت یافتہ میں فرق

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ۠ ﴿۷﴾ اَفَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ

لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	اَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿۷﴾	اَفَمَنْ زُیِّنَ [1] لَهٗ
ان کے لیے	بخشش	اور	بڑا ثواب (ہے)	تو کیا جس کیلئے خوبصورت بنادیا گیا

کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے ○ تو کیا وہ شخص جس کیلئے اس کا برا عمل

سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ یُضِلُّ مَنْ

سُوْٓءُ عَمَلِهٖ	فَرَاٰهُ	حَسَنًا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	یُضِلُّ	مَنْ
اس کا برا عمل	تو وہ دیکھتا ہے اسے	اچھا	تو بیشک	اللہ	گمراہ کرتا ہے	جسے

خوبصورت بنادیا گیا تو وہ اسے اچھا (ہی) سمجھتا ہے (کیا وہ ہدایت یافتہ آدمی جیسا ہوسکتا ہے؟) تو بیشک اللہ گمراہ کرتا ہے

کفار سے متعلق مزید تسلی

یَّشَآءُ وَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَیْهِمْ

یَّشَآءُ	وَ	یَهْدِیْ	مَنْ	یَّشَآءُ	فَلَا تَذْهَبْ	نَفْسُكَ	عَلَیْهِمْ
وہ چاہتا ہے	اور	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	تو نہ چلی جائے	تمہاری جان	ان پر

جسے چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے، تو حسرتوں کی وجہ سے ان پر

بنجر زمین کی سرسبزی سے دوبارہ زندہ کیے جانے پر استدلال

حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ﴿۸﴾ وَ

حَسَرٰتٍ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِیْمٌ	بِمَا	یَصْنَعُوْنَ ﴿۸﴾	وَ
حسرتوں (کی وجہ سے)	بیشک	اللہ	خوب جاننے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ کرتے ہیں	اور

تمہاری جان نہ چلی جائے۔ بیشک اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں ○ اور

[1] ...... یعنی جس شخص کے لئے اس کا برا عمل خوبصورت بنادیا گیا اور وہ اسے اچھا ہی سمجھتا ہے، کیا وہ ہدایت یافتہ آدمی جیسا ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں، برے کام کو اچھا سمجھنے والا تو اس بدکار سے بدرجہا بدتر ہے جو اپنے خراب عمل کو برا تو جانتا ہو اور حق کو حق اور باطل کو باطل تو سمجھتا ہو۔ جیسے آج بھی انبیاء و اولیاء کی بے ادبی کو توحید کے نام پر اور صحابہ کی گستاخی کو محبتِ اہلِ بیت کے نام پر پیش کیا جاتا ہے بلکہ عام بے گناہ لوگوں کے قتل کو نیکی کا کام سمجھ کر کیا جاتا ہے۔

تمام عزتوں کا مالک اللہ ہے

پاکیزہ کلام اور نیک عمل کی رفعت وبلندی

برے مکر کرنے والوں کو وعید

اَللّٰهُ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا

اَللّٰهُ	الَّذِیْۤ	اَرْسَلَ	الرِّیٰحَ	فَتُثِیْرُ	سَحَابًا
اللہ (ہی ہے)	جس نے	بھیجا	ہواؤں (کو)	تو وہ ابھارتی (اٹھالاتی) ہیں	بادل (کو)

اللہ ہی ہے جس نے ہوائیں بھیجیں تو وہ ہوائیں بادل کو ابھارتی ہیں

فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِهِ الْاَرْضَ

فَسُقْنٰهُ	اِلٰى بَلَدٍ مَّیِّتٍ	فَاَحْیَیْنَا	بِهِ	الْاَرْضَ
پھر ہم رواں کرتے ہیں اسے	کسی مردہ شہر کی طرف	تو ہم زندہ کرتے ہیں	اس کے سبب	زمین (کو)

پھر ہم اسے کسی مردہ شہر کی طرف رواں کرتے ہیں تو اس کے سبب ہم زمین کو

بَعْدَ مَوْتِهَاؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝۹ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّةَ

بَعْدَ مَوْتِهَا	كَذٰلِكَ	النُّشُوْرُ ۝۹	مَنْ	كَانَ یُرِیْدُ	الْعِزَّةَ
اس کی موت کے بعد	اسی طرح	حشر میں اٹھنا (ہے)	جو	چاہتا ہو	عزت

اس کی موت کے بعد زندہ فرماتے ہیں۔ یونہی حشر میں اٹھنا ہے ○ جو عزت کا طلب گار ہو

فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِیْعًاؕ اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّیِّبُ وَ

فَلِلّٰهِ	الْعِزَّةُ جَمِیْعًا	اِلَیْهِ	یَصْعَدُ	الْكَلِمُ الطَّیِّبُ[1]	وَ
تو اللہ ہی کے لیے (ہے)	ساری عزت	اسی کی طرف	بلند ہوتا ہے	پاکیزہ کلام	اور

تو ساری عزت اللہ ہی کے پاس ہے۔ پاکیزہ کلام اسی کی طرف بلند ہوتا ہے اور

الْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗؕ وَ الَّذِیْنَ یَمْكُرُوْنَ السَّیِّاٰتِ

الْعَمَلُ الصَّالِحُ[2]	یَرْفَعُهٗ	وَ	الَّذِیْنَ	یَمْكُرُوْنَ[3]	السَّیِّاٰتِ
نیک عمل	وہ بلند کرتا ہے اسے	اور	وہ لوگ جو	مکر و فریب کرتے ہیں	برے

نیک عمل کو وہ بلند کرتا ہے اور وہ لوگ جو برے مکر و فریب کرتے ہیں

1 ...... پاکیزہ کلام سے مراد کلمۂ توحید، تسبیح و تحمید اور تکبیر وغیرہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلند ہونے سے مراد ان کلمات کا بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہونا ہے۔

2 ...... نیک کام سے مراد وہ عمل اور عبادت ہے جو اخلاص سے ہو اور آیت کے اس حصے کے مختلف معنی بیان کئے گئے ہیں (1) کلمۂ طیبہ عمل کو بلند کرتا ہے کیونکہ توحید اور ایمان کے بغیر عمل مقبول نہیں۔ (2) نیک عمل کو اللہ تعالیٰ رفعتِ قبول عطا فرماتا ہے۔ (3) نیک عمل، عمل کرنے والے کا مرتبہ بلند کرتے ہیں تو جو عزت چاہے اس پر لازم ہے کہ نیک عمل کرے۔ 3 ...... مکر کرنے والوں سے مراد قریش کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے دارالندوہ میں جمع ہو کر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

اللہ تعالیٰ کی قدرت، کمالِ علم اور نفاذِ ارادہ کا بیان

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَ مَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ⑩ وَ اللّٰهُ

لَهُمْ	عَذَابٌ شَدِيْدٌ	وَ	مَكْرُ اُولٰٓئِكَ	هُوَ	يَبُوْرُ ⑩	وَ	اللّٰهُ
ان کے لیے	سخت عذاب (ہے)	اور	ان کا مکر و فریب	وہ	برباد ہوگا	اور	اللہ (نے)

ان کے لیے سخت عذاب ہے اور ان کا مکر و فریب برباد ہوگا ○ اور اللہ نے

خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَ

خَلَقَكُمْ	مِّنْ تُرَابٍ	ثُمَّ	مِنْ نُّطْفَةٍ	ثُمَّ	جَعَلَكُمْ	اَزْوَاجًا	وَ
بنایا تمہیں	مٹی سے	پھر	پانی کی بوند سے	پھر	کیا تمہیں	جوڑے جوڑے	اور

تمہیں مٹی سے بنایا پھر پانی کی بوند سے پھر تمہیں جوڑے جوڑے کیا اور

مَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَ لَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَ

مَا تَحْمِلُ	مِنْ اُنْثٰى	وَ	لَا تَضَعُ	اِلَّا	بِعِلْمِهٖ	وَ
حاملہ نہیں ہوتی	کوئی مادہ	اور	وہ بچہ نہیں جنتی	مگر	اس کے علم سے	اور

کوئی مادہ اللہ کے علم کے بغیر نہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ ہی بچہ جنتی ہے اور

مَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّ لَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا

مَا يُعَمَّرُ	مِنْ مُّعَمَّرٍ	وَّ	لَا يُنْقَصُ	مِنْ عُمُرِهٖۤ	اِلَّا
عمر نہیں دی جاتی	کسی بڑی عمر والے (کو)	اور	کم نہیں رکھا جاتا	اس کی عمر سے	مگر

جس بڑی عمر والے کو عمر دی جائے یا جس کسی کی عمر کم رکھی جائے یہ سب

سمندروں میں قدرتِ الٰہی کی جلوہ نمائیاں

فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ⑪ وَ

فِيْ كِتٰبٍ	اِنَّ	ذٰلِكَ (1)	عَلَى اللّٰهِ	يَسِيْرٌ ⑪	وَ
(یہ سب) ایک کتاب میں (ہے)	بیشک	یہ	اللہ پر	بہت آسان (ہے)	اور

ایک کتاب میں ہے بیشک یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○ اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو قید کرنے، قتل کرنے اور جلاوطن کرنے کے مشورے کیے تھے۔

(1)... اس اسمِ اشارہ کی تفسیر میں ایک احتمال یہ ہے کہ مٹی سے انسان کو بنانا اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ مادہ کے حاملہ ہونے اور بچہ جننے کے حالات سے خبردار ہونا اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے۔ تیسرا احتمال یہ ہے کہ کسی کو زیادہ یا کم عمر دینا اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے اور حقیقتاً ساری ہی چیزیں اللہ تعالیٰ کیلئے آسان ہیں۔

مَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ

مَا يَسْتَوِي	الْبَحْرٰنِ	هٰذَا	عَذْبٌ	فُرَاتٌ	سَآئِغٌ	شَرَابُهٗ
برابر نہیں	دونوں سمندر	یہ (ایک)	میٹھا	خوب میٹھا (ہے)	خوشگوار (ہے)	اس کا پانی

دونوں سمندر برابر نہیں، یہ میٹھا خوب میٹھا ہے اس کا پانی خوشگوار ہے

وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّ

وَ	هٰذَا	مِلْحٌ	اُجَاجٌ	وَ	مِنْ كُلٍّ	تَاْكُلُوْنَ	لَحْمًا طَرِيًّا	وَّ
اور	یہ (دوسرا)	نمکین	بہت کڑوا (ہے)	اور	ہر ایک سے	تم کھاتے ہو	تازہ گوشت	اور

اور یہ (دوسرا) نمکین بہت کڑوا ہے اور ہر ایک سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو اور

تَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ

تَسْتَخْرِجُوْنَ	حِلْيَةً	تَلْبَسُوْنَهَا[1]	وَ	تَرَى	الْفُلْكَ	فِيْهِ
نکالتے ہو	زیور	جسے تم پہنتے ہو	اور	تو دیکھے گا	کشتیوں (کو)	اس میں

وہ زیور نکالتے ہو جسے تم پہنتے ہو اور تو کشتیوں کو اس میں

مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾

مَوَاخِرَ	لِتَبْتَغُوْا	مِنْ فَضْلِهٖ	وَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾
(پانی) چیرتے ہوئے	تاکہ تم تلاش کرو	اس کا فضل	اور	تاکہ تم	شکر ادا کرو

پانی کو چیرتے ہوئے دیکھے گا تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر ادا کرو○

نظامِ کائنات سے وحدانیتِ الٰہی پر استدلال

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَ

يُوْلِجُ	الَّيْلَ	فِي النَّهَارِ	وَ	يُوْلِجُ	النَّهَارَ	فِي الَّيْلِ	وَ
وہ داخل کر دیتا ہے	رات (کو)	دن میں	اور	داخل کر دیتا ہے	دن (کو)	رات میں	اور

وہ رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور

[1]...... زیور اگرچہ عورتیں پہنتی ہیں لیکن چونکہ مردوں کے لئے پہنتی ہیں اس لئے اس کے نفع کی نسبت دونوں کی طرف ہے۔ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ مرد کو موتی وغیرہ پہننا جائز ہے جبکہ عورتوں سے مشابہت نہ ہو اور سونا چاندی پہننا مردوں کیلئے مطلقاً حرام ہے، البتہ ساڑھے چار ماشے سے کم وزن کی ایک نگینے والی چاندی کی انگوٹھی مرد پہن سکتا ہے۔

سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ

سَخَّرَ	الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ	كُلٌّ	يَّجْرِيْ	لِاَجَلٍ مُّسَمًّى
اس نے کام میں لگادیا	سورج	اور	چاند (کو)	ہر ایک	چلتا ہے	ایک مقررہ میعاد تک

سورج اور چاند کو اس نے کام میں لگادیا۔ ہر ایک مقررہ میعاد تک چلتا ہے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ

ذٰلِكُمُ	اللّٰهُ	رَبُّكُمْ	لَهُ	الْمُلْكُ	وَ	الَّذِيْنَ	تَدْعُوْنَ
یہ	اللہ	تمہارا رب (ہے)	اسی کی	بادشاہی (ہے)	اور	وہ جنہیں	تم پوجتے ہو

یہی اللہ تمہارا رب ہے، اسی کی بادشاہی ہے اور اس کے سوا جنہیں

مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ؕ ﴿۱۳﴾ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا

مِنْ دُوْنِهٖ	مَا يَمْلِكُوْنَ	مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿۱۳﴾	اِنْ	تَدْعُوْهُمْ (۱)	لَا يَسْمَعُوْا
اس کے سوا	وہ مالک نہیں ہیں	کھجور کے چھلکے (کے بھی)	اگر	تم دعا کرو ان سے	(تو) وہ نہیں سنیں گے

تم پوجتے ہو وہ کھجور کے چھلکے کے (بھی) مالک نہیں ہیں ○ اگر تم ان سے دعا کرو تو وہ تمہاری دعا

دُعَآءَكُمْ ۚ وَ لَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَ

دُعَآءَكُمْ	وَ	لَوْ	سَمِعُوْا	مَا اسْتَجَابُوْا	لَكُمْ	وَ
تمہاری دعا	اور	اگر (بالفرض)	وہ سن لیں	(تو) دعا قبول نہیں کرسکتے	تمہاری	اور

نہیں سنیں گے اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری دعا قبول نہیں کرسکتے اور

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَ لَا يُنَبِّئُكَ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	يَكْفُرُوْنَ	بِشِرْكِكُمْ	وَ	لَا يُنَبِّئُكَ
قیامت کے دن	وہ انکار کردیں گے	تمہارے شرک کا	اور	نہیں بتائے گا تجھے

قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے انکار کردیں گے اور باخبر (خدا) کی طرح

بتوں کی دنیا و آخرت میں بے بسی

1 ...... کفار بتوں کا قرب حاصل کرنے، ان کی طرف دیکھنے اور ان کے سامنے اپنی حاجات پیش کرنے کو عزت کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ یہاں اس کا رد کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ جن بتوں کی تم عبادت کرتے ہو اگر تم ان سے دعا کرو تو وہ تمہاری دعا سن نہیں سکتے کیونکہ وہ بے جان جمادات ہیں اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو وہ تمہاری حاجت پوری نہیں کرسکتے کیونکہ انہیں قدرت و اختیار حاصل ہی نہیں اور قیامت کے دن وہ بت تمہارے شرک سے انکار کردیں گے اور اے بندے! دنیا و آخرت کے احوال اور بت پرستی کے انجام کی جیسی خبر اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور کوئی نہیں دے سکتا۔

لوگوں کی محتاجی اور اللہ تعالیٰ کی بے نیازی کا بیان

مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿١٤﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ

مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿١٤﴾	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ (1)	اَنْتُمُ	الْفُقَرَآءُ	اِلَى اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ
باخبر (خدا) کی طرح	اے	لوگو	تم	محتاج (ہو)	اللہ کی طرف	اور	اللہ

تجھے کوئی نہ بتائے گا○ اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ

هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿١٥﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَ

هُوَ	الْغَنِيُّ	الْحَمِيْدُ ﴿١٥﴾	اِنْ	يَّشَاْ	يُذْهِبْكُمْ	وَ
وہی	بے نیاز	تمام خوبیوں والا (ہے)	اگر	وہ چاہے	(تو) لے جائے تمہیں	اور

ہی بے نیاز، تمام خوبیوں والا ہے○ اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور

بروزِ قیامت ہر شخص اپنا بوجھ اٹھائے گا

يَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿١٦﴾ ۚ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿١٧﴾ وَ

يَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿١٦﴾	وَ	مَا	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	بِعَزِيْزٍ ﴿١٧﴾	وَ
لے آئے نئی مخلوق	اور	نہیں	یہ	اللہ پر	کچھ دشوار	اور

نئی مخلوق لے آئے○ اور یہ اللہ پر کچھ دشوار نہیں○ اور

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ

لَا تَزِرُ	وَازِرَةٌ	وِّزْرَ اُخْرٰى (2)	وَ	اِنْ	تَدْعُ (3)	مُثْقَلَةٌ
بوجھ نہیں اٹھائے گی	کوئی بوجھ اٹھانے والی	دوسری کا بوجھ	اور	اگر	بلائے گی	کوئی بوجھ والی

کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی اور اگر کوئی بوجھ والی جان

اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ

اِلٰى حِمْلِهَا	لَا يُحْمَلْ	مِنْهُ	شَيْءٌ	وَّلَوْ	كَانَ
اپنے بوجھ کی طرف	(تو) نہیں اٹھایا جائے گا	اس (کے بوجھ) سے	کچھ	اگرچہ	وہ ہو

اپنے بوجھ کی طرف کسی کو بلائے گی تو اس کے بوجھ میں سے کچھ بھی نہیں اٹھایا جائے گا اگرچہ

(1)..... تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے اور چونکہ انسان ہی مالداری کا دعویٰ کرتے اور اسے اپنی طرف منسوب کرتے ہیں، اس لئے یہاں بطورِ خاص انسانوں کا ذکر کیا گیا۔ (2)..... اس کا معنی یہ ہے کہ قیامت کے دن ہر ایک جان پر اسی کے گناہوں کا بوجھ ہوگا جو اُس نے کئے ہیں اور کوئی جان کسی دوسرے کے عوض نہ پکڑی جائے گی البتہ گمراہ گروں کے بہکانے سے جو لوگ گمراہ ہوئے ان کی تمام گمراہیوں کا بوجھ ان گمراہوں پر بھی ہوگا اور اُن گمراہ کرنے والوں پر بھی۔ (3)..... اس کا معنی یہ ہے کہ قیامت کے دن اگر کوئی گناہ گار شخص کسی دوسرے شخص کو بلائے گا تاکہ وہ اس کے گناہوں کا کچھ بوجھ اپنے سر لے لے تو دوسرا شخص ایسا ہرگز

خشیتِ الٰہی اور پاکیزگی والے لوگ

ذَا قُرْبٰى ؕ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ

ذَا قُرْبٰى	اِنَّمَا تُنْذِرُ	الَّذِيْنَ	يَخْشَوْنَ	رَبَّهُمْ	بِالْغَيْبِ
قرابت والا	تم صرف ڈراتے ہو	ان لوگوں کو جو	ڈرتے ہیں	اپنے رب (سے)	بغیر دیکھے

قریبی رشتہ دار ہو۔ (اے نبی!) تم انہی لوگوں کو ڈراتے ہو جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں

وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَ مَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا

وَ	اَقَامُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	مَنْ	تَزَكّٰى	فَاِنَّمَا
اور	قائم رکھتے ہیں	نماز	اور	جس نے	پاکیزگی اختیار کی	تو صرف

اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جس نے پاکیزگی اختیار کی تو بیشک

مومن اور کافر میں عدم مساوات کی مثالیں

يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿١٨﴾ وَ

يَتَزَكّٰى	لِنَفْسِهٖ	وَ	اِلَى اللّٰهِ	الْمَصِيْرُ ﴿١٨﴾	وَ
وہ پاکیزگی اختیار کرتا ہے	اپنی ذات کے لئے	اور	اللہ ہی کی طرف	پھرنا (ہے)	اور

اس نے اپنی ذات کے لئے ہی پاکیزگی اختیار کی اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے ○ اور

مَا يَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ﴿١٩﴾ وَ لَا الظُّلُمٰتُ وَ لَا النُّوْرُ ﴿٢٠﴾

مَا يَسْتَوِی	الْاَعْمٰى (1)	وَ	الْبَصِيْرُ ﴿١٩﴾	وَ	لَا	الظُّلُمٰتُ (2)	وَ	لَا	النُّوْرُ ﴿٢٠﴾
برابر نہیں ہے	اندھا	اور	دیکھنے والا	اور	نہ	اندھیرے	اور	نہ	اجالا

اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں ○ اور نہ اندھیرے اور اجالا ○

وَ لَا الظِّلُّ وَ لَا الْحَرُوْرُ ﴿٢١﴾ وَ مَا يَسْتَوِی الْاَحْيَآءُ وَ لَا

وَ	لَا	الظِّلُّ (3)	وَ	لَا	الْحَرُوْرُ ﴿٢١﴾	وَ	مَا يَسْتَوِی	الْاَحْيَآءُ	وَ	لَا
اور	نہ	سایہ	اور	نہ	تیز دھوپ	اور	برابر نہیں ہیں	زندے	اور	نہ

اور نہ سایہ اور تیز دھوپ ○ اور زندہ اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نہ کرے گا اگرچہ وہ بلانے والے کا قریبی رشتہ دار جیسے بیٹا یا باپ ہو۔ 1 ...اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومن اور کافر کا فرق بیان فرمایا کہ جیسے اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں اسی طرح مومن اور کافر برابر نہیں ہیں۔ 2 ...اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کافر اور مومن کے اوصاف میں فرق بیان فرمایا کہ جیسے اندھیرے اور اجالا برابر نہیں ایسے ہی کفر و ایمان بھی برابر نہیں ہیں۔ 3 ...اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن کافر اور مومن کے مکان میں فرق بیان فرمایا کہ مومن کا مکان جنت ایسے ہے جیسے سایہ اور کافر کا مکان جہنم ایسے ہے جیسے تیز دھوپ، اور یہ دونوں برابر نہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ سایہ سے مراد حق اور

ازلی کفار کی قبولِ نصیحت سے محرومی

الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَاۤ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ

الْاَمْوَاتُ (1)	اِنَّ	اللّٰهَ	يُسْمِعُ (2)	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	مَاۤ	اَنْتَ	بِمُسْمِعٍ
مردے	بیشک	اللہ	سناتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	نہیں	تم	سنانے والے

مردے برابر نہیں۔ بیشک اللہ سناتا ہے جسے چاہتا ہے اور تم انہیں سنانے والے نہیں

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا منصبِ انذار و تبشیر

مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿٢٢﴾ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿٢٣﴾ اِنَّاۤ

مَّنْ	فِي الْقُبُوْرِ ﴿٢٢﴾ (3)	اِنْ	اَنْتَ	اِلَّا	نَذِيْرٌ ﴿٢٣﴾	اِنَّاۤ
(انہیں) جو	قبروں میں (پڑے ہیں)	نہیں	تم	مگر	ڈر سنانے والے	بیشک

جو قبروں میں پڑے ہیں ○ تم تو یہی ڈر سنانے والے ہو ○ اے محبوب! بیشک

اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ؕ وَاِنْ

اَرْسَلْنٰكَ	بِالْحَقِّ	بَشِيْرًا	وَّ	نَذِيْرًا	وَ	اِنْ
ہم نے بھیجا تمہیں	حق کے ساتھ	خوشخبری دینے والا	اور	ڈر سنانے والا	اور	نہیں

ہم نے تمہیں حق کے ساتھ خوشخبری دیتے ہوئے اور ڈراتے ہوئے بھیجا اور

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو تسلی

مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿٢٤﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ

مِّنْ اُمَّةٍ	اِلَّا	خَلَا	فِيْهَا	نَذِيْرٌ ﴿٢٤﴾ (4)	وَ	اِنْ	يُّكَذِّبُوْكَ
کوئی امت	مگر	گزر چکا ہے	اس میں	ڈر سنانے والا	اور	اگر	وہ جھٹلاتے ہیں تجھے

کوئی امت ایسی نہیں جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو ○ اور اگر یہ تمہیں جھٹلائیں

فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

فَقَدْ	كَذَّبَ	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	جَآءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ
تو بیشک	جھٹلا چکے ہیں	وہ لوگ جو	ان سے پہلے (تھے)	آئے ان کے پاس	ان کے رسول

تو ان سے پہلے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تیز دھوپ سے مراد باطل ہے۔ 1 ...... زندوں سے مراد مومنین یا علماء ہیں اور مردوں سے کفار یا جاہل لوگ مراد ہیں اور یہ دونوں برابر نہیں۔ 2 ...... ”بیشک اللہ سناتا ہے جسے چاہتا ہے“ سے مراد یہ ہے کہ جس کی ہدایت منظور ہو اسے اللہ تعالٰی ایمان کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ 3 ...... آیت کے اس حصے میں کفار کو قبر والوں سے تشبیہ دی گئی اور سننے سے مراد وہ سننا ہے جس پر ہدایت کا نفع مرتب ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح مردے سنی ہوئی بات سے نفع نہیں اُٹھا سکتے اور نصیحت قبول نہیں کر سکتے، اسی طرح بد انجام کفار بھی ہدایت و نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ 4 ...... ہر امت میں کوئی نہ کوئی ڈرانے والا گزرا ہے خواہ وہ نبی ہو یا عالمِ دین

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بِالْبَيِّنٰتِ وَ بِالزُّبُرِ وَ بِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ

بِالْبَيِّنٰتِ	وَ	بِالزُّبُرِ	وَ	بِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿٢٥﴾ (1)	ثُمَّ
روشن دلیلوں کے ساتھ	اور	صحیفوں کے ساتھ	اور	روشن کر دینے والی کتاب کے ساتھ	پھر

روشن دلیلیں اور صحیفے اور روشن کر دینے والی کتابیں لے کر آئے ○ پھر

اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٢٦﴾ ع اَلَمْ تَرَ

اَخَذْتُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فَكَيْفَ	كَانَ	نَكِيْرِ ﴿٢٦﴾	اَلَمْ تَرَ
میں نے پکڑا	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	تو کیسا	ہوا	میرا انکار	کیا تم نے نہ دیکھا

میں نے کافروں کی گرفت کی تو میرا انکار کیسا ہوا؟ ○ کیا تو نے نہ دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ

اَنَّ	اللّٰهَ	اَنْزَلَ	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَخْرَجْنَا	بِهٖ
کہ	اللہ (نے)	اتارا	آسمان سے	پانی	تو ہم نے نکالے	اس کے ذریعے

کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اس سے مختلف رنگوں والے

ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَ مِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ

ثَمَرٰتٍ	مُّخْتَلِفًا	اَلْوَانُهَا	وَ	مِنَ الْجِبَالِ	جُدَدٌ	بِيْضٌ
پھل	مختلف (ہیں)	ان کے رنگ	اور	پہاڑوں سے (میں)	راستے (ہیں)	سفید رنگ (والے)

پھل نکالے اور پہاڑوں میں سفید اور سرخ رنگ والے راستے ہیں،

وَّ حُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَ غَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿٢٧﴾ وَ

وَّ	حُمْرٌ	مُّخْتَلِفٌ	اَلْوَانُهَا	وَ	غَرَابِيْبُ	سُوْدٌ ﴿٢٧﴾	وَ
اور	سرخ رنگ (والے)	مختلف (ہیں)	ان کے رنگ	اور	کچھ (پہاڑ) کالے	بہت ہی کالے (ہیں)	اور

ان کے مختلف رنگ ہیں اور کچھ (پہاڑ) کالے بہت ہی کالے ہیں ○ اور

قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

ع ۳ ۱۲ ۱۵

(پچھلے صفحے کا بقیہ) جو نبی کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا خوف دلائے۔

1 ...... اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر کفارِ مکہ آپ کو جھٹلانے پر ہی قائم ہیں تو آپ ان کی اور ان کے جھٹلانے کی پرواہ نہ کریں، ان سے پہلی امتوں کے لوگ بھی اپنے رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلا چکے ہیں حالانکہ وہ ان کے پاس اپنے دعویٰ کی صداقت اور نبوت پر دلالت کرنے والے روشن معجزات، صحیفے اور حق کو روشن کر دینے والی کتابیں تورات، انجیل اور زبور لے کر آئے تھے۔

مِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ

مِنَ	النَّاسِ	وَ	الدَّوَآبِّ	وَ	الْاَنْعَامِ	مُخْتَلِفٌ	اَلْوَانُهٗ	كَذٰلِكَ
سے	آدمیوں	اور	جانوروں	اور	چوپایوں (کے)	مختلف (ہیں)	اس کے رنگ	اسی طرح

اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں کے مختلف رنگ ہیں۔

اللہ سے ڈرنے والے علما کی شان

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

اِنَّمَا	يَخْشَى	اللّٰهَ	مِنْ عِبَادِهِ	الْعُلَمٰٓؤُا (1)	اِنَّ	اللّٰهَ	عَزِيْزٌ
صرف	ڈرتے ہیں	اللہ (سے)	اس کے بندوں میں سے	علم والے	بیشک	اللہ	عزت والا

اللہ سے اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں بیشک اللہ عزت والا،

نیک اعمال کرنے والوں کو بھرپور ثواب کی بشارت

غَفُوْرٌ ﴿٢٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا

غَفُوْرٌ ﴿٢٨﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَتْلُوْنَ	كِتٰبَ اللّٰهِ	وَ	اَقَامُوا
بخشنے والا (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	تلاوت کرتے ہیں	اللہ کی کتاب (کی)	اور	قائم رکھتے ہیں

بخشنے والا ہے ○ بیشک وہ لوگ جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز

الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ

الصَّلٰوةَ	وَ	اَنْفَقُوْا	مِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	سِرًّا	وَّ
نماز	اور	خرچ کرتے ہیں	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	پوشیدہ	اور

قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ کچھ ہماری راہ میں

عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿٢٩﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ

عَلَانِيَةً	يَّرْجُوْنَ	تِجَارَةً	لَّنْ تَبُوْرَ ﴿٢٩﴾	لِيُوَفِّيَهُمْ
اعلانیہ	وہ امید رکھتے ہیں	(ایسی) تجارت (کی)	(جو) ہرگز تباہ نہ ہوگی	تاکہ (اللہ) بھرپور دے انہیں

خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امید وار ہیں جو ہرگز تباہ نہیں ہوگی ○ تاکہ اللہ انہیں

(1) ...... علم والوں سے مراد وہ ہیں جو دین کا علم رکھتے ہوں اور ان کے عقائد و اعمال درست ہوں اور یہاں ان کی شان یہ بیان ہوئی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ لہٰذا علماء کو چاہئے کہ وہ عام لوگوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈریں اور دوسروں کو اس کی رغبت بھی دلائیں۔ حضرت علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْم فرماتے ہیں "صحیح معنوں میں فقیہ وہ شخص ہے جو لوگوں کو رحمتِ الٰہی سے مایوس نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر انہیں جری نہ کرے، اللہ تعالیٰ کے عذاب سے انہیں بے خوف نہ کردے اور قرآن کے بغیر کوئی چیز اسے اپنی طرف راغب نہ کرسکے۔ (قرطبی، فاطر، تحت الآیۃ: ٢٨، ٧/٢٥٠، الجزء الرابع عشر)

اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ

اُجُوْرَهُمْ	وَ	يَزِيْدَهُمْ	مِّنْ فَضْلِهٖ	اِنَّهٗ	غَفُوْرٌ
ان کے ثواب	اور	زیادہ عطا کرے انہیں	اپنے فضل سے	بیشک وہ	بخشنے والا

ان کے ثواب بھرپور دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے بیشک وہ بخشنے والا،

عظمتِ قرآن کا بیان

شَكُوْرٌ ۝٣٠ وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ

شَكُوْرٌ ۝٣٠	وَ	الَّذِيْٓ	اَوْحَيْنَآ	اِلَيْكَ	مِنَ الْكِتٰبِ (1)	هُوَ
قدر فرمانے والا (ہے)	اور	وہ جو	ہم نے وحی بھیجی	تمہاری طرف	کتاب سے	وہی

قدر فرمانے والا ہے ○ اور وہ کتاب جو ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے وہی

الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

الْحَقُّ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	بَيْنَ يَدَيْهِ	اِنَّ	اللّٰهَ
حق (ہے)	تصدیق کرنے والی	(ان کتابوں) کی جو	اس سے پہلے (موجود تھیں)	بیشک	اللہ

حق ہے، اپنے سے پہلے موجود کتابوں کی تصدیق فرماتی ہوئی، بیشک اللہ

امتِ مصطفیٰ کے تین گروہ

بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝٣١ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ

بِعِبَادِهٖ	لَخَبِيْرٌ	بَصِيْرٌ ۝٣١	ثُمَّ	اَوْرَثْنَا	الْكِتٰبَ
اپنے بندوں سے	ضرور خبردار	دیکھنے والا (ہے)	پھر	ہم نے وارث کیا	کتاب (کا)

اپنے بندوں سے خبردار، دیکھنے والا ہے ○ پھر ہم نے کتاب کا وارث

الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ

الَّذِيْنَ	اصْطَفَيْنَا	مِنْ عِبَادِنَا (2)	فَمِنْهُمْ	ظَالِمٌ
ان لوگوں کو جنہیں	ہم نے چن لیا	اپنے بندوں میں سے	تو ان میں سے	کوئی ظلم کرنے والا (ہے)

اپنے چُنے ہوئے بندوں کو کیا تو ان میں کوئی اپنی جان پر

1 ...... اس کتاب سے مراد قرآن مجید ہے اور اس کی شان یہ ہے کہ اس میں جھوٹ اور شک کا کوئی شائبہ تک نہیں اور یہ اپنے سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں کی عقائد، اصول اور احکام میں تصدیق فرماتی ہے۔ 2 ...... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: چنے ہوئے بندوں سے مراد حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام امتوں پر فضیلت دی اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی غلامی و نیاز مندی کی کرامت و شرافت سے مشرف فرمایا۔ (خازن، فاطر، تحت الآیۃ: ۳۲، ۳/۵۳۵)

لِّنَفْسِهٖ ۚ وَ مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَ مِنْهُمْ

لِّنَفْسِهٖ	وَ	مِنْهُمْ	مُّقْتَصِدٌ	وَ	مِنْهُمْ
اپنی جان پر	اور	ان میں سے	کوئی درمیانہ راستہ اختیار کرنے والا	اور	ان میں سے

ظلم کرنے والا ہے اور ان میں کوئی درمیانہ راستہ اختیار کرنے والا ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو

سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ؕ ﴿۳۲﴾

سَابِقٌ (1)	بِالْخَيْرٰتِ	بِاِذْنِ اللّٰهِ	ذٰلِكَ	هُوَ	الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۳۲﴾
کوئی سبقت لے جانے والا (ہے)	بھلائیوں میں	اللہ کے حکم سے	یہی	وہ	بڑا فضل (ہے)

اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے جانے والا ہے۔ یہ ہی بڑا فضل ہے ۝

مسلمانوں کا اخروی صلہ

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا

جَنّٰتُ عَدْنٍ	يَّدْخُلُوْنَهَا	يُحَلَّوْنَ	فِيْهَا
(ان کیلئے) بسنے کے باغات (ہیں)	وہ داخل ہوں گے ان میں	انہیں پہنائے جائیں گے	ان (باغوں) میں

(ان کیلئے) بسنے کے باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے، انہیں ان باغوں میں

جنتیوں کی حمد و ثنا کے الفاظ

مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ۚ وَ لِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَ

مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ	وَّ	لُؤْلُؤًا	وَ	لِبَاسُهُمْ	فِيْهَا	حَرِيْرٌ ﴿۳۳﴾	وَ
سونے کے کنگن	اور	موتی	اور	ان کا لباس	ان میں	ریشم (کا ہوگا)	اور

سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا ۝ اور

قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْۤ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ

قَالُوا	الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	الَّذِيْۤ	اَذْهَبَ	عَنَّا	الْحَزَنَ	اِنَّ
وہ کہیں گے	تمام تعریفیں	اللہ کیلئے	جس نے	دور کر دیا	ہم سے	غم	بیشک

وہ کہیں گے سب خوبیاں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہم سے غم دور کر دیا، بیشک

1 ...... آیت کے اس حصے میں اُمّتِ محمدیہ کے تین مدارج اور مراتب بیان کئے گئے ہیں (1) ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہے۔ (2) کوئی درمیانہ راستہ اختیار کرنے والا ہے۔ (3) کوئی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے جانے والا ہے۔ ان تینوں کے مصداق سے متعلق مفسرین کے کثیر اقوال ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا کہ سبقت لے جانے والے عہدِ رسالت کے وہ مخلص حضرات ہیں جن کے لئے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنت (اور رزق) کی بشارت دی۔ (اور) درمیانہ راستہ اختیار کرنے والے وہ اصحاب ہیں جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طریقہ پر عمل کرتے رہے اور

رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۨ ﴿٣٤﴾ الَّذِيْۤ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ

رَبَّنَا	لَغَفُوْرٌ	شَكُوْرٌ ﴿٣٤﴾	الَّذِيْۤ	اَحَلَّنَا	دَارَ الْمُقَامَةِ
ہمارا رب	ضرور بخشنے والا	قدر فرمانے والا (ہے)	وہ جس نے	اتارا ہمیں	ہمیشہ ٹھہرنے کے گھر (میں)

ہمارا رب بخشنے والا، قدر فرمانے والا ہے ○ وہ جس نے ہمیں اپنے فضل سے

مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿٣٥﴾

مِنْ فَضْلِهٖ [1]	لَا يَمَسُّنَا	فِيْهَا	نَصَبٌ	وَّ	لَا يَمَسُّنَا	فِيْهَا	لُغُوْبٌ ﴿٣٥﴾
اپنے فضل سے	نہ پہنچے گی ہمیں	اس میں	کوئی تکلیف	اور	نہ چھوئے گی ہمیں	اس میں	کوئی تھکاوٹ

ہمیشہ ٹھہرنے کے گھر میں اتارا، ہمیں اس میں نہ کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہمیں اس میں کوئی تھکاوٹ چھوئے گی ○

کفار کی غیر متناہی اُخروی سزا کا بیان

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى

وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَهُمْ	نَارُ جَهَنَّمَ	لَا يُقْضٰى
اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ان کے لیے	جہنم کی آگ (ہے)	نہ (موت کا) فیصلہ کیا جائے گا

اور جنہوں نے کفر کیا ان کے لیے جہنم کی آگ ہے، نہ ان پر

عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ

عَلَيْهِمْ	فَيَمُوْتُوْا	وَ	لَا يُخَفَّفُ	عَنْهُمْ	مِّنْ عَذَابِهَا	كَذٰلِكَ
ان پر	تو (کہ) وہ مر جائیں	اور	نہ ہلکا کیا جائے گا	ان سے	اس (جہنم) کا عذاب	ایسی ہی

قضا آئے کہ وہ مر جائیں اور نہ ان سے جہنم کا عذاب کچھ ہلکا کیا جائے گا، ہم

جہنم میں کفار کی فریاد اور انہیں جواب

نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۚ ﴿٣٦﴾ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ

نَجْزِيْ	كُلَّ كَفُوْرٍ ﴿٣٦﴾	وَ	هُمْ	يَصْطَرِخُوْنَ	فِيْهَا
ہم سزا دیتے ہیں	ہر بڑے ناشکرے (کو)	اور	وہ	چیختے چلاتے ہوں گے	اس میں

ہر بڑے ناشکرے کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ○ اور وہ اس میں چیختے چلاتے ہوں گے،

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہم تم جیسے لوگ ہیں۔ (المطالب العالیۃ، ۸/۲۶۳، الحدیث: ۳۷۰۰) حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا اپنے آپ کو تیسرے طبقے میں شمار فرمانا عاجزی و انکساری کے طور پر ہے۔ (1) جنت میں داخلہ محض اعمال کی وجہ سے نہ ہو گا بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو گا جبکہ اعمال اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل ہونے کا ذریعہ اور جنت میں درجات کی بلندی کا سبب ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے "تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دلائے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے "کیا آپ کو بھی نہیں؟ ارشاد فرمایا "مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ (بخاری، ۴/۱۳، الحدیث: ۵۶۷۳)

رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ

رَبَّنَاۤ	اَخْرِجْنَا	نَعْمَلْ	صَالِحًا	غَيْرَ الَّذِیْ	كُنَّا نَعْمَلُ
اے ہمارے رب	نکال دے ہمیں	(تاکہ) ہم کام کریں	اچھا	(اس کے) برخلاف جو	ہم کام کرتے تھے

اے ہمارے رب! ہمیں نکال دے تاکہ ہم اچھا کام کریں اس کے برخلاف جو ہم پہلے کرتے تھے

اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ

اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ	مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ	مَنْ	تَذَكَّرَ
(جواب ملے گا) اور کیا ہم نے عمر نہ دی تھی تمہیں	جس میں نصیحت حاصل کرلیتا	جو	نصیحت حاصل کرنا چاہتا

(جواب ملے گا) اور کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھنے والا سمجھ لیتا

وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۳۷﴾ ع ۲ / ۱۱ / ۱۶

وَ	جَآءَكُمُ	النَّذِيْرُ	فَذُوْقُوْا	فَمَا	لِلظّٰلِمِيْنَ	مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۳۷﴾
اور	آیا تھا تمہارے پاس	ڈرسنانے والا	تو چکھو	پس نہیں (ہے)	ظالموں کیلئے	کوئی مددگار

اور تمہارے پاس ڈرسنانے والا تشریف لایا تھا تو اب مزہ چکھو، پس ظالموں کیلئے کوئی مددگار نہیں ○

عِلمِ الٰہی کی شان

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ

اِنَّ	اللّٰهَ	عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اِنَّهٗ	عَلِيْمٌ
بیشک	اللہ	آسمانوں اور زمین کی ہر چھپی بات جاننے والا (ہے)	بیشک وہ	جاننے والا (ہے)

بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کی ہر چھپی بات کو جاننے والا ہے، بیشک وہ دلوں کی بات

کافر پر کفر کا وبال اور کفر کا نقصان

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۳۸﴾ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ ؕ

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۳۸﴾	هُوَ	الَّذِیْ	جَعَلَكُمْ	خَلٰٓئِفَ	فِی الْاَرْضِ
سینوں والی (بات) کو	وہی (ہے)	جس نے	بنایا تمہیں	(پہلے لوگوں کا) جانشین	زمین میں

جانتا ہے ○ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں (پہلے لوگوں کا) جانشین کیا

فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَیْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَ لَا یَزِیْدُ الْكٰفِرِیْنَ

فَمَنْ	كَفَرَ	فَعَلَیْهِ	كُفْرُهٗ	وَ	لَا یَزِیْدُ	الْكٰفِرِیْنَ
تو جس نے	کفر کیا	تو اسی پر (ہے)	اس کے کفر کا وبال	اور	زیادہ نہیں کرتا	کافروں (کو)

توجو کفر کرے تو اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے اور کافروں کے حق میں ان کا کفر ان کے رب کے پاس

كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَ لَا یَزِیْدُ الْكٰفِرِیْنَ

كُفْرُهُمْ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	اِلَّا	مَقْتًا	وَ	لَا یَزِیْدُ	الْكٰفِرِیْنَ
ان کا کفر	ان کے رب کے پاس	مگر	غضب (میں)	اور	زیادہ نہیں کرتا	کافروں (کو)

غضب ہی کو بڑھاتا ہے اور کافروں کے حق میں ان کا کفر ان کے نقصان میں ہی

كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ

كُفْرُهُمْ	اِلَّا	خَسَارًا ﴿۳۹﴾	قُلْ	اَرَءَیْتُمْ (1)	شُرَكَآءَكُمْ	الَّذِیْنَ	تَدْعُوْنَ
ان کا کفر	مگر	نقصان (میں)	تم کہو	بھلا بتاؤ	اپنے شریک	وہ جنہیں	تم پوجتے ہو

اضافہ کرتا ہے ○ تم فرماؤ: بھلا اپنے وہ شریک تو بتلاؤ جنہیں تم اللہ کے سوا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِیْ مَا ذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اَرُوْنِیْ	مَا ذَا	خَلَقُوْا	مِنَ الْاَرْضِ	اَمْ	لَهُمْ
اللہ کے سوا	دکھاؤ مجھے	کیا	انہوں نے بنایا	زمین میں سے	یا	ان کی

پوجتے ہو، مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کونسا حصہ بنایا ہے یا آسمانوں میں

شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ

شِرْكٌ	فِی السَّمٰوٰتِ	اَمْ	اٰتَیْنٰهُمْ	كِتٰبًا	فَهُمْ
کوئی شرکت (ہے)	آسمانوں میں	یا	ہم نے دی ہے انہیں	کوئی کتاب	تو وہ

ان کی کوئی شرکت ہے یا ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے کہ وہ

اللہ تعالیٰ کا شریک ہونے کی تردید

1 ...... یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ مشرکین سے فرمادیں کہ جن بتوں کو تم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے اور اللہ تعالیٰ کی بجائے ان کی پوجا کرتے ہو، مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین کا کون سا حصہ بنایا ہے یا آسمانوں کو بنانے میں ان کی کوئی شرکت ہے جس کی وجہ سے وہ معبود ہونے میں اللہ تعالیٰ کے شریک ہو گئے، یا اللہ تعالیٰ نے ان مشرکین پر آسمان سے کوئی کتاب نازل کی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے شریک کا بیان ہوا اور مشرکین اس کی روشن دلیلوں پر عمل پیرا ہیں؟ ان میں سے کوئی بھی بات نہیں، بلکہ ظالموں کا حال یہ ہے کہ وہ اپنے پیروکاروں کو دھوکا دیتے اور بتوں کی طرف سے اُنہیں باطل امیدیں دلاتے

آسمان وزمین کا تھمنا اور اللہ تعالیٰ کی شانِ حلم

عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ	بَلْ	اِنْ	يَّعِدُ	الظّٰلِمُوْنَ	بَعْضُهُمْ	بَعْضًا
اس کی روشن دلیل پر (ہیں)	بلکہ	نہیں	وعدہ کرتے	ظالم	ان کے بعض	بعض (کو)

اس کی روشن دلیلوں پر ہیں؟ بلکہ ظالم آپس میں ایک دوسرے کو دھوکے، فریب کا ہی

اِلَّا غُرُوْرًا ﴿٤٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

اِلَّا	غُرُوْرًا ﴿٤٠﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	يُمْسِكُ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ
مگر	دھوکے (کا)	بیشک	اللہ	روکے ہوئے ہے	آسمانوں	اور	زمین (کو)

وعدہ دیتے ہیں ○ بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے

اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَاۤ اِنْ اَمْسَكَهُمَا

اَنْ	تَزُوْلَا	وَ	لَئِنْ	زَالَتَاۤ	اِنْ	اَمْسَكَهُمَا
کہ	وہ دونوں حرکت کریں	اور	قسم ہے اگر	وہ دونوں ہٹ جائیں	(تو) نہیں	روک سکے گا انہیں

کہ حرکت نہ کریں اور قسم ہے کہ اگر وہ ہٹ جائیں تو اللہ کے سوا

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے اور بعد میں کفارِ قریش کا حال

مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿٤١﴾ وَاَقْسَمُوْا

مِنْ اَحَدٍ	مِّنْۢ بَعْدِهٖ	اِنَّهٗ	كَانَ	حَلِيْمًا	غَفُوْرًا ﴿٤١﴾	وَ	اَقْسَمُوْا (1)
کوئی ایک	اس کے سوا	بیشک وہ	ہے	حلم والا	بخشنے والا	اور	انہوں نے قسم کھائی تھی

انہیں کوئی نہ روک سکے گا۔ بیشک وہ حلم والا، بخشنے والا ہے ○ اور انہوں نے

بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ

بِاللّٰهِ	جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ	لَئِنْ	جَآءَهُمْ	نَذِيْرٌ
اللہ کی	اپنی قسموں میں خوب کوشش (سے)	ضرور اگر	آیا ان کے پاس	کوئی ڈرسنانے والا

اپنی قسموں میں حد بھر کی کوشش کر کے اللہ کی قسم کھائی کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرسنانے والا آیا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہیں کہ بت ان کی شفاعت کریں گے۔ 1 ...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت سے پہلے قریش نے یہودیوں اور عیسائیوں کے اپنے رسولوں کو نہ ماننے اور ان کو جھٹلانے کے بارے میں کہا تھا کہ "اللہ تعالیٰ اُن پر لعنت کرے کہ اُن کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول آئے اور اُنہوں نے انہیں جھٹلایا اور نہ مانا، خدا کی قسم! اگر ہمارے پاس کوئی رسول آئے تو ہم اُن سے زیادہ راہِ راست پر ہوں گے اور اس رسول کو ماننے میں ان کے بہتر گروہ پر سبقت لے جائیں گے۔ لیکن جب ان کے پاس حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رونق افروزی اور جلوہ آرائی ہوئی تو حق وہدایت سے ان کی نفرت اور دوری میں ہی اضافہ ہوا۔

کفارِ قریش کے ایمان نہ لانے کا سبب اور انہیں تنبیہ

لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ

لَّيَكُوْنُنَّ	اَهْدٰى	مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ	فَلَمَّا	جَآءَهُمْ
(تو) ضرور وہ ہوں گے	زیادہ ہدایت والے	تمام امتوں میں (ہر) ایک سے	پھر جب	آیا ان کے پاس

تو وہ ضرور تمام امتوں میں سے (ہر) ایک امت سے بڑھ کر ہدایت پر ہوں گے (لیکن) پھر جب ان کے پاس

نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ﴿۴۲﴾ اسْتِكْبَارًا

نَذِيْرٌ	مَّا زَادَهُمْ	اِلَّا	نُفُوْرَا ﴿۴۲﴾	اسْتِكْبَارًا (1)
ڈرسنانے والا	(تو) اس نے زیادہ نہ کیا انہیں	مگر	نفرت (میں)	بڑائی چاہنے (کی وجہ سے)

ڈرسنانے والا تشریف لایا تو اس نے ان کی نفرت میں ہی اضافہ کیا ○ زمین میں

فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ؕ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا

فِي الْاَرْضِ	وَ	مَكْرَ السَّيِّئِ (2)	وَ	لَا يَحِيْقُ	الْمَكْرُ السَّيِّئُ	اِلَّا
زمین میں	اور	برا مکر و فریب (کرنے کی وجہ سے)	اور	نہیں گھیرتا، نہیں پڑتا	برا مکر و فریب	مگر

بڑائی چاہنے اور برا مکر و فریب کرنے کی وجہ سے (وہ ایمان نہ لائے) اور برا مکر و فریب اپنے چلنے والے ہی پر

بِاَهْلِهٖ ؕ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ

بِاَهْلِهٖ (3)	فَهَلْ	يَنْظُرُوْنَ	اِلَّا	سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ
اپنے چلنے والے کو	تو کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کر رہے	مگر	پہلے لوگوں کے دستور (کا)

پڑتا ہے، تو وہ پہلے لوگوں کے دستور ہی کا انتظار کر رہے ہیں

فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ

فَلَنْ تَجِدَ	لِسُنَّتِ اللّٰهِ	تَبْدِيْلًا	وَ	لَنْ تَجِدَ	لِسُنَّتِ اللّٰهِ
تو تم ہرگز نہ پاؤ گے	اللہ کے دستور کیلئے	کوئی تبدیلی	اور	ہرگز نہ پاؤ گے	اللہ کے دستور کیلئے

تو تم ہرگز اللہ کے دستور کیلئے تبدیلی نہیں پاؤ گے اور ہرگز اللہ کے قانون کیلئے

(1)...... تکبر و غرور ایسی بری بیماری ہے کہ اس کی وجہ سے انسان نبی کی پیروی سے محروم رہتا ہے جبکہ بارگاہِ انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام میں عاجزی اور انکساری ایمان کا ذریعہ ہے۔ کفارِ مکہ کے کفر کی وجہ یہی ہوئی کہ انہوں نے خود کو نبی سے بڑھ کر جانا۔ (2)...... برے مکر و فریب سے مراد شرک اور کفر ہے، یا اس سے مراد رسولِ کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے ساتھ مکر و فریب کرنا ہے۔ (3)...... یعنی بری سازش کا انجام اکثر برا ہی ہوتا ہے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے نصیحت ہے جو ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کرتے اور سازشی لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے "سازش کرنے والے اور دھوکا دینے والے

گزشتہ قوموں کے انجام سے عبرت حاصل کرکے نصیحت

تَحْوِيْلًا ﴿٤٣﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

تَحْوِيْلًا ﴿٤٣﴾	اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا	فِي الْاَرْضِ	فَيَنْظُرُوْا	كَيْفَ	كَانَ
ٹالنا	اور کیا انہوں نے سفر نہ کیا	زمین میں	تو وہ دیکھ لیتے	کیسا	ہوا

ٹالنا نہ پاؤ گے ○ اور کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے ان سے اگلوں کا

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَ

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	وَ	كَانُوْۤا	اَشَدَّ	مِنْهُمْ	قُوَّةً	وَ
ان لوگوں کا انجام جو	ان سے پہلے (تھے)	اور	وہ تھے	زیادہ سخت	ان سے	قوت (میں)	اور

کیسا انجام ہوا اور وہ ان سے زیادہ طاقتور تھے اور

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا

مَا كَانَ	اللّٰهُ	لِيُعْجِزَهٗ	مِنْ شَيْءٍ	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	لَا
نہیں ہے	اللہ (کی شان کہ)	عاجز کرسکے اسے	کوئی چیز	آسمانوں میں	اور	نہ

اللہ کی یہ شان نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی شے اسے

گناہوں پر گرفت سے متعلق ضروری اُمور

فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿٤٤﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ

فِي الْاَرْضِ	اِنَّهٗ	كَانَ	عَلِيْمًا	قَدِيْرًا ﴿٤٤﴾	وَ	لَوْ	يُؤَاخِذُ (1)	اللّٰهُ
زمین میں	بیشک وہ	ہے	علم والا	قدرت والا	اور	اگر	پکڑتا	اللہ

عاجز کرسکے۔ بیشک وہ علم والا، قدرت والا ہے ○ اور اگر اللہ لوگوں کو

النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا

النَّاسَ	بِمَا	كَسَبُوْا	مَا تَرَكَ	عَلٰى ظَهْرِهَا
لوگوں (کو)	(اس کے) سبب جو	انہوں نے کمایا	(تو) وہ نہ چھوڑتا	اس (زمین) کی پشت پر

ان کے اعمال کے سبب پکڑتا تو زمین کی پیٹھ پر کوئی چلنے والا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جہنم میں ہیں۔(مسند الفردوس، ۴/۲۱۷، الحدیث: ۶۶۵۸)

1 ...... یعنی اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے گناہوں کی وجہ سے پکڑتا تو زمین کی پیٹھ پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا لیکن وہ مقررہ مدت یعنی قیامت کے دن تک انہیں ڈھیل دیتا ہے پھر جب ان کے عذاب کی مقررہ مدت آئے گی تو یاد رکھو کہ بیشک اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کو دیکھ رہا ہے، وہ انہیں اُن کے اعمال کی جزا دے گا اور جو لوگ عذاب کے مستحق ہیں انہیں عذاب دے گا اور جو لائقِ کرم ہیں ان پر رحم و کرم فرمائے گا۔

مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا

فَاِذَا	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى	يُّؤَخِّرُهُمْ	لٰكِنْ	وَّ	مِنْ دَآبَّةٍ
پھر جب	ایک مقررہ مدت تک	وہ ڈھیل دیتا ہے انہیں	لیکن	اور	کوئی چلنے والا

نہ چھوڑتا لیکن وہ ایک مقرر میعاد تک انہیں ڈھیل دیتا ہے پھر جب

جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ ع

بَصِيْرًا ﴿۴۵﴾	بِعِبَادِهٖ	كَانَ	اللّٰهَ	فَاِنَّ	اَجَلُهُمْ	جَآءَ
دیکھنے والا	اپنے بندوں کو	ہے	اللہ	تو بیشک	ان کی مدت	آجائے گی

ان کی مقررہ مدت آئے گی تو بیشک اللہ اپنے تمام بندوں کو دیکھ رہا ہے ○

آیات: 83 — رکوع: 05

سُوْرَةُ يٰسٓ — مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت اور صراطِ مستقیم پر ہونے کا بیان

يٰسٓ ﴿۱﴾ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ ۙ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳﴾ ۙ

لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳﴾	اِنَّكَ	وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾	يٰسٓ ﴿۱﴾ (1)
ضرور رسولوں میں سے (ہو)	بیشک تم	حکمت والے قرآن کی قسم	یٰسٓ

یٰسٓ ○ حکمت والے قرآن کی قسم ○ بیشک تم رسولوں میں سے ہو ○

(1) یہ حروفِ مقطعات میں سے ایک حرف ہے، اس کی مراد اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ نیز کسی کا نام "یٰسٓ" اور "طٰہٰ" رکھنا منع ہے کہ بعض علماء کے نزدیک یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے ایسے نام ہیں جن کے معنی معلوم نہیں، کیا عجب کہ ان کے وہ معنی ہوں جو غیرِ خدا پر صادق نہ آسکیں، اور بعض علماء کے نزدیک یہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایسے نام ہیں جن کے معنی معلوم نہیں، ہو سکتا ہے ان کا وہ معنی ہو جو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے خاص ہو۔ اس لئے یہ نام رکھنے سے بچنا ضروری ہے اور جن حضرات کا نام "یٰسین" ہے وہ خود کو "غلام یٰسین" لکھیں اور بتائیں اور دوسرے اسے "غلام یٰسین" کہہ کر بلائیں۔

نزولِ قرآن کا ایک اہم مقصد

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾ لِتُنْذِرَ

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾	تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾	لِتُنْذِرَ
سیدھی راہ پر (ہو)	عزت والے مہربان کا اتارا ہوا	تاکہ تم ڈراؤ

سیدھی راہ پر ہو○ عزت والے مہربان کا اتارا ہوا○ تاکہ تم اس قوم کو

قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾

قَوْمًا (1)	مَّآ اُنْذِرَ	اٰبَآؤُهُمْ (2)	فَهُمْ	غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾
(اس) قوم (کو)	نہیں ڈرایا گیا	ان کے باپ دادا (کو)	تو وہ	غفلت میں پڑے ہوئے (ہیں)

ڈراؤ جس کے باپ دادا کو نہ ڈرایا گیا تو وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں○

ازلی کفار کی ایمان سے محرومی

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ

لَقَدْ	حَقَّ	الْقَوْلُ	عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ	فَهُمْ
ضرور بیشک	ثابت ہو چکی	بات	ان میں اکثر پر	تو وہ

بیشک ان میں اکثر پر بات ثابت ہو چکی ہے تو وہ

ازلی کفار کی کفر میں پختگی کی ایک مثال

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾	اِنَّا	جَعَلْنَا	فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ	اَغْلٰلًا
ایمان نہ لائیں گے	بیشک	ہم نے ڈال دیئے	ان کی گردنوں میں	طوق

ایمان نہ لائیں گے○ ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں

ازلی کفار پر راہِ ایمان بند ہونے کی ایک مثال

فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿٨﴾ وَ

فَهِيَ	اِلَى الْاَذْقَانِ	فَهُمْ	مُّقْمَحُوْنَ ﴿٨﴾	وَ
تو وہ	ٹھوڑیوں تک (ہیں)	تو وہ	اوپر کو منہ اٹھائے ہوئے (ہیں)	اور

تو وہ ٹھوڑیوں تک ہیں تو وہ اوپر کو منہ اٹھائے ہوئے ہیں○ اور

(1)...... یہاں آیت میں بطورِ خاص کفارِ قریش کو عذابِ الٰہی سے ڈرانے کا فرمایا گیا اور عمومی طور پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اہلِ عرب، اہلِ کتاب وغیرہ سبھی کو عذابِ الٰہی سے ڈرانے والے ہیں کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام لوگوں کے لئے رسول ہیں۔ (2)...... قومِ قریش میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے کوئی رسول تشریف نہیں لائے اور عرب میں حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد سے لے کر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک کوئی رسول تشریف نہیں لائے جبکہ اہلِ کتاب کے پاس حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد سے لے کر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک کوئی رسول تشریف نہیں لائے۔

جَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا

جَعَلْنَا(1)	مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ	سَدًّا	وَّ	مِنْ خَلْفِهِمْ	سَدًّا
ہم نے بنادی	ان کے آگے	ایک دیوار	اور	ان کے پیچھے	ایک دیوار

ہم نے ان کے آگے دیوار بنادی اور ان کے پیچھے (بھی) ایک دیوار (بنادی)

ازلی کفار کو ڈرانا اور نہ ڈرانا برابر ہے

فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ

فَاَغْشَيْنٰهُمْ	فَهُمْ	لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾	وَ	سَوَآءٌ	عَلَيْهِمْ
پھر اوپر سے ڈھانک دیا انہیں	تو وہ	دیکھ نہیں سکتے	اور	برابر (ہے)	ان پر

پھر انہیں اوپر سے (بھی) ڈھانک دیا تو انہیں کچھ دکھائی نہیں دیتا ○ اور تمہارا اُنہیں ڈرانا

ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾

ءَاَنْذَرْتَهُمْ	اَمْ	لَمْ تُنْذِرْهُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾
کیا آپ ڈرائیں اُنہیں	یا	نہ ڈرائیں اُنہیں	وہ ایمان نہیں لائیں گے

اور نہ ڈرانا ان پر برابر ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے ○

نصیحت قبول کرنے والے کے اوصاف اور اسے بشارت

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ

اِنَّمَا تُنْذِرُ	مَنِ	اتَّبَعَ	الذِّكْرَ	وَ	خَشِيَ	الرَّحْمٰنَ
تم صرف ڈراتے ہو	(اس کو) جو	پیروی کرے	نصیحت (کی)	اور	ڈرے	رحمٰن (سے)

تم تو صرف اسے ڈراتے ہو جو نصیحت کی پیروی کرے اور رحمٰن سے بغیر دیکھے

مردوں کو زندہ کیے جانے اور لوگوں کے اعمال لکھے جانے کی خبر

بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۱﴾ اِنَّا نَحْنُ

بِالْغَيْبِ	فَبَشِّرْهُ	بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۱﴾	اِنَّا	نَحْنُ
بغیر دیکھے	تو تم بشارت دو اسے	بخشش اور عزت کے ثواب کی	بیشک	ہم

ڈرے تو اسے بخشش اور عزت کے ثواب کی بشارت دو ○ بیشک ہم

(1)...... یعنی جیسے کسی شخص کے دونوں طرف دیواریں ہوں اور ہر طرف سے راستہ بند کر دیا گیا ہو تو وہ کسی طرح منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتا، یہی حال ان کفار کا ہے کہ ان پر ہر طرف سے ایمان کی راہ بند ہے، ان کے سامنے دنیا کے غرور کی دیوار ہے اور ان کے پیچھے آخرت کو جھٹلانے کی اور وہ جہالت کے قید خانہ میں قید ہیں جس کی وجہ سے آیات اور دلائل میں غور و فکر کرنا انہیں میسر نہیں ہے۔ ازلی کفار پر ہدایت اور ایمان کی راہ بند کر کے ان پر جبر نہیں کیا گیا بلکہ ان کے کفر پر اصرار، تکبر، عناد اور سرکشی کو مستقل اختیار کرنے کی سزا کے طور پر ان کے لئے ایمان کا راستہ بند کر دیا گیا ہے۔

نُحۡیِ الۡمَوۡتٰی وَ نَکۡتُبُ مَا قَدَّمُوۡا وَ

نُحۡیِ	الۡمَوۡتٰی	وَ	نَکۡتُبُ	مَا	قَدَّمُوۡا	وَ
زندہ کریں گے	مُردوں (کو)	اور	ہم لکھ رہے ہیں	وہ جو	انہوں نے آگے بھیجا	اور

مُردوں کو زندہ کریں گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو (عمل) انہوں نے آگے بھیجا اور

وقفِ غفران

اٰثَارَهُمۡ ؕ وَ کُلَّ شَیۡءٍ اَحۡصَیۡنٰهُ

اٰثَارَهُمۡ(1)	وَ	کُلَّ شَیۡءٍ	اَحۡصَیۡنٰهُ
ان کے پیچھے چھوڑے ہوئے نشانات (کو)	اور	ہر چیز	ہم نے شمار کر رکھا ہے اسے

ان کے پیچھے چھوڑے ہوئے نشانات کو اور ایک ظاہر کر دینے والی کتاب میں ہر چیز

فِیۡۤ اِمَامٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۱۲﴾ ع وَ اضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلًا اَصۡحٰبَ الۡقَرۡیَةِ ۘ اِذۡ

فِیۡۤ اِمَامٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۱۲﴾	وَ	اضۡرِبۡ(2)	لَهُمۡ	مَّثَلًا	اَصۡحٰبَ الۡقَرۡیَةِ	اِذۡ
ایک ظاہر کر دینے والی کتاب میں	اور	بیان کرو	ان سے	مثال	شہر والوں (کی)	جب

ہم نے شمار کر رکھی ہے ○ اور ان سے شہر والوں کی مثال بیان کرو جب

وقف لازم ع ۲ ۱۸

تفار قرینیں کے سامنے انطاکیہ کے مثال بیان کرنے کا حکم اور واقعہ

جَآءَهَا الۡمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۱۳﴾ ۚ اِذۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡهِمُ اثۡنَیۡنِ

جَآءَهَا	الۡمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۱۳﴾	اِذۡ	اَرۡسَلۡنَاۤ	اِلَیۡهِمُ	اثۡنَیۡنِ
آئے ان کے پاس	رسول	جب	ہم نے رسول بھیجے	ان کی طرف	دو

ان کے پاس رسول آئے ○ جب ہم نے ان کی طرف دو رسول بھیجے

شہر والوں کی طرف رسولوں کی بعثت

فَکَذَّبُوۡهُمَا فَعَزَّزۡنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوۡۤا اِنَّاۤ

فَکَذَّبُوۡهُمَا	فَعَزَّزۡنَا	بِثَالِثٍ	فَقَالُوۡۤا	اِنَّاۤ
پھر انہوں نے جھٹلایا انہیں	تو ہم نے مدد کی	تیسرے کے ذریعے	تو انہوں نے کہا	بیشک ہم

پھر انہوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے تیسرے کے ذریعے مدد کی تو ان سب نے کہا کہ بیشک

1 ...... یعنی ہم وہ نشانیاں اور طریقے لکھ رہے ہیں جو لوگ اپنے پیچھے چھوڑ گئے۔ یہ طریقے اچھے بھی ہوسکتے ہیں اور برے بھی، دونوں کا حکم جدا جدا ہے لہٰذا لوگ جو نیک طریقے نکالتے ہیں انہیں اچھی بدعت کہتے ہیں اور یہ طریقے نکالنے والوں اور اس پر عمل کرنے والوں دونوں کو ثواب ملتا ہے اور جو برے طریقے نکالتے ہیں ان کو بری بدعت کہتے ہیں، یہ طریقے نکالنے والے اور عمل کرنے والے دونوں گناہ گار ہوتے ہیں۔

2 ...... اس آیت سے بیان کئے گئے واقعہ کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج8، ص236 پر ملاحظہ فرمائیں۔

اہل شہر کا رسولوں پر اعتراض

اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالُوْا مَاۤ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ

اِلَيْكُمْ	مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾	قَالُوْا	مَاۤ	اَنْتُمْ	اِلَّا	بَشَرٌ مِّثْلُنَا (1)
تمہاری طرف	بھیجے گئے ہیں	(لوگوں نے) کہا	نہیں	تم	مگر	ہمارے جیسے آدمی

ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں ○ لوگوں نے کہا: تم تو ہمارے جیسے آدمی ہو

وَمَاۤ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾

وَ	مَاۤ اَنْزَلَ	الرَّحْمٰنُ	مِنْ شَیْءٍ	اِنْ	اَنْتُمْ	اِلَّا	تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾
اور	نہیں اتاری	رحمٰن نے	کوئی چیز	نہیں	تم	مگر	جھوٹ بول رہے ہو

اور رحمٰن نے کوئی چیز نہیں اتاری، تم صرف جھوٹ بول رہے ہو ○

رسولوں کا جواب

قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّاۤ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾ وَ

قَالُوْا	رَبُّنَا	یَعْلَمُ	اِنَّاۤ	اِلَيْكُمْ	لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾	وَ
(رسولوں نے) کہا	ہمارا رب	جانتا ہے	بیشک ہم	تمہاری طرف	ضرور بھیجے گئے (ہیں)	اور

رسولوں نے کہا: ہمارا رب جانتا ہے کہ بیشک ضرور ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں ○ اور

اہل شہر کا رسولوں پر مزید اعتراض اور دھمکی

مَا عَلَيْنَاۤ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾ قَالُوْۤا اِنَّا تَطَيَّرْنَا

مَا	عَلَيْنَاۤ	اِلَّا	الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾	قَالُوْۤا	اِنَّا	تَطَيَّرْنَا (2)
نہیں	ہم پر	مگر	صاف صاف تبلیغ کر دینا	(لوگوں نے) کہا	بیشک	ہم منحوس سمجھتے ہیں

ہمارے ذمہ صرف صاف صاف تبلیغ کر دینا ہی ہے ○ لوگوں نے کہا: ہم تمہیں منحوس

بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ لَيَمَسَّنَّكُمْ

بِكُمْ	لَئِنْ	لَّمْ تَنْتَهُوْا	لَنَرْجُمَنَّكُمْ	وَ	لَيَمَسَّنَّكُمْ
تمہیں	ضرور اگر	تم باز نہ آئے	(تو) ضرور ہم سنگسار کریں گے تمہیں	اور	ضرور پہنچے گی تمہیں

سمجھتے ہیں۔ بیشک اگر تم باز نہ آئے تو ضرور ہم تمہیں سنگسار کریں گے اور ضرور تمہیں ہماری طرف سے

(1).....اس سے معلوم ہوا کہ انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنے جیسا بشر کہنا ہمیشہ سے کفار کا طریقہ رہا ہے۔ (2).....اللہ تعالیٰ کے نیک اور مقرب بندوں کو منحوس سمجھنا اور انہیں تکلیف پہنچانے کی دھمکیاں دینا کافروں کا طریقہ ہے۔ نیز لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ جس چیز کی طرف ان کے دل مائل ہوں اور ان کی طبیعت اسے قبول کرے تو وہ اس چیز کو اپنے حق میں بابرکت سمجھتے ہیں اور جس چیز سے نفرت کرتے اور اسے ناپسند کرتے ہوں تو اسے اپنے حق میں منحوس سمجھتے ہیں، اسی لئے اگر انہیں کوئی مصیبت پہنچ جائے تو کہتے ہیں کہ یہ فلاں کی نحوست ہے اور اس کی وجہ سے ہمارا یہ نقصان ہو گیا، آپس میں لڑائی جھگڑا شروع ہو گیا،

رسولوں کا جواب

مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوْا طَآىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ

مِّنَّا	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾	قَالُوْا	طَآىِٕرُكُمْ	مَّعَكُمْ
ہماری طرف سے	دردناک سزا	(رسولوں نے) فرمایا	تمہاری نحوست	تمہارے ساتھ (ہے)

دردناک سزا پہنچے گی ○ رسولوں نے فرمایا: تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہے۔

اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾

اَىِٕنْ	ذُكِّرْتُمْ	بَلْ	اَنْتُمْ	قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾
کیا اگر	تمہیں نصیحت کی جائے	بلکہ	تم	حد سے بڑھنے والے لوگ (ہو)

کیا اگر تمہیں نصیحت کی جائے (تو تم اسے بد شگونی کہتے اور انکار کرتے ہو) بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو ○

ایک مردِ مومن کی آمد اور قوم کو نصیحت

وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى

وَ	جَآءَ	مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ	رَجُلٌ	يَّسْعٰى
اور	آیا	شہر کے دور والے کنارے سے	ایک مرد	دوڑتا ہوا

اور شہر کے دور کے کنارے سے ایک مرد دوڑتا ہوا آیا،

قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾ ۙ اتَّبِعُوْا

قَالَ	يٰقَوْمِ	اتَّبِعُوا	الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾	اتَّبِعُوْا
اس نے کہا	اے میری قوم	پیروی کرو	رسولوں (کی)	پیروی کرو

اس نے کہا: اے میری قوم! ان رسولوں کی پیروی کرو ○ ایسوں کی پیروی کرو

مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾

مَنْ	لَّا يَسْـَٔلُكُمْ	اَجْرًا	وَّ	هُمْ	مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾
(اس کی) جو	نہیں مانگتا تم سے	کوئی معاوضہ	اور	وہ	ہدایت یافتہ (ہیں)

جو تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) رشتہ ٹوٹ گیا، اگرچہ اِن سب کی حقیقی وجہ کچھ اور ہو۔ یاد رہے کہ شرعی طور پر نہ کوئی شخص منحوس ہے، نہ کوئی جگہ، وقت یا چیز منحوس ہے، اسلام میں اس کا کوئی تصور نہیں، یہ محض وہمی خیالات ہوتے ہیں۔ ہاں گناہ اور کفر نحوست ہیں۔